شیعانِ حیدر کرارؑ زندہ باد

لا اله الا الله محمد الرسول الله علی ولی الله وصی رسول الله

وخلیفته بلا فصل



شیعہ

کا

کلمہ

(قرآن و حدیث میں)

تحریر و تحقیق

قسور عباس حیدری

عن انس بن مالک: ما کنا نعرف الرجل لغیر ابیه الا یبغض علیؑ.

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں کسی ایسے بغیر باپ کے شخص کو نہیں جانتا سوائے اسکے جو علیؑ سے بغض رکھتا ہو۔

۱۔ تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۲ صفحہ ۱۸۸ امام ابن عساکر

۲۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۱۷۶ امام ابن مردویہ

مقدمہ

تمام ناصبی اور دُشمنانِ حیدر کرارؑ ہم شیعہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم کلمہ میں

علی ولی الله وصی رسول الله و خلیفته بلا فصل

پڑھتے ہیں لیکن کیا کوئی عالم مفتی ہمیں قرآن سے یا کسی ایک صحیح حدیث سے یہ دکھا سکتا ہے کہ جس میں لکھا ہو کہ کلمہ صرف لا اله الاالله محمد الرسول الله پڑھو؟ یا کہیں ایسا لکھا ہو کہ جو کلمہ میں اس سے زیادہ پڑھے وہ گناہگار ہے؟

ایسا قطعاً کہیں نہیں ملتا تو ناصبیوں کا ہمارے کلمہ پر اعتراض یہیں باطل ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی ناصبی بغضِ علیؑ میں یہ کہتے ہیں کہ قرآن سے اپنا کلمہ ثابت کرو جبکہ اگر دیکھا جائے تو قرآن میں لا اله الاالله محمد الرسول الله بھی کہیں ایک جگہ پر اکٹھا نہیں لکھا بلکہ لا اله الاالله الگ آیات میں ہے اور محمد الرسول الله الگ آیات میں ہے۔ تو اگر اسی طرح الگ الگ آیات سے کلمہ کا اثبات ہوتا ہے تو پھر ولایتِ علیؑ پر بھی قرآن میں آیات موجود ہیں جو کہ ناصبیوں کو نظر نہیں آتیں اسی وجہ اس موضوع پر یہ کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی جس میں قرآن و حدیث سے ہم نے اپنے کلمہ کو ثابت کیا ہے۔ بندہ احقر اس موضوع پر اپنی تحقیق مومنین کی نذر کر رہا ہے امید ہے مومنین کرام اس سے مستفید ہونگے۔

(تمام حوالہ جات اہل سنت کی تفاسیر اور کُتب سے لئے گئے ہیں)

خادمِ سادات واہل بیت

قسور عباس حیدری

دلیل نمبر ۱ (آیت ولایت)

قرآن میں اللہ نے فرمایا:

انما ولیکم الله رسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویوتون الزکاة وهم راکعون.

پس تمہارا ولی ہے اللہ اسکا رسول اور وہ مومن جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ **(پارہ ٦ سورہ مائدہ آیت ۵۵)**

اس آیت کی تفسیر میں اہل سنت کے مفسرین نے روایات نقل کی ہیں کہ یہ آیت مولا علیؑ کی شان میں نازل ہوئی جب مولا نے حالت رکوع میں ایک سائل کو انگوٹھی خیرات فرمائی۔

اہل سنت کی درجذیل کُتب میں یہ موجود ہے۔

۱۔ تفسیر دُر منثور جلد ۲ صفحہ ۱۸۰۴ امام سیوطی، ۲۔ تفسیر قرطبی جلد ٦، ۳۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۲٦۷، ۴۔ تفسیر ابن ابی حاتم جلد ۴ صفحہ ۱۱٦۲، ۵۔ تفسیر بیضاوی، ٦۔ تفسیر فتح البیان جلد ۳ صفحہ ۴۵۳، ۷۔ تفسیر ثعلبی جلد ۴ صفحہ ۸۱، ۸۔ تفسیر البغوی جلد ۳ صفحہ ۷۰، ۹۔ تفسیر طبری جلد ۱۰ صفحہ ٦۲۵، ۱۰۔ تفسیر فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۸۰ امام شوکانی، ۱۱۔ اسباب النزول صفحہ ۱۰۴ امام سیوطی، ۱۲۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۳۴۰ علامہ سلیمان قندوزی حنفی، ۱۳۔ شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ امام حاکم حسکانی حنفی، ۱۴۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۲۳۴ امام ابن مردویہ، ۱۵۔ فضائل امام علیؑ صفحہ ۱۸۸ ابن عقدہ، ۱٦۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۲۴٦،۲٦۵ خوارزمی، ۱۷۔ ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۸۲ محبّ الدین طبری، ۱۸۔ الریاض النضرہ صفحہ ۲۲۷ محبّ الدین طبری، ۱۹۔ فرائد السمطین صفحہ ۱۹۰ شیخ علی بن محمد الجوینی، ۲۰۔ دُرر السمطین صفحہ ۱۵ شیخ جمال الدین زرندی،

۲۱۔معرفت علوم الحدیث حدیث ۲۱۰ امام حاکم نیشا بوری،   ۲۲۔تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۲ صفحہ ۱۳۵۷ امام ابن عساکر،   ۲۳۔تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۴ علامہ سبط ابن الجوزی،   ۲۴۔کفایۃ الطالب صفحہ ۲۲۹ حافظ یوسف گنجی شافعی،   ۲۵۔کوکب دُری صفحہ ۱۴۵ محمد صالح کشفی حنفی،

۲۶۔ارجح المطالب صفحہ ۱۳۷ عبید اللہ امر تسری۔

اب اس آیت میں تین ولی بتائے گئے ہیں ایک اللہ ولی دوسرے نبی پاکؐ ولی اور تیسرے حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے مولا علیؑ۔ اور یہی ہمارا کلمہ بھی ہے کہ جب **لا الہ الا اللہ** پڑھا تو اللہ کی ولایت کا اعلان، جب **محمد رسول اللہ** پڑھا تو محمدؐ کی ولایت کا اعلان کیا اور جب **علی ولی اللہ** پڑھا تو مولا علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا جو کہ قرآن سے ثابت ہے۔

آیت نمبر۲ (اطاعت اولی الامر)

اللہ نے فرمایا:

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

اطاعت کرو اللہ کی اسکے رسول کی اور انکی جو اولی الامر ہیں

(پارہ ۵ سورہ النساء آیت ۵۹)

اس آیت میں بھی تین اطاعتیں ہی واجب قرار دی گئی ہیں اور اہل سنت کے امام فخر الدین رازی اس آیت کہ ذیل میں لکھتے ہیں:

''اولی الامر کی اطاعت، اطاعت رسول کے بعد واجب قرار دی گئی ہے تو یہ بات لازم آتی ہے کہ اولی الامر کو بھی (نبی کی طرح) معصوم عن الخطا ہونا چاہئے''

(تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۸)

تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اولی الامر وہی ہوسکتا ہے جو معصوم ہو جبکہ مولا علیؑ ہی وہ ہستی ہیں جنکی معصومیت اور طہارت کی گواہی قرآن میں سورہ الاحزاب آیت ۳۳ (آیت تطہیر) میں موجود ہے۔
اسی وجہ سے اہل سنت کے عالم علامہ سلیمان قندوزی حنفی اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

''یہ آیت امیر المومنین علیہ السلام کے حق میں ہے''

(ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۷۸ اردو)

اس آیت سے بھی ہمارے ہی کلمہ کا اثبات ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۳ (آخرت میں سوال)

اللہ نے فرمایا:

وکفوھم انھم مسئولون (ان کو روکو ان سے (آخری سوال) کرنا باقی ہے)

(پارہ ۲۳ سورہ الصافات آیت ۲۴)

عن ابن عباس و ابی سعید حذری قال رسو ل اللہ مسئو لون عن ولایۃ علی ابن ابی طالبؑ. (ابن عباس اور ابوسعید حذری سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ یہ آخری سوال علیؑ کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائیگا)۔

حوالہ جات در کُتب اہل سنت:

۱۔ الصواعق المحرقہ صفحہ ۵۰۳ علامہ ابن حجر مکی، ۲۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۷۶ علامہ سلیمان قندوزی حنفی، ۳۔ منصب امامت صفحہ ۱۱۰ شاہ اسمٰعیل شہید، ۴۔ شواہد التنزیل جلد ۲ امام حاکم حسکانی حنفی، ۵۔ کفایۃ الطالب صفحہ ۲۴۷ یوسف گنجی شافعی، ۶۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۱۳۱۲ ابن مردویہ، ۷۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۲۷۵ خوارزمی، ۸۔ دُرر السمطین صفحہ ۱۴۴ علامہ جمال الدین زرندی حنفی، ۹۔ کوکب دُری صفحہ ۱۵۷ صالح کشفی حنفی، ۱۰۔ تذکرۃ الخواص صفحہ ۲۰ علامہ سبط ابن الجوزی)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ولایت علیؑ کا اقرار کرنا واجب ہے کیونکہ ولایت علیؑ کے بغیر تو انبیاء کا بھی گزارا نہیں جیسا کہ اگلی آیت میں بیان ہوگا۔

دلیل نمبر۴ (انبیاء اور ولایت علیؑ)

وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا (اور (اے نبیؐ) ان سے پوچھو جو تم سے پہلے رسول بھیجے گئے) **(پارہ ۲۵ سورہ الزخرف آیت ۴۵)**

تفسیر: عن عبداللہ بن مسعود و عن ابن عباس قال رسول اللہؐ اتانی ملک فقال: یا محمدؐ وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا علی ما بعثوا، قال: قلت: علی ما بعثوا، قال: علی ولایتک و ولایۃ علی ابن ابی طالب.

عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ (معراج کی رات آسمان پر) فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ (اے نبیؐ) ان سے پوچھو جو تم سے پہلے رسول بھیجے، میں نے ان سے پوچھا تو ان تمام انبیاء نے جواب دیا کہ ہم اس وقت تک نہیں بھیجے گئے جب تک ہم نے آپؐ کی اور علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا۔

حوالہ جات در کتب اہل سنت:

۱۔ تفسیر غرائب القرآن جلد ۱۳ امام نظام الدین نیشا پوری، ۲۔ تفسیر ثعلبی جلد ۸ صفحہ ۳۳۸ امام ابو اسحٰق ثعلبی، ۳۔ شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ ابوبکر الحسکانی، ۴۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۳۲ سلیمان قندوزی حنفی، ۵۔ کفایۃ الطالب صفحہ ۷۵ یوسف گنجی شافعی، ۶۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۳۱۲ خوارزمی، ۷۔ فرائد السمطین صفحہ ۸۱ الجوینی، ۸۔ معرفۃ العلوم الحدیث حدیث ۱۹۳ امام حاکم، ۹۔ تاریخ مدینہ دمشق صفحہ ۲۴۱ امام ابن عساکر۔

ہم تمام مولویوں مفتیوں کو دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ جب علی ولی اللہ کا اقرار کئے بغیر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا گزارا نہیں تو آج کا ناصبی مُلا کیسے ولایت علیؑ کو ہلکا سمجھ رہا ہے؟؟

دلیل نمبر ۵ (سردارِ انبیاء اور ولایت علیؑ)

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته.

اے رسول پہنچا دیجئے جو آپکے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو رسالت کا کچھ نہیں کیا۔ **(پارہ ٦ سورہ مائدہ آیت ٦٧)**

اہل سنت کے مفسرین نے ابو سعید حذری سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت غدیر کے مقام پر نازل ہوئی تو نبی پاکؐ نے مولا علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** (جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کے علیؑ بھی مولا ہیں) **کتب کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:**

١۔ تفسیر دُر منثور جلد ٢ صفحہ ١٨١٧ امام سیوطی، ٢۔ تفسیر کبیر جلد ١٢ صفحہ ١٥٢ امام رازی، ٣۔ تفسیر فتح البیان جلد ٤ صفحہ ١٩ نواب صدیق حسن، ٤۔ تفسیر ثعلبی جلد ٤ صفحہ ١٩٢ امام ثعلبی، ٥۔ تفسیر فتح القدیر جلد ٦ صفحہ ٣٨٤ امام شوکانی، ٦۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ١٢٣٩ امام ابن مردویہ۔

اس آیت میں اللہ نے اپنے محبوب نبی کو صاف صاف الفاظ میں فرما دیا کہ اگر نبی پاکؐ نے ولایت علیؑ کو نہ پہنچایا تو رسالت کا کچھ نہیں کیا۔ تو جب اعلان ولایتِ علیؑ کے بغیر سردار انبیاء کی رسالت اللہ کی نظر میں کچھ نہیں تو مولیویوں مفتیوں کا کلمہ اور دین ولایتِ علیؑ کے بغیر کیا اہمیت رکھتا ہے؟؟

مزید یہ کہ جب نبی پاکؐ نے غدیر میں یہ اعلان فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی: **الیوم اکملت لکم دینکم** (آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا) [سورہ مائدہ آیت ٣] دیکھیں:

١۔ تاریخ مدینہ دمشق جلد ٢٤ صفحہ ٢٣٣، ٢٣٤، ٢٣٧، ٢۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ١٢٣١ امام ابن مردویہ ٣۔ شواہد التنزیل جلد ١ امام حاکم حسکانی حنفی۔

تو جب ولایت علیؑ کے بغیر نبی کا دین مکمل نہیں ہوتا تو ناصبی مولویوں کا کلمہ اور دین کیسے مکمل ہوا؟؟؟

دلیل نمبر ٦ (عرش پر کلمہ اور نامِ علیؑ)

هو الذی ایدتک بنصره المومنین (وہی اللہ ہے جس نے آپؐ کی تائید کی اپنی نصرت اور مومنوں کی نصرت سے) (سورہ الانفال آیت ٦٢)

اسکی تفسیر میں نبی پاکؐ نے فرمایا: **لما اسری بی الی السماء اذا علی العرش مکتوب : لا اله الا الله محمد الرسول الله ایدته بعلي.** (جب مجھے عرش پر لے جایا گیا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا: **لا اله الا الله محمد الرسول الله ایدته بعلی**)

اہل سنت کی درج ذیل کتب میں یہ موجود ہے:

١۔ الشفاء صفحہ ٢٢٨ قاضی عیاض مالکی، ٢۔ فرائد السمطین صفحہ ٢٣٦ شیخ حموینی،

٣۔ تاریخ مدینہ دمشق جلد ٤٢ صفحہ ١٣٦٠ امام ابن عساکر، ٤۔ تفسیر دُر منثور جلد ٣ صفحہ ٦٢٠، جلد ٤ صفحہ ٤١٢ امام سیوطی، ٥۔ ینابیع المودۃ صفحہ ١٠٩ علامہ سلیمان قندوزی حنفی، ٦۔ الریاض النضرہ صفحہ ١٧٢ علامہ طبری شافعی، ٧۔ کفایۃ الطالب صفحہ ٢٣٤ حافظ یوسف گنجی شافعی،

٨۔ مشکل کشا جلد ١ صفحہ ٥٩٤ علامہ صائم چشتی۔

ہم دعوت فکر دیتے ہیں ان لوگوں کو جو ہمارے کلمہ پر جاہلانہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے جو کلمہ عرش پر لکھا دیکھا اس میں مولا علیؑ کا نام موجود ہے تو پھر بھی جسکو کلمہ میں مولا علیؑ کا نام ہضم نہیں ہوتا کیا وہ قرآن وحدیث کا منکر نہیں؟؟ کیونکہ قرآن کی آیت کے ذیل میں تفسیر نبی پاکؐ کی ہے۔ تو جو بھی کلمہ میں نامِ علیؑ کا منکر وہ قرآن وحدیث کا منکر۔

دلیل نمبر ۷ (ولایت کا منکر لعنتی)

فاذن مؤذن بینهم یقول الا لعنة الله علی الظالمین (اور منادی ان (جنتیوں اور دوزخیوں) کے درمیان ندا دیگا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر) **(سورہ الاعراف آیت ۴۴)**

اسکی تفسیر میں مولا علیؑ نے فرمایا:

فی کتاب الله اسماء لی لا یعرفها الناس منها (فاذن مؤذن بینهم یقول الا لعنة الله علی الظالمین)ای الذین کذبو ابولایتی ...

اللہ کی کتاب میں میرے بہت سے نام ہیں جنکے بارے میں لوگ نہیں جانتے اور اس آیت میں ۔۔۔وہ لوگ (لعنتی) ہیں جنہوں نے میری ولایت اور میرے حق کو جھٹلایا۔

دیکھیں اہل سنت کی کُتب:

ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۸ علامہ سلیمان قندوزی حنفی، شواہد التنزیل جلد ۱ صفحہ ۲۶۷،۲۶۸ امام حاکم حسکانی حنفی۔

ایک اور آیت میں ارشادِ باری تعالی ہے:

انک لتدعوهم الی صراط مستقیم (اور بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو) **(سورہ المومنون آیت ۷۳)**

اسکی تفسیر میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

الصراط المستقیم ولایة امیر المومنین (صراط مستقیم سے مراد مولا علیؑ کی ولایت ہے)

(ینابیع المودة صفحه ۱۳۵ علامه سلیمان قندوزی حنفی)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولایت علیؑ صراط مستقیم ہے اور ولایت کا منکر لعنتی ہے۔

دلیل نمبر ۸ (دعوت ذوالعشیرہ)

وانذر عشیرتک الاقربین (اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ) **[سورہ الشعراء آیت ۲۱۴]**

اسکی تفسیر میں اہل سنت کے علماء نے لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی پاکؐ نے تمام بنی مطلب کو دعوت پر بلایا اور فرمایا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں بھلائی کی دعوت دوں تو تم میں سے کون ہے جو اس معاملے میں میری مدد کرے اور میرا بھائی، خلیفہ اور وصی بنے؟ اس پر مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں بنوں گا تو نبی پاکؐ نے مولا علیؑ کو گردن سے پکڑا اور فرمایا:

ان هذا اخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له اطيعوا.

یہ تم میں میرا بھائی وصی اور خلیفہ ہے تم اسکی بات سُنو اور اسکی اطاعت کرو۔

اہل سنت کی درج ذیل کُتب میں یہ تفسیر موجود ہے:

۱۔ تفسیر ثعلبی جلد ۷ صفحہ ۱۸۲ امام ثعلبی، ۲۔ تفسیر بغوی صفحہ ۹۴۸ امام بغوی، ۳۔ تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۱۳۱ قاضی ثناء اللہ پانی پتی، ۴۔ کنز العمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۳ متقی ہندی، ۵۔ الکامل فی التاریخ جلد ۱ صفحہ ۵۸۶، ۶۔ تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۲ صفحہ ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۷۔ کفایۃ الطالب صفحہ ۲۰۵ حافظ گنجی شافعی، ۸۔ فرائد السمطین صفحہ ۸۶ شیخ حموینی شافعی، ۹۔ دُرر السمطین صفحہ ۱۰۳ شیخ جمال الدین زرندی، ۱۰۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۲۹۰ امام ابن مردویہ۔

اس آیت کی تفسیر میں فرمانِ رسولؐ سے مولا علیؑ کا وصی اور خلیفہ بلافصل ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ نبیؐ نے اپنے بعد مولا علیؑ کو یہاں خلیفہ فرمایا ہے اور اپنا وصی بھی فرمایا ہے۔ اور یہی اقرار ہم کلمے میں بھی کرتے ہیں تو اس میں تعجب کیسا؟ جبکہ مولا علیؑ کا وصی رسول اللہ اور خلیفہ بلافصل ہونا اس واقعہ سے ثابت ہے۔

دلیل نمبر ۹ (حدیثِ نبویؐ)

عن عمران بن حصین قال رسول اللهؐ ...علی منی وانا منه وهو ولی کل مومن من بعدی. (عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں)۔ **دیکھیں اہل سنت کی کُتب:**

۱۔ترمذی شریف جلد۲ صفحہ ۱۰۷، ۲۔مشکوۃ شریف جلد۳ صفحہ ۲۴۳، ۳۔خصائص علیؑ صفحہ ۱۳۷ امام نسائی، ۴۔تاریخ مدینہ دمشق جلد۴۲ صفحہ ۱۹۸ امام ابن عساکر، ۵۔فضائل الصحابہ جلد۲ صفحہ ۸۵۱ امام احمد بن حنبل، ۶۔مستدرک الحاکم جلد۳ صفحہ ۱۲۸ امام حاکم۔

اس روایت میں نبی پاکؐ نے مومن کی نشانی ہی ولایت علیؑ کا اقرار بتائی ہے تو اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن وہی ہے جو ولایت علیؑ کا اقرار کرے۔

دلیل نمبر ۱۰ (نبی پاکؐ کی وصیت اور ولایت علیؑ)

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللهؐ اوصی من امن بی و صدقنی بولایة علی ابن ابی طالب من تولاه فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی الله ومن احبه فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله. (عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر سچے دل سے ایمان رکھتا ہے اسے میں ولایتِ علیؑ کی وصیت کرتا ہوں پس جس نے اس سے محبت کی اسنے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اسنے اللہ سے محبت کی۔)

دیکھیں اہل سنت کی کُتب:

۱۔تاریخ مدینہ دمشق جلد۴۲ صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰ امام ابن عساکر، ۲۔کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۰ علامہ متقی ہندی، ۳۔کفایۃ الطالب صفحہ ۷۴ حافظ یوسف گنجی شافعی۔

اس روایت سے بھی ثابت ہے کہ نبی پاکؐ نے ولایت علیؑ سے متمسک رہنے کی وصیت کی اور ولایت مولا علیؑ کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنے بعد اسے واجب قرار دیا۔

دلیل نمبر ۱۱ (علی وصی رسولؐ)

عن عبدالله بن بريدة قال قال رسول اللهؐ لكل نبي ولي ووارث وان عليا وصيي ووارثي. (عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک وارث اور وصی ہوتا ہے اور میرا وارث اور وصی یہ علی ابن ابی طالبؑ ہے۔)

دیکھیں اہل سنت کی کتب:

۱۔ تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۲ صفحہ ۳۹۲ امام ابن عساکر، ۲۔ مناقب امام علیؑ صفحہ ۲۶۲ ابن المغازلی،

۳۔ ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۳۱ علامہ محبّ الدین طبری۔

اس حدیث سے مولا علیؑ کا وصی رسولؐ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۱۲ (علیؑ خلیفہ بلافصل)

عن سلمان قال رسول اللهؐ ان اخي وخليفتي من اهلي علي ابن ابي طالبؑ.

(سلمان سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ یہ علیؑ میری اہل میں سے میرا بھائی اور میرا خلیفہ ہے۔)۔ اسی طرح ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا **وهو خليفتي من بعدي** (اور یہ علی میرے بعد میرا خلیفہ ہے)

دیکھیں اہل سنت کی کتاب:

تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۲ صفحہ ۴۲، ۴۳، ۹۹، ۱۰۰ امام ابن عساکر۔

اس روایت سے مولا علیؑ کا بلافصل خلیفہ ہونا ثابت ہے۔

دلیل نمبر۱۳ (جنت کے دروازے پر کلمہ اور نامِ علی)

عن جابر قال مکتوب علی باب الجنة: لا اله الا الله محمد رسول الله علیؑ اخو رسول الله. (جابر سے روایت ہے کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے **لا اله الا الله محمد رسول الله علیؑ اخو رسول الله**)

دیکھیں اہل سنت کی کُتب:

۱۔ ذخائرُ العقبیٰ صفحہ۱۲۴ علامہ محبّ الدین طبری، ۲۔ مناقب امام علیؑ صفحہ۱۴۸ ابن المغازلی،

۳۔ تذکرۃ الخواص صفحہ۲۵ علامہ سبط ابن الجوزی، ۴۔ مودۃ القربیٰ صفحہ۴۹ سید علی ہمدانی شافعی۔

دلیل نمبر۱۴ (جنت کے دروازے پر علی ولی اللہ)

عن عبدالله بن مسعود قال رسول اللهؐ..ان للجنة ثمانية ابواب..علی الباب الاول مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله... علی باب الثانی مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله..علی باب الثالث مکتوب:لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله..علی باب الرابع مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله..علی باب الخامس مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله..علی باب السادس مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله..علی باب السابع مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله..علی باب الثامن مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں پہلے

دروازے پر لکھا ہے **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.** دوسرے دوازے پر لکھا ہے **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله** تیسرے پر **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله** چوتھے پر **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله** پانچویں پر **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله** چھٹے پر **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله** ساتویں پر **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله** آٹھویں پر **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله .**

دیکھیں اہل سنت کی کُتب:

۱۔ فرائد السمطین صفحہ ۲۳۸۔۲۳۹ شیخ جوینی الشافعی،

۲۔ دُرر السمطین صفحہ ۱۵۵،۱۵۶ جمال الدین زرندی۔

دلیل نمبر ۱۵ (نبی پاکؐ کا صحابہ کو پڑھایا ہوا کلمہ)

عتبه بن عامر الجهنی قال: بایعنا رسول اللهؐ علی قول ان لا اله الا الله وحده لاشریک له، وان محمد نبیه ،وعلیا وصیه فای من الثلاثة ترکناه کفرنا.

عتبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے ہم سے تین باتوں پر بیعت لی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ انکے وصی ہیں بس ان تین باتوں سے کفر ختم ہوتا ہے۔

(ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۲ علامہ سلیمان قندوزی حنفی)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاکؐ نے جس کلمہ کی ترغیب صحابہ کو دلوائی اس میں بھی مولا علیؑ کے وصی ہونے کا ذکر موجود ہے اور اسی کلمہ سے ہی کُفر بھی ختم ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۱۶ (لواءالحمد پر لکھا ہوا کلمہ)

عبدالله بن سلام قال: قالت: یا رسول الله اخبرنی عن لواء الحمد ماصفته؟ قال: ...مکتوب علیها ثلاثه اسطر السطر الاول: بسم الله الرحمن الرحیم ، والسطر الثانی الحمد لله رب العالمین ، والسطر الثالث لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاکؐ سے کہا کہ مجھے لواءالحمد کی صفات کے بارے میں بتائیں تو نبی پاکؐ نے فرمایا کہ لواءالحمد پر تین سطریں لکھی ہونگی۔ پہلی سطر ہوگی **بسم الله الرحمن الرحیم** دوسری سطر ہوگی **الحمد لله رب العالمین** تیسری سطر ہوگی **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.**

دیکھیں اہل سنت کی کُتب:

۱۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۶ علامہ سلیمان قندوزی حنفی، ۲۔ مودۃ القربیٰ صفحہ ۵۵ سید علی ہمدانی شافعی۔

دلیل نمبر ۱۷ (مولا علیؑ کا راہب کو پڑھایا ہوا کلمہ)

مولا علیؑ نے ایک راہب کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اور یہ کلمہ پڑھایا:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله <u>واشهدنک علی وصی رسول الله.</u>

دیکھیں اہل سنت کی کتاب:

شواہد النبوۃ صفحہ ۲۸۷ علامہ نورالدین بن عبدالرحمٰن جامی نقشبندی۔

دلیل نمبر ۱۸ (جنابِ مسلم بن عقیل کا کلمہ)

فقام عمر بن سعد اليه و قال له: ما وصيتک؟ فقال له : اول وصيتي : فانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وان عليا ولي الله ووصي رسوله وخليفته في امته.

عمر بن سعد جنابِ مسلم کی متوجہ ہوا اور بولا کہ آپکی کوئی آخری وصیت ہے؟ تو جنابِ مسلم بن عقیل نے جواب دیا کہ میری پہلی وصیت ہے کہ: **اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وان عليا ولي الله ووصي رسوله وخليفته في امته.**

ینابیع المودۃ صفحہ ۳۹۰ علامہ سلیمان قندوزی حنفی۔

ان تمام دلائل سے ہمارا کلمہ جس میں شہادتِ وحدانیت اور شہادتِ رسالت کے بعد مولا علیؑ کی وصائت اور خلافت بلافصل موجود ہے بخوبی ثابت ہوتا ہے اور قرآن وحدیث اور اہل بیت اور صحابہ نے بھی اس کلمہ کی بول بول کر گواہی دی ہے۔ تو اب جسکو یہ کلمہ ہضم نہیں ہوتا اسکو چاہئے کہ مذہب اسلام چھوڑ دے۔

اسی لئے مسکراتا ہوں نامِ علی سے میں
پاك هے لهو میرا اظهار هونا چاهئے
هر کسی کو دولتِ حُب علی ملتی نهیں
پهلے ماں کو صاحبِ کردار هونا چاهئے۔

آگے تمام حوالہ جات کے صفحات دیے گئے ہیں

دلیل نمبر ۱

(آیت ولایت)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ۔ محمد بوستان ۔ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

امام ابن سعد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ لگاتار مجھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے یہاں تک کہ دوست کے طور پر میرے لئے کوئی حق نہ چھوڑا۔

امام ابن ابی شیبہ، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ تنگی اور آسانی، خوشی اور ناپسندیدگی میں آپ کا حکم سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔ حضور ﷺ کو اپنے اوپر ترجیح دیں گے، ہم امر کے مستحق کے ساتھ جھگڑا نہیں کریں گے اور جہاں کہیں ہوں گے حق بات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں ملامت سے نہیں ڈریں گے (1)۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾

"تمہارا مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (پاک) ہے اور ایمان والے ہیں جو صحیح صحیح نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) وہ بارگاہ الٰہی میں جھکنے والے ہیں"۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عطیہ بن سعد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی (2)۔

امام خطیب نے متفق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی صدقہ کی جبکہ آپ رکوع کی حالت میں تھے۔ نبی کریم ﷺ نے سائل سے پوچھا تجھے یہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟ اس نے عرض کی اس رکوع کرنے والے نے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی (3)۔

امام طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردویہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے پاس سائل آکر کھڑا ہو گیا جبکہ آپ نفلی نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انگوٹھی اتاری اور سائل کو دے دی وہ سائل حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب واقعہ بیان کیا۔ تو نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اپنے صحابہ پر پڑھی پھر کہا جس کا میں دوست ہوں علی اس کا دوست ہے، اے اللہ اس کا دوست بن جو حضرت علی کا دوست بنے اور جو علی سے دشمنی رکھے اسے اپنا دشمن رکھ (4)۔

امام ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر آپ کے گھر میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے، مسجد میں داخل ہوئے۔ حضور ﷺ مسجد میں تشریف

1۔ سنن ابن ماجہ، باب البیعۃ، جلد 3، صفحہ 398 (2866)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 343، بیروت
3۔ ایضاً
4۔ معجم اوسط، جلد 3، صفحہ 134 (2275) ریاض

تفسير القرآن العظيم

مسنداً

عن رسول الله ﷺ والصحابة والتابعين

تأليف

الإمام الحافظ عبد الرحمن بن محمد

ابن إدريس الرازي ابن أبي حاتم

المتوفى سنة ٣٢٧هـ

تحقيق

أسعد محمد الطيب

إعداد: مركز الدراسات والبحوث بمكتبة نزار الباز

مكتبة نزار مصطفى الباز

مكة المكرمة - الرياض

قوله تعالى: ﴿ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء﴾

[٦٥٤٥] حدثنا أحمد بن عثمان بن حكيم، ثنا أحمد بن مفضل، ثنا أسباط، عن السدي قوله: ﴿يؤتيه من يشاء﴾ قال: يختص به من يشاء.

قوله تعالى: ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾ آية ٥٥

[٦٥٤٦] حدثنا أبي ثنا أبو صالح كاتب الليث، حدثنا معاوية بن صالح عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس قوله: ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾ يعني: إنه من أسلم تولاه الله ورسوله والذين آمنوا.

قوله تعالى: ﴿والذين آمنوا﴾

[٦٥٤٧] حدثنا أبو سعيد الأشج ثنا المحاربي، عن عبد الملك بن أبي سليمان قال : سألت أبا جعفر محمد بن علي عن قوله: ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾قلت: نزلت في علي[1] قال: علي من الذين آمنوا.

[٦٥٤٨] حدثنا الحسن بن عرفة، ثنا عمر بن عبد الرحمن أبو حفص عن السدى قوله: ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾ قال: هم المؤمنون وعلي منهم

[٦٥٤٩] حدثنا الربيع بن سليمان المرادي، ثنا أيوب بن سويد عن عقبة بن أبي حكيم في قوله: ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾ قال: علي بن أبي طالب.

قوله تعالى: ﴿الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة﴾

[٦٥٥٠] حدثنا علي بن الحسين، ثنا عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، ثنا الوليد ثنا عبد الرحمن بن نمر قال: قال الزهري: إقامتها: أن تصلي الأوقات الخمس لوقتها.

قوله تعالى: ﴿ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾

[٦٥٥١] حدثنا أبو سعيد الأشج ثنا الفضل بن دكين أبو نعيم الأحول، ثنا موسى بن قيس الحضرمي عن سلمة بن كهيل قال: تصدق علي بخاتمه وهو راكع فنزلت ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾

---

(٢) قال ابن كثير : إن هذه الآيات كلها نزلت في عبادة بن الصامت رضي الله عنه حين تبرأ من حلف يهود ورضي بولاية الله ورسوله والمؤمنين . فكل من رضى بولاية الله ورسوله والمؤمنين فهو مفلح في الدنيا والآخرة -٣/ ١٣١ .

قُل لَّآ اَسئَلُكُم عَلَيهِ اَجرًا اِلَّا المَوَدَّةَ فِی القُربٰی ؕ

معالم العترۃ

اُردو ترجمہ

ینابیع المودۃ

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی، قندوزی حنفی سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریف صاحب قتبہ ملتان

حسبِ فرمائش

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین ملک صادق علی صاحب عرفانی

امت کے اس شخص کو پانی پلائیں گے جس کو آپ جانتے ہوں گے۔ چوتھی بات یہ ہے۔ آپ میری شرمگاہ ڈھانپیں گے اور مجھے رب جل وعلا کے سپرد کر دیں گے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ مجھے اس بات کا ہرگز خوف نہیں ہے کہ آپ شادی کے بعد زانی ہو جائیں گے۔ اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں

توضیح: تکاٰئی ہمزہ کے ساتھ جس چیز پر سہارا لیا جائے۔ عقر المحوض کے معنی ہیں حوض کا کنارہ اور کاف ساکن ہے۔

۲۰۔ وبحذف اسناد ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اُف اللہ تعالیٰ ہم ان لوگوں کے بارے میں جو ایسے شخص کے مدلے ہو گئے ہیں جس کو دس فضیلتیں حاصل ہیں۔ یہ حدیث لمبی ہے۔ میں اس کا پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

ان آیات کا ذکر جو حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئیں

۱۔ الذین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سرا و علانیۃ۔ ابن عباس نے کہا یہ آیت علی کے بارے میں نازل

۲۔ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لایستوون۔ ابن عباس نے کہا یہ آیت علی کے بارے میں نازل ہوئی آپ مومن ہیں اور ولید بن عقبہ فاسق ہیں۔

۳۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الآیۃ۔ علی کے حق میں نازل ہوئی اور واحدی نے اس کو بیان کیا ہے۔

۴۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام۔ حضرت علی اور جناب حمزہ کے بارے میں نازل ہوئی ابولہب نے اپنے دل کو سخت بنا لیا تھا۔

۵۔ یجعل لھم الرحمن ودا۔ ابن حنیفہ سے روایت ہے۔ ہر ایک مومن کے دل میں علی کی محبت اور آپ کے اہل بیت کی محبت موجود ہو گی۔

۶۔ افمن وعدناہ وعدا حسنا فھو لاقیہ۔ مجاہد سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور حمزہ کے حق میں نازل ہوئی۔ اور جس شخص کو زندگی دیا گیا ہے وہ ابوجہل ہے۔

۷۔ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ ابن عباس نے کہا ہے۔ یہ آیت علی اور ان دونوں کے فرزندوں (حسنین) اور ان دونوں کی لونڈی فضہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

۸۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن کی ہر اس آیت میں جو یا ایھا الذین امنوا سے شروع ہوئی ہے اس آیت کا سرگروہ امیر اور شریف علی کی ذات ہے۔

شواهد التنزيل
الجزء: ٢

الحاكم الحسكاني

٢١٧ - أخبرنا السيد عقيل بن الحسين العلوي قال: أخبرنا أبو
محمد عبد الرحمان بن إبراهيم بن أحمد بن الفضل الطبري من لفظه
بسجستان قال: أخبرنا أبو الحسين محمد بن عبد الله المزني قال: أخبرنا
أبو بكر أحمد بن محمد بن عبد الله قال: حدثنا الفهم بن سعيد بن
الفهم بن سعيد بن (١) سليك بن عبد الله الغطفاني صاحب رسول
الله (صلى الله عليه وسلم) قال: حدثنا عبد الرزاق بن همام عن / ٣٩ ب / معمر:
عن ابن طاووس (٢) عن أبيه قال: كنت جالسا مع ابن عباس إذ
دخل رجل فقال: أخبرني عن هذه الآية: (إنما وليكم الله ورسوله)
فقال: ابن عباس: أنزلت في علي بن أبي طالب.
٢١٨ - أخبرنا الحسين بن محمد الثقفي قال: حدثنا عبد الله بن
محمد بن شيبة قال: حدثنا عبيد الله بن أحمد بن منصور الكسائي قال: حدثنا أبو عقيل
محمد بن حاتم بن (٣) قال: حدثنا عبد الرزاق قال: حدثنا
ابن مجاهد، عن أبيه:
عن ابن عباس في قوله: (إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا)
قال: علي (عليه السلام).

---

(١) كذا في النسخة الكرمانية، وفي النسخة اليمنية: " حدثنا الفهم بن سعيد بن سليك بن
طاووس ".



للإمام الجليل الحافظ عماد الدين أبي الفداء
إسماعيل بن كثير الدمشقي
المتوفى سنة ٧٧٤ هـ

هذه الطبعة الأولى مقابلة على النسخة الأزهرية
وكذلك على نسخة دار الكتب المصرية

تحقيق

مصطفى السيد محمد — محمد السيد رشاد
محمد فضل العجماوي — علي أحمد عبد الباقي
حسن عباس قطب

الجزء الخامس

مؤسسة قرطبة



ياسر ، وأبي رافع ، وليس يصح شيء منها بالكلية ؛ لضعف أسانيدها وجهالة رجالها ، ثم روى بسنده عن ميمون بن مهران ، عن ابن عباس في قوله : ﴿ إنما وليكم الله ورسوله ﴾ نزلت في المؤمنين ، وعلي بن أبي طالب أولهم .

وقال ابن جرير(٥٣٨) : حدثنا هناد ، حدثنا عبدة ، عن عبد الملك ، عن أبي جعفر ، قال : سألته عن هذه الآية ﴿ إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون ﴾ قلنا : من الذين آمنوا ؟ [قال : الذين آمنوا][١] . قلنا : بلغنا أنها نزلت في علي ابن أبي طالب . قال : علي من الذين آمنوا .

وقال أسباط ، عن السدي : نزلت هذه الآية في جميع المؤمنين ، ولكن علي بن أبي طالب مر به سائل وهو راكع في المسجد فأعطاه خاتمه(٥٣٩) .

وقال علي بن أبي طلحة الوالبي ، عن ابن عباس : من أسلم فقد تولى الله ورسوله والذين آمنوا . رواه ابن جرير(٥٤٠) .

وقد تقدم في الأحاديث التي أوردناها أن هذه الآيات[٢] كلها نزلت في عبادة بن الصامت - رضي الله عنه - حين تبرأ من حلف يهود ورضي بولاية الله ورسوله والمؤمنين ؛ ولهذا قال تعالى بعد هذا كله : ﴿ ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فإن حزب الله هم الغالبون ﴾ ، كما قال تعالى : ﴿ كتب الله لأغلبن أنا ورسلي إن الله قوي عزيز . لا تجد قومًا يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم أو أبناءهم أو إخوانهم أو عشيرتهم أولئك كتب في قلوبهم الإيمان وأيدهم بروح منه ويدخلهم جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها رضي الله عنهم ورضوا عنه أولئك حزب الله ألا إن حزب الله هم المفلحون ﴾ .

---

(٥٣٨) - رواه في تفسيره (١٠/ ٤٢٥، ٤٢٦) (١٢٢١١) وذكره السيوطي في الدر المنثور (٢/ ٥٢٠) وزاد نسبته لعبد بن حميد وابن المنذر ، ورواه أبو نعيم في الحلية (٣/ ١٨٥) من طريق عبد الملك بن أبي سليمان قال : سألت أبا جعفر محمد بن علي عن قوله ﴿ إنما وليكم الله ... ﴾ الآية ، قال : أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم . قلت : يقولون علي ؟ قال : علي منهم .

(٥٣٩) - رواه ابن جرير في تفسيره (١٠/ ٤٢٥) (١٢٢١٠) بسنده إلى السدي .

(٥٤٠) - رواه ابن جرير في تفسيره (١٠/ ٤٢٥) (١٢٢٠٩) ، وابن أبي حاتم (٤/ ١١٦٢) (٦٥٤٦) . وذكره السيوطي في الدر المنثور (٢/ ٥٢٠) ولم يعزه لغيرهما ، وقد تقدم الكلام على رواية علي بن أبي طلحة عن ابن عباس .

---

[١] - ما بين المعكوفتين سقط من : ز ، خ . [٢] - في ز : « الآية » .

فتح البيان

في مقاصد القرآن

تفسير سلفي أثري خالٍ من الإسرائيليات والجدليات المذهبية والكلامية
يغني عن جميع التفاسير ولا تغني جميعها عنه

تأليف

السيد الإمام العلامة الملك المؤيد من الله الباري

أبي الطيب "صديق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري"

"١٢٤٨-١٣٠٧هـ"

عني بطبعه وقدم له وراجعه

خادم العلم

عبدالله بن ابراهيم الأنصاري

الجزء الثالث



ذليل لا ذلول، والأعزة جمع عزيز أي يظهرون الحنوّ والعطف والتواضع للمؤمنين، ويظهرون الشدة والغلظة والترفع على الكافرين.

﴿يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم﴾ عذل عاذل في نصرهم الدين أي يجمعون بين المجاهدة في سبيل الله وعدم خوف الملامة في الدين، بل هم متصلبون لا يبالون بما يفعله أعداء الحق وحزب الشيطان من الإزراء بأهل الدين وقلب محاسنهم مساوىء ومناقبهم مثالب حسداً وبغضاً وكراهة للحق وأهله.

والإشارة بقوله: ﴿ذلك﴾ إلى ما تقدم من الصفات التي اختصهم الله بها ﴿فضل الله﴾ أي لطفه وإحسانه ﴿يؤتيه من يشاء والله واسع﴾ الفضل وكثير الفضائل ﴿عليم﴾ بمن هو أهلها.

﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون﴾ عن ابن عباس قال: تصدّق عليّ بخاتم وهو راكع فأنزل الله فيه هذه الآية، وعن علي نحوه أخرجه أبو الشيخ وابن عساكر.

قلت: لما فرغ سبحانه من بيان من لا تحل موالاته بيّن من هو الولي الذي تجب موالاته، والمراد بالركوع الخشوع والخضوع أي وهم خاشعون خاضعون لا يتكبرون، وقيل يضعون الزكاة في مواضعها غير متكبرين على الفقراء ولا مترفعين عليهم، وقيل المراد بالركوع على المعنى الثاني ركوع الصلاة، ويدفعه عدم جواز إخراج الزكاة في تلك الحال.

الكشف والبيان

المعروف

تفسير الثعلبي

للإمام الهمام أبو إسحاق أحمد المعروف بالإمام الثعلبي

ت ٤٢٧ هـ

دراسة وتحقيق

الإمام أبي محمد بن عاشور

مراجعة وتدقيق

الأستاذ نظير الساعدي

الجزء الرابع

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾ وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾

﴿يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى أولياء﴾ إلى قوله: **﴿فترى الذين في قلوبهم مرض﴾**، يعني عبد الله بن أبي بن سلول إلى قوله: **﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾** يعني عبادة بن الصامت، وأصحاب رسول الله ثم قال: ولو كانوا يؤمنون بالله ورسوله وما أنزل إليه، ما اتخذوه أولياء، وقال بعض المفسّرين: لما أراد رسول الله أن يقتل يهود بني قينقاع حين نقضوا العهد، وكانوا حلفاً لعبد الله بن أبي سلول وسعد بن عبادة بن الصامت، فأما عبد الله بن أبي فعظم ذلك عليه، وقال: ثلاثمائة دارع وأربعمائة منعوني من الأسود والأحمر أفأدعك تجدهم في غداة واحدة، وأما سعد وعبادة فقالا: إنا برآء إلى الله وإلى رسوله من حلفهم وعهدهم فأنزل الله هذه الآية.

وقال جابر بن عبد الله: جاء عبد الله بن سلام إلى النبي (عليه السلام) فقال: يا رسول الله إن قومنا من قريظة والنضير، قد هجرونا وفارقونا وأقسموا أن لا يجالسونا ولا نستطيع مجالسة أصحابك لبعد المنازل وشكى ما يلقى من اليهود من الأذى. فنزلت الآية فقرأها رسول الله ﷺ فقال: رضينا بالله ورسوله وبالمؤمنين أخوة على هذا التأويل أراد بقوله (راكعون) صلاة التطوع بالليل والنهار.

قال ابن عباس، وقال السدي، وعتبة بن حكيم، وثابت بن عبد الله: إنما يعني بقوله **﴿والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة﴾** الآية. علي بن أبي طالب (رضي الله عنه) مرّ به سائل وهو راكع في المسجد وأعطاه خاتمه.

أبو الحسن محمد بن القاسم بن أحمد، أبو محمد عبد الله بن أحمد الشعراني، أبو علي أحمد بن علي بن زرين، المظفر بن الحسن الأنصاري، السدي بن علي العزاق، يحيى بن عبدالحميد الحماني عن قيس بن الربيع عن الأعمش عن عبادة بن الربعي، قال: بينا عبد الله بن عباس جالس على شفير زمزم إذ أقبل رجل متعمم بالعمامة فجعل ابن عباس لا يقول، قال رسول الله: إلاّ قال الرجل: قال رسول الله؟ فقال ابن عباس: سألتك بالله من أنت؟ قال: فكشف العمامة عن وجهه، وقال: يا أيها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فأنا جُندب بن جنادة البدري، أبو ذر الغفاري: سمعت رسول الله ﷺ بهاتين وإلاّ صمّتا ورأيته بهاتين وإلاّ فعميتا يقول: عليّ قائد البررة، وقاتل الكفرة، منصور من نصره، مخذول من خذله أما إني صليت مع رسول الله يوماً من الأيام صلاة الظهر فدخل سائل في المسجد فلم يعطه أحد فرفع السائل يده إلى السماء وقال: اللهم اشهد إني سألت في مسجد رسول الله فلم يعطني أحد

مناقب علي بن أبي طالب (ع) وما نزل من القرآن في علي (ع)

أبي بكر أحمد بن موسى ابن مردويه الأصفهاني

٣٣٦. ابن مردويه، عن ابن عباس، قال: كان علي بن أبي طالب قائما يصلي فمر سائل وهو راكع، فأعطاه خاتمه فنزلت: (إنما وليكم الله ورسوله) الآية. (١)

٣٣٧. ابن مردويه، عن علي بن أبي طالب، قال: نزلت هذه الآية على رسول الله (صلى الله عليه وسلم) في بيته: (إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا) إلى آخر الآية. فخرج رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فدخل المسجد، وجاء الناس يصلون بين راكع وساجد وقائم يصلي، فإذا سائل، فقال: " يا سائل، هل أعطاك أحد شيئا؟ " قال: لا، إلا ذاك الراكع - لعلي بن أبي طالب - أعطاني خاتمه. (٢)

---

١. الدر المنثور، ج ٢، ص ٢٩٤.
ورواه ابن مردويه كما في تفسير ابن كثير (ج ٢، ص ٢٩٧).

٢. الدر المنثور، ج ٢، ص ٢٩٣، قال فيه: أخرج أبو الشيخ، وابن مردويه، عن علي....
ورواه ابن مردويه كما في مسند علي بن أبي طالب (ج ١، ص ٤١٥) وكنز العمال (ج ١٣، ص ١٦٥).
ورواه ابن عساكر في ترجمة الإمام علي بن أبي طالب (عليه السلام) من تاريخ دمشق (ج ٢، ص ٤٠٩، ح ٩١٥)، قال:
أنبأنا أبو سعد المطرز، وأبو علي الحداد، وأبو القاسم غانم بن محمد بن عبيد الله، ثم أخبرنا أبو المعالي عبد الله ابن أحمد بن محمد، أنبأنا أبو علي الحداد، قالوا: أنبأنا أبو نعيم الحافظ، أنبأنا سليمان بن أحمد، أنبأنا عبد الرحمان بن محمد بن سالم الرازي، أنبأنا محمد بن يحيى بن ضريس العبدي، أنبأنا عيسى بن عبد الله بن عبيد الله بن عمر بن علي بن أبي طالب، حدثني أبي، عن أبيه، عن جده، عن علي قال: نزلت هذه الآية على رسول الله (صلى الله عليه وسلم): (إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون) فخرج رسول الله (صلى الله عليه وسلم)، فدخل المسجد، والناس يصلون بين راكع وقائم يصلي، فإذا سائل، فقال رسول الله: " يا سائل، هل أعطاك أحد شيئا؟ " فقال: لا، إلا ذاك الراكع - لعلي - أعطاني خاتمه.

فضائل أمير المؤمنين عليه السلام

للإمام الحافظ

أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد

ابن عقدة الكوفي

المتوفى سنة ٣٣٢ هـ

جمعه ورتبه وقدم له

عبد الرزاق محمد حسين حرز الدين

حتّى إن كان منها سوء يكون إليّ دونه فاستيقظ وهو يتلو هذه الآية: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾، ثمّ قال: «الحمد لله الذي أكمل لعليّ مُنيته، وهنيئاً لعليّ بتفضيل الله إيّاه». ثمّ التفت فرآني إلىٰ جانبه، فقال: «ما أضحكك هاهنا يا أبا رافع؟» فأخبرته خبر الحيّة، فقال: «قم إليها فاقتلها»، فقتلتها. ثمّ أخذ رسول الله صلى الله عليه وآله بيدي فقال: «يا أبا رافع كيف أنت وقوم يقاتلون عليّاً وهو على الحقّ وهم على الباطل، يكون حقّاً في الله جهادهم، فمن لم يستطع جهادهم فبقلبه، فمن لم يستطع فليس وراء ذلك شيء» فقلت: ادع لي إن أدركتهم أن يعينني الله ويقوّيني علىٰ قتالهم. فقال: «اللّهم إن أدركهم فقوّه وأعنه» ثمّ خرج إلى الناس فقال: «أيّها الناس، من أحبّ أن ينظر إلى أميني علىٰ نفسي وأهلي فهذا أبو رافع أميني علىٰ نفسي»[1].

---

(١) رجال النجاشي: ٤ / ١، قال: أخبرنا محمّد بن جعفر، قال: حدّثنا أحمد بن محمّد بن سعيد....

في الدرّ المنثور: ٢ / ٢٩٣، أخرج عبدالرزاق، وعبد بن حميد، وابن جرير، وأبو الشيخ، وابن مردويه، عن ابن عبّاس في قوله تعالىٰ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ﴾ الآية، قال: نزلت في عليّ بن أبي طالب.

وفي الدرّ المنثور: ٢ / ٢٩٤، أخرج الطبراني، وابن مردويه، وأبو نعيم، عن أبي رافع، قال: دخلت علىٰ رسول الله صلى الله عليه وآله وهو نائم يوحىٰ إليه، فإذا حيّة في جانب البيت، فكرهت أن أثب عليها فأوقظ النبيّ صلى الله عليه وآله وخفت أن يكون يوحىٰ إليه، فاضطجعت بين الحيّة وبين النبيّ صلى الله عليه وآله لئن كان منها سوء كان فيّ دونه، فمكثت ساعة، فاستيقظ النبيّ صلى الله عليه وآله وهو يقول: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ الحمد لله الذي أتمّ لعليّ نعمه وهنيئاً لعليّ بفضل الله إيّاه.

المناقب

الموفق الخوارزمي

الفصل السابع عشر
في بيان ما نزل من الآيات في شأنه

٢٤٦ - أخبرنا الإمام الأجل شمس الأئمة سراج الدين أبو الفرج محمد بن أحمد المكي - أدام الله سموه - أخبرنا الشيخ الإمام الزاهد أبو محمد إسماعيل بن علي بن إسماعيل، حدثنا السيد الاجل الامام المرشد بالله أبو الحسين يحيى بن الموفق بالله، أخبرنا أبو أحمد محمد بن علي المؤدب المعروف بالمكفوف بقراءتي عليه - أخبرنا أبو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر، أخبرني الحسين بن محمد بن أبي هريرة، حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب، حدثنا محمد بن الأسود، عن مروان بن محمد، عن محمد بن السائب، عن أبي صالح، عن ابن عباس رضي الله عنه قال: أقبل عبد الله بن سلام ومعه نفر من قومه ممن قد آمنوا بالنبي صلى الله عليه وآله فقالوا: يا رسول الله ان منازلنا بعيدة وليس لنا مجلس ولا متحدث دون هذا المجلس، وان قومنا لما رأونا آمنا بالله ورسوله وصدقنا رفضونا وآلوا (١) على أنفسهم أن لا يجالسونا ولا يواكلونا ولا يناكحونا ولا يكلمونا، فشق ذلك علينا، فقال لهم النبي صلى الله عليه وآله: " انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون " (٢) ثم إن النبي صلى الله عليه وآله خرج إلى المسجد والناس بين قائم وراكع، وبصر بسائل فقال له النبي

(١) آلو: حلفوا وأقسموا. (٢) المائدة: ٥٥.

صلى الله عليه وآله: هل أعطاك أحد شيئا؟ قال: نعم، خاتما " من ذهب.
فقال النبي صلى الله عليه وآله: من أعطاك؟ قال: ذلك القائم وأومى
بيده إلى علي عليه السلام، فقال النبي صلى الله عليه وآله: على أي حال
أعطاك هو؟ قال: أعطاني وهو راكع فكبر النبي صلى الله عليه وآله، ثم
قرأ: " ومن يتولى الله ورسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون " (١) (٢)
فأنشأ حسان بن ثابت يقول في ذلك:
أبا حسن تفديك نفسي ومهجتي * وكل بطئ في الهدى ومسارع
أيذهب مدحيك والمحبر ضائعا " * وما المدح في حب الاله بضائع (٣)
فأنت الذي أعطيت إذ كنت راكعا * فدتك نفوس القوم يا خير راكع
فأنزل فيك الله خير ولاية * فبينها في محكمات الشرائع (٤)
٢٤٧ - وأخبرني سيد الحفاظ أبو منصور شهردار بن شيرويه بن شهردار
الديلمي - فيما كتب إلي من همدان - أخبرنا أبو الفتح عبدوس بن عبد الله بن
عبدوس الهمداني إجازة، عن الشريف أبي طالب المفضل بن محمد بن طاهر
الجعفري - رضي الله عنه وأرضاه في داره بأصبهان في سكة الخوز - أخبرنا
الشيخ الحافظ أبو بكر أحمد بن موسى بن مردويه بن فورك الأصبهاني،
حدثنا أحمد بن محمد بن السري، حدثنا المنذر بن محمد بن المنذر، حدثني أبي
، حدثني عمي الحسين بن سعيد، عن أبيه، عن إسماعيل بن زياد
البزاز، عن إبراهيم بن مهاجر، حدثني يزيد بن شراحيل الأنصاري - كاتب
علي عليه السلام - قال: سمعت عليا عليه السلام يقول: حدثني رسول الله
صلى الله عليه وآله وانا مسنده إلى صدري فقال: أي علي ألم تسمع قول الله

---

(١) المائدة: ٥٦. (٢) تفسير الطبري ٦ / ١٨٦ و ١٨٧.
(٣) في فرائد السمطين في جنب الاله..
(٤) رواه الحاكم الحسكاني في شواهد التنزيل ١ / ١٨١ - وفرائد السمطين للجويني ١ / ١٨٩ - تفسير الدر المنثور ٢ / ٢٩٣ - وللمزيد انظر العمدة لابن البطريق من تحقيقنا / ١١٩ إلى ١٢٥.

تراجم آل بيت رسول الله

صلى الله عليه وسلم

ذخائر العقبى

في مناقب ذوي القربى

تأليف

الإمام الحافظ المحدث المؤرخ محب الدين أبي العباس أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري المكي

٦١٥ - ٦٩٤ هـ

حققه وعلق عليه

أكرم البوشي

قرأه وقدم له

محمود الأرناؤوط

الطبعة الأولى المحققة

بالاعتماد على نسختين خطيتين

(شرح) : والكِرْباس : القُطْن . والسُّنْبلاني : أي سابغ الطول][1] .

وعن حَبَّة العُرَني : أن علياً ـ رضي الله عنه ـ أُتي بالفالُوذَج ، فوضع قدامه ، فقال : والله إنَّكَ لطيِّب الريح ، حسن اللون ، طيِّب الطعم ، ولكنِّي أكره أن أعوِّدَ نفسي ما لم تَعْتَد[2] .

أخرج جميع هذه الأحاديث أحمد في «المناقب» .

ذكر تعبُّده رضي الله عنه

وقد تقدم في حديث ضرار في أول الفصل قبلَه طرفٌ منه .

وعن سعد بن أبي وقّاص ـ رضي الله عنه ـ قال : كان لعليٍّ بيتٌ في المسجد يتحنَّث[3] فيه كما كان لرسول الله ﷺ . أخرجه ابن الحَضْرمي .

(شرح) : والتحنُّث : التعبُّد .

ذكر صدقته رضي الله عنه

عن عبد الله بن سَلَام ـ رضي الله عنه ـ قال : أذَّن بلالٌ لصلاة الظُّهر ، فقام الناس يصلُّون ، فمن بين راكعٍ وساجد ، وسائل يسأل ، فأعطاه عليٌّ خاتمه وهو راكع ، فأخبر السائلُ رسولَ الله ﷺ فقرأ علينا رسولُ الله ﷺ ﴿إنَّما وليُّكم اللهُ ورسولُهُ والذينَ آمَنُوا الذينَ يُقِيمونَ الصَّلاةَ ويُؤْتُونَ الزَّكاةَ وهُمْ راكِعُون﴾ [المائدة : ٥٥] . أخرجه الواحدي[4] وأبو الفرج بن الجوزي .

---

(١) هذا الشرح لم يرد في الأصل (م) .

(٢) «الزهد» لأحمد : ص ١٩٤ ـ ١٩٥ .

(٣) تحرفت في «الرياض النضرة» ٣/٢٦٣ إلى : «يتحدث» .

(٤) وقعت في المطبوع : «الواقدي» . وانظر «أسباب النزول» للواحدي ص ١٩٢ ، و «تفسير القرطبي» ٦/٢٢١ ، و «مختصر ابن عساكر» ١٨/٨ .

سیرت چہاردہ معصومین علیہم السلام

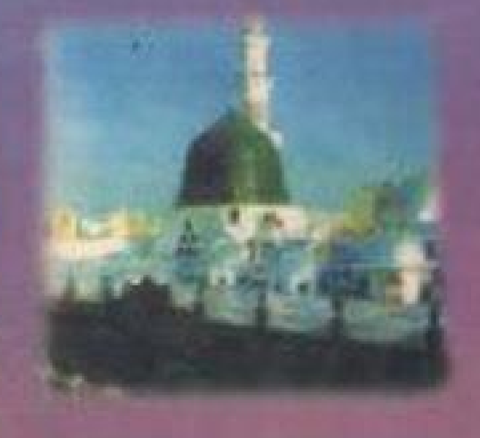
تذکرۃ الخواص

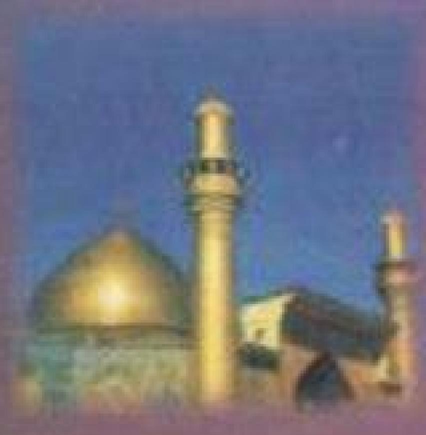
تالیف

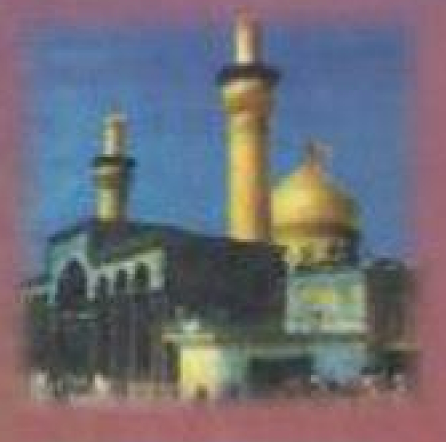
العلامہ سبط ابن جوزی

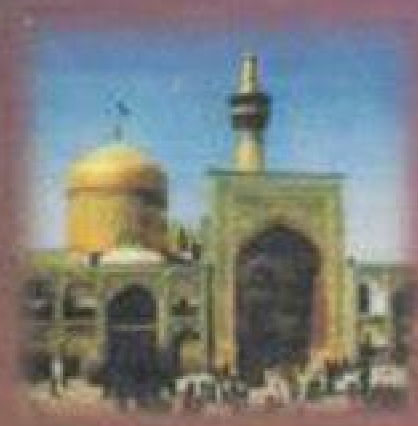
ترجمہ

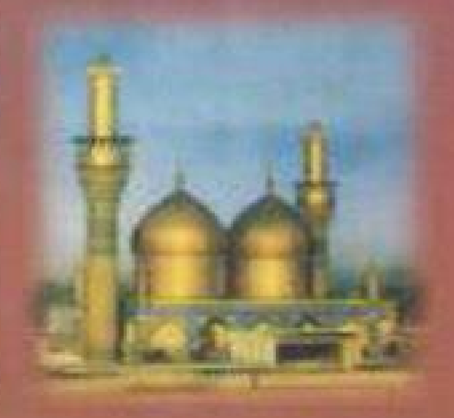
مولانا صفدر حسین نجفی

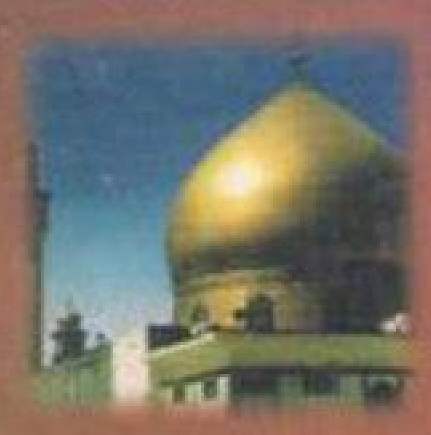












اللہ اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے نماز ادا کرتے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں سدی عتبہ ابن ابی حکیم غالب ابن عبداللہ سے ذکر کیا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ آپ کے قریب سے ایک سائل گزرا آپ مسجد میں حالت رکوع میں تھے تو آپ نے اسے اپنی انگوٹھی عطا فرمائی۔

اور ثعلبی نے یہ واقعہ سند کے ساتھ ابوذر غفاری سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے نماز ظہر مسجد میں ادا کی۔ رسول اللہؐ بھی موجود تھے۔ ایک سائل کھڑا ہوگیا اس نے سوال کیا لیکن کسی نے اسے کچھ نہ دیا۔ علیؑ حالت رکوع میں تھے۔ آپ نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا اس نے آپ کی اس انگلی سے انگوٹھی اتار لی۔ جناب رسالت مآبؐ یہ کیفیت دیکھ رہے تھے۔ آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا اے میرے اللہ تحقیق میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے سوال کیا تھا اور کہا تھا کہ پالنے والے میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ موسیٰ کے اس قول تک کہ ہارونؑ کو میرے امر میں میرا شریک قرار دے۔ پس اس پر قرآن نے گواہی دی کہ عنقریب ہم تیرے بازوؤں کو مضبوط کریں گے تیرے بھائی سے اور تم دونوں کے لیے سلطنت قرار دیں گے۔ پس تم دونوں تک وہ (تمہارے دشمن) نہیں پہنچ سکیں گے۔ خدایا میں (محمدؐ) تیرا منتخب نبی ہوں پس میرے لیے میرا شرح صدر کر دے۔ میرے امر کو مجھ پر آسان کر دے اور میرے اہل میں سے میرے بھائی کو میرا وزیر قرار دے اور اس سے میری کمر کو مضبوط کر دے۔ ابوذر کہتے ہیں خدا کی قسم آپ کی دعا ابھی تمام نہیں ہوئی تھی کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ کی طرف سے نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمدؐ پڑھیے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا وھم راکعون دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نکلے اور علیؑ نماز پڑھ رہے تھے۔ مسجد میں ایک سائل تھا جس کے پاس انگوٹھی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا کسی نے تجھے کچھ دیا اس نے کہا اس نمازی نے یہ انگوٹھی حالت رکوع میں مجھے دی پس رسول اللہؐ نے آواز تکبیر بلند کی اور جبرئیل یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے

نظم درر السمطين

في فضائل المصطفى والمرتضى والبتول والسبطين

تأليف

جمال الدين محمد بن يوسف بن الحسن بن محمد
الزرندي الحنفي المدني
المتوفى ٧٥٠ هـ

تحقيق

علي عاشور

دار إحياء التراث العربي
بيروت - لبنان

المدخل:

فاتحة: فتوح فاتحة الأزهار وسانحة الوضوح سانحة الأنهار، هي فاتحة الكتاب ومبتدأ الخطاب: ﴿تبارك الذي نزّل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيراً﴾، وبعثه إليهم مستقلاً بأعباء الرسالة داعياً إليه بإذنه وسراجاً منيراً لرسوله بالحنيفية السمحة (السهلة) ليُظهره على الدين كلّه، وجعل له من لدنه سلطاناً نصيراً، وأمر بالصلاة عليه قربة إليه وزُلفى لديه، وجعلها للذنوب ممحقة وللآثام ممحاة وللسيّئات تكفيراً، وختم به النبيّين والمرسلين وجعله من خُلاصة البريّات باليقين ما خطّ على لوح الوجود بقلم التكوّن، تعظيماً بشأنه وتعزيزاً وتكريماً لمحلّه، وتوفية بحقّه وتعظيم قدره، وتنويهاً بأنه آتاه فضلاً كثيراً وانتخب له من أهله عليّاً أخاً وعوناً ووداً وخليلاً ورفيقاً ووزيراً، وصيّره على أمر الدين والرسالة مؤازراً ومساعداً ومنجداً وظهيراً وجعله أمينه، وجمع كل الفضائل فيه وأنزل عليه في شأنه: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾[1] تعظيماً له وتوقيراً وتعريفاً له بحق ولايته وتنبيهاً على كمال رعايته ليحافظوا عليها وينالوا بها سعادة ونظارة وتبصيراً نصر به الشريعة والإسلام، وأذلّ ببأسه الكفر والأصنام، وشكر إطعامه الطعام على حبّه مسكيناً ويتيماً وأسيراً، ما بارزه مبارز إلّا عاد عنه حسيراً، ولا قارنه قرن إلّا نكص عنه كسيراً. فكم فرّج عن رسول الله ﷺ من كربة وبؤس حتّى شرّفه بقوله: «أنت منّي بمنزلة هارون من موسى»، وكشف عنه كلّ غمّة وكربة حتّى نزل فيه: ﴿قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾[2] فتوفّر بها حظّه من أقسم العلى توقيراً، ثمّ زانه شرفاً وتعظيماً بين

---

١ ـ أخرج ذلك جمع كثير من أئمّة التفسير والحديث، كالطبري في تفسيره ٦: ١٦٥، والرازي في تفسيره ٣: ٤٣١، والخازن في تفسيره ١: ٤٩٦، والنيسابوري في تفسيره ٣: ٤٦١ وغيرهم بعدّة أسانيد وطرق، دلّت على نزول الآية في علي عليه السلام.

٢ ـ ذكر نزول الآية في علي وفاطمة وابنيهما طائفة من المصنّفين من أهل السنّة والجماعة، يبلغ عددهم

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الگنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

ابن هوازن القشيري (٧٦١) ، اخبرني جدي عبد الكريم إملاء اخبرنا ابو محمد عبد الله بن يوسف الاصبهاني (٧٦٢) ، حدثنا ابو الحسن علي بن محمد بن عقبة حدثنا الخضر بن ابان الهاشمي (٧٦٣) حدثنا ابراهيم بن . . . ، حدثنا أنس ابن مالك ان سائلا أتى المسجد وهو يقول : من يقرض الملي الوفي وعلي « ع » راكع يقول بيده خلفه للسائل ، أي اخلع الخاتم من يدي ، قال رسول الله (ص) يا عمر وجبت ، قال : بأبي انت وأمي يا رسول الله ما وجبت ؟ قال : وجبت له الجنة والله ما خلعه من يده حتى خلعه الله من كل ذنب ومن كل خطيئة ، قال : فما خرج احد من المسجد حتى نزل جبرئيل عليه السلام بقوله عز وجل : (إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون) (٧٦٤) .

فأنشأ حسان بن ثابت يقول :

أبا حسن تفديك نفسي ومهجتي	وكل بطيء في الهدى ومسارع
أيذهب مدحيك المحبر ضايعاً	وما المدح في ذات الاله بضايع
فأنت الذي اعطيت إذ أنت راكع	فدتك نفوس القوم يا خير راكع
فأنزل فيك الله خير ولاية	فأثبتها في محكمات الشرايع (٧٦٥)

---

(٧٦١) ابو الأسعد هبة الرحمان بن عبد الواحد بن ابي القاسم المتوفى ٥٤٦ تذكرة الحفاظ ٤ : ١٣٠٩ .

(٧٦٢) القاضي والمحدث ابو محمد مصنف مناقب الشافعي المتوفى ٤٨٩ ، تذكرة الحفاظ ٤ : ١٢٢٧ .

(٧٦٣) كوفي من موالي بني هاشم ، وروى عن ابراهيم بن عبد الله بن ابي المزايم شيخ ابو نعيم الاصبهاني الحافظ ، ميزان الاعتدال ١ : ٦٥٤ .

(٧٦٤) سورة المائدة ٥٥ .

(٧٦٥) قبل البيت الأخير هكذا :

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،

کہ کتاب حقائق انتساب۔ دقائق جواہر مناقب مخفی وخزائن اسرار محامد خفی وجلی

مُسمّٰی بہ

کوکبِ دُرّی فی فضائلِ علی کرم اللہ وجہہ

ترجمہ مناقب مرتضوی

مصنفہ حضرت الفاضل الالمعی والمعارف اللوذعی سید محمد صالح کشفی الترمذی الحسنی الحنفی ابن العارف باللہ میر عبد اللہ مشکیں قلم اسکنہما اللہ تعالیٰ فی جنات الاکرم

مع

اضافہ مقدمہ وتتمہ خاتمہ از جناب سلطان المتکلمین وسید المحققین علامہ سید محمد سبطین صاحب قبلہ سرسوی اعلی اللہ مقامہ

مترجمہ

جناب الحاج مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب سبزواری مرحوم ومغفور

چوتھائی ہمارے دشمنوں کی مذمت اور منقصت میں۔ اور ایک چوتھائی بیرِ قصص و امثال میں ہے اور ایک چوتھائی میں اوامر و نواہی شریعت کے احکام و فرائض کا بیان ہے۔ اور قرآن کی آیات کریمہ و شریفہ ہمارے واسطے ہیں۔

منقبت۱ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں کوئی آیت مگر ایسی نہیں ہے کہ امیرالمومنینؑ اس آیت کے سردار اور پیشوا نہ ہوں۔

منقبت۲۔ نیز اسی جناب سے روایت ہے کہ قرآن میں کوئی آیہ خطاب یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نازل نہیں ہوئی کہ امیرالمومنین اس آیت کے امیر نہ ہوں۔ یعنی امیرؑ اس خطاب کے افضل اصحاب میں سے ہیں۔

منقبت۳۔ نیز ابن عباس سے روایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مستطاب پر۔ قرآن مجید کی بعض آیات میں عتاب فرمایا ہے۔ مگر امیرالمومنینؑ کو خبر دینے کے سوا یاد نہیں فرمایا۔

منقبت۴۔ نیز انہی سے مروی ہے کہ جو کچھ کہ کتاب خدا سے امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوا ہے وہ کسی کی شان میں نازل نہیں ہوا۔

منقبت۵۔ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں جو یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ کا خطاب مذکور ہے۔ امیرالمومنینؑ اس خطاب کے لُبِّ لباب اور اس کا مغز ہیں۔

منقبت۶۔ مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ امیرالمومنینؑ کو وہ سابقہ حاصل ہے کہ خطاب یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا امیر۔ پیشوا اور سردار ہو۔ کیونکہ آنجنابؑ نے اسلام لانے میں تمام مومنوں پر سبقت کی ہے۔ اور یہ تمام روایات مناقب حافظ ابن مردویہ علیہ الرحمہ سے نقل کی گئی ہیں۔ اور بعض روایتیں **اوسط طبرانی اور صواعق** محرقہ میں بھی نظر سے گذری ہیں۔ **نیز** کتب مذکورہ میں ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ ثَلٰثَمِائَةِ اٰیَةٍ۔ علیؑ کی شان میں تین سو آیتیں نازل ہوئی ہیں۔

منقبت۷۔ قولہ تعالیٰ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ۔ **یعنی** تم میں متصرف نہیں ہے۔ سوائے خدا اور رسولؐ اور ان مومنوں کے جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں صدقہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ **جمہور مفسرین** متفق ہیں کہ آیہ مذکورہ امیرالمومنینؑ کی شان میں نازل ہوا ہے اور اس کا قصہ اس طرح پر ہے کہ ایک روز ایک سائل نے مسجد منورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آکر خیرات طلب کی۔ اور کسی شخص نے اس کو کچھ نہ دیا۔ سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یوں عرض کی۔ یا خدایا! تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرے رسولؐ کی مسجد میں آکر سوال کیا۔ اور اب میں محروم واپس جاتا ہوں۔ اس وقت امیرالمومنینؑ خیرالمرسلینؐ کے ساتھ نماز میں رکوع میں پہنچے ہوئے تھے۔ سائل کو چھوٹی انگلی سے اشارہ کیا۔ سائل نے آکر امیرالمومنینؑ کی چھنگلیا سے انگوٹھی نکال لی۔ اسی اثناء میں جناب خیرالبشرؐ کے چہرۂ مبارکؐ پر وحی کے آثار نمودار

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى والبتول والسبطين والأئمة
من ذريتهم عليهم السلام

تأليف شيخ الاسلام المحدث الكبير إبراهيم بن محمد
بن المؤيد بن عبد الله بن علي بن محمد الجويني الخراساني
من أعلام القرن السابع والثامن.
المولود عام (٦٤٤) والمتوفى سنة (٧٣٠) الهجرية

حققه وعلق عليه وتصدى لنشره الشيخ محمد باقر المحمودي

فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم : «إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون» [٥٥ ـ المائدة : ٥] .

ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم خرج إلى المسجد والناس بين قائم وراكع ، وبصر بسائل فقال له النبي صلى الله عليه وسلم : هل أعطاك أحد شيئاً ؟ قال : نعم خاتم من ذهب (١) فقال النبي صلى الله عليه وسلم : من أعطاكه ؟ قال : ذلك القائم — وأومأ بيده إلى علي بن أبي طالب عليه السلام — فقال النبي صلى الله عليه وسلم على أيّ حال أعطاك ؟ قال: أعطاني وهو راكع . فكبّر النبي صلى الله عليه وسلم ثم قرأ : «ومن يتولّى الله ورسوله والذين آمنوا فإنّ حزب الله هم الغالبون» [٥٥ ـ المائدة ٥]

فأنشأ حسّان بن ثابت يقول :

أبـا حسن تفـديك نفسي ومهجتي	وكلّ بطيء في الهوى ومسارع
أيذهب مدحي والمحبين ضائعاً (٢)	وما المدح في جنب الإله بضائع
فأنت الذي أعطيت إذ كنت راكعا	فدتك نفوس القوم يا خير راكع
فـأنزل فيـك الله خـير ولايـة	وبيّنهـا في محكمـات الشرائـع

(١) هذا هو الظاهر الموافق لما يأتي تحت الرقم : (١٥٢) ولما في شواهد التنزيل ، وفي الأصل : «قال : نعم قال خاتم من ذهب ...» .

(٢) كذا في الأصل .

وفي شواهد التنزيل : «والمخبر ؟» . وفي تفسير مجمع البيان : «أيذهب مدحيك المحبر» . وفي تفسير أبي الفتوح الرازي : «أيذهب مدحي ذا المحبر ...» ؟ .

أسباب النزول

المسمى

«لباب النقول في أسباب النزول»

للإمام الحافظ الحجة القدوة

جلال الدين أبي عبد الرحمن السيوطي

رحمه الله تعالى عليه

ت ٩١١ هـ

مؤسسة الكتب الثقافية

عبدالله بن أبي فحالفهم إلى رسول الله [ﷺ] وتبرأ من حلف الكفار وولايتهم، قال فيه وفي عبدالله بن أبي نزلت القصة في المائدة: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ﴾(١) الآية.

قوله تعالى: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ﴾ [المائدة: ٥٥] الآية.

[٣٦٠] أخرج الطبراني في الأوسط بسند فيه مجاهيل عن عمار بن ياسر قال: وقف على علي بن أبي طالب سائل وهو راكع في تطوع فنزع خاتمه فأعطاه السائل، فنزلت: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ﴾(٢) الآية.

[٣٦١] وله شاهد قال عبد الرزاق: حدثنا عبد الوهاب بن مجاهد عن أبيه عن ابن عباس في قوله: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ﴾(٣) الآية، قال نزلت في علي بن أبي طالب وروى ابن مردويه من وجه آخر عن ابن عباس مثله، وأخرج أيضاً عن علي مثله. وأخرج ابن جرير عن مجاهد وابن أبي حاتم عن سلمة بن كهيل مثله، فهذه شواهد يقوي بعضها بعضاً(٤).

قوله تعالى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَكُمْ﴾ [المائدة: ٥٧] الآية.

[٣٦٢] روى أبو الشيخ وابن حبان عن ابن عباس قال: كان رفاعة بن زيد بن التابوت وسويد بن الحارث قد أظهرا الإسلام ونافقا، وكان رجل من المسلمين يوادهما، فأنزل الله: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ دِينَكُمْ﴾(٥) إلى

---

[٣٥٩] (١) سورة المائدة: الآية (٥١).

[٣٦٠] (٢) سورة المائدة: الآية (٥٥).

[٣٦١] (٣) سورة المائدة: الآية (٥٥).

(٤) قلت وروى الواحدي في أسباب النزول ص (١١٤)، من طريق محمد بن السائب عن أبي صالح عن ابن عباس قال: أقبل عبدالله بن سلام ومعه نفر من قومه قد آمنوا فقالوا يا رسول الله إن منازلنا بعيدة وليس لنا مجلس ولا متحدث وإن قومنا لما رأونا آمنا بالله ورسوله وصدقناه رفضونا وآلوا على أنفسهم أن لا يجالسونا ولا يناكحونا ولا يكلمونا فشق ذلك علينا فقال لهم النبي ﷺ: ﴿إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا﴾ الآية ثم إن النبي ﷺ خرج إلى المسجد والناس بين قائم وراكع فنظر سائلاً فقال: «هل أعطاك أحد شيئاً؟» قال: نعم خاتم من ذهب قال: «من أعطاكه؟» قال: ذلك القائم ـ وأومأ بيده إلى علي بن أبي طالب (رضي الله عنه) فقال: «على أي حال أعطاك؟» قال: أعطاني وهو راكع فكبر النبي ﷺ ثم قرأ ﴿ومن يتول الله ورسوله والذين آمنوا فإن حزب الله هم الغالبون﴾.

[٣٦٢] (٥) سورة المائدة: الآية (٥٧).

الجزء الاول

من

الرياض النضرة في مناقب العشرة

تأليف

الامام شيخ مشايخ الفقه والحديث حافظ
عصره وزمانه أبي جعفر أحمد الشهير
بالمحب الطبري تغمده الله

برحمته

آمين

عني بتصحيحه

السيد محمد بدر الدين النعساني الحلبي

الطبعة الاولى

على نفقة السيد محمد كامل أفندي النعساني و محمد عبد العزيز

يطلب من محل السادات محمد أمين الخانجي وشركاه بالاستانه ومصر

اغفر لى ذنوبى انه لايغفر الذنوب الا أنت أخرجه الترمذى وأبو داود والنسائى والحافظ في الموافقات

﴿ ذكر صدقته ﴾

عن على عليه السلام قال لقد رأيتنى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانى لاربط الحجر على بطنى من الجوع وان صدقتى اليوم لاربعون ألفا وفى رواية وان صدقة مالى لتبلغ أربعين ألف دينار أخرجهما أحمد وربما يتوهم متوهم ان مال على عليه السلام تبلغ زكاته هذا القدر وليس كذلك والله أعلم فانه رضى الله عنه كان أزهد الناس على ماعلم من حاله مما تقدم وما سيأتى في ذكر زهده فكيف يقتنى مثل هذا قال أبو الحسن بن فارس اللغوى سألت أبى عن هذا الحديث قال معناه ان الذى تصدقت به منذ كان لى مال الى اليوم كذا وكذا ألفا قلت وذكره لذلك يحتمل أن يكون في معرض التوبيخ لنفسه بتنقل الحال الى مثل هذا بعد ذلك الحال ويحتمل أن يكون في معرض الشكر على سد الخلة وعظم الاكثرات بما خرج لله تعالى وان اخراجه أبلغ في الزهد من عدمه * وعن عبد الله بن سلام قال أذن بلال بصلاة الظهر فقام الناس يصلون فمن بين راكع وساجد وسائل يسئل فأعطاه على خاتمه وهو راكع فأخبر السائل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون أخرجه الواحدى وأبو الفرج والفضائلى ومعنى أن الولاية هنا النصرة على ماتقدم تقريره في الخصائص * وعن جعفر بن محمد عن أبيه وقد سئل عن قوله تعالى انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا قال هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت انهم يقولون انه على بن أبى طالب فقال على منهم أخرجه ابن السمان في الموافقة * وعن ابن عباس رضى الله عنهما في قوله تعالى ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا قال أجر على نفسه يسقى نخلا بشىء من شعير ليلة حتى أصبح فلما أصبح قبض الشعير فطحن منه فجعلوا منه شيأ ليأكلوه يقال له الحريرة دقيق بلا دهن فلما تم انضاجه أتى مسكين فسأل فاطعموه اياه ثم صنعوا الثلث الثانى فلما تم انضاجه أتى يتيم مسكين فسأل فاطعموه اياه ثم صنعوا الثلث الثالث فلما تم انضاجه أتى اسير من المشركين فاطعموه اياه وطووا يومهم فنزلت وهذا قول الحسن وقتادة أن الاسير كان من المشركين قال أهل العلم

تاريخ
مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز
بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

نزلت هذه الآية على رَسُول الله ﷺ ﴿**إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصّلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون**﴾[١]، **فخرج رَسُول الله ﷺ، فدخل المسجد والناس يصلون بين راكع وقائم يصلّي، فإذا سائل، فقال: «يا سائل هل أعطاك أحدٌ شيئاً؟»** فقال: لا إلّا هذاك الراكع ـ لعَلي ـ أعطاني خاتمه[٨٩٥٠].

أَخْبَرَنا[٢] خالي أبو المعالي القاضي، أنا أبو الحسَن الخِلَعي، أنا أبو العباس أحْمَد بن مُحَمّد الشاهد، نا أبو الفضل مُحَمّد بن عَبْد الرّحمن بن عَبْد الله بن الحارث الرملي، أنا القاضي حملة بن محمر[٣]، نا أبو سعيد الأشج، نا أبو نُعيم الأحوَل، عَن موسى بن قيس، عَن سَلَمة قال:

تصدق علي بخاتمه وهو راكع فنزلت: ﴿**إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصّلاة ويؤتون الزكاة وهم راكعون**﴾.

أَخْبَرَنا أبو القَاسم عَلي بن إبْرَاهيم العلوي قال: قرأت على عمّي الشريف أبي البركات عقيل بن العبّاس قلت له: أخبركم الحسَين بن عَبْد الله بن مُحَمّد بن أبي كامل.

ح وَأَخْبَرَنا أبو مُحَمّد عَبْد الكريم بن حمزة السلمي، نا أبو القاسم عُبَيْد الله بن عَبْد الله بن هشام بن سِوَار العبسي[٤] الداراني، أنا أبو عَبْد الله الحسَين بن عَبْد الله بن مُحَمّد بن إسحاق، أنا أبو عَلي أحْمَد بن مُحَمّد بن عَبْد السلام البيروتي، نا خيرون[٥] بن عيسى بن يزيد البلوي ـ بمصر ـ نا يَحْيَىٰ بن سُلَيْمَان، عَن أبي معمر عباد بن عَبْد الصمد، عَن أنس أنه قال:

قعد العبّاس وشيبة صاحب البيت يفتخران، فقال له العبّاس: أنا أشرف منك، أنا عم رَسُول الله ﷺ، ووصيّ أبيه، وساقي الحجيج، فقال شَيبة: أنا أشرف منك، أنا أمين الله على بيته، وخازنه، أفلا ائتمنك كما ائتمنني؟ فهما على ذلك يتشاجران حتى أشرف عليهما عليّ، فقال له العبّاس: على رسلك يا ابن أخ، فوقف عليّ عليه السّلام، فقال له العبّاس: إن شَيبة فاخرني، فزعم أنه أشرف مني، فقال: فما قلت له أنت يا عمّاه؟ قال: قلت له: أنا عم

---

(١) سورة المائدة، الآية: ٥٥.

(٢) رواه ابن كثير نقلاً عن ابن عساكر: البداية والنهاية ٧/ ٣٠٩٥.

(٣) كذا بالأصل، وم، و« ز »، والمطبوعة، وفي البداية والنهاية: جملة بن محمد.

(٤) كذا بالأصل، وم، و« ز »، والمطبوعة: العيسي، بالياء.

(٥) كذا بالأصل والمطبوعة، وفي م: جيرون.

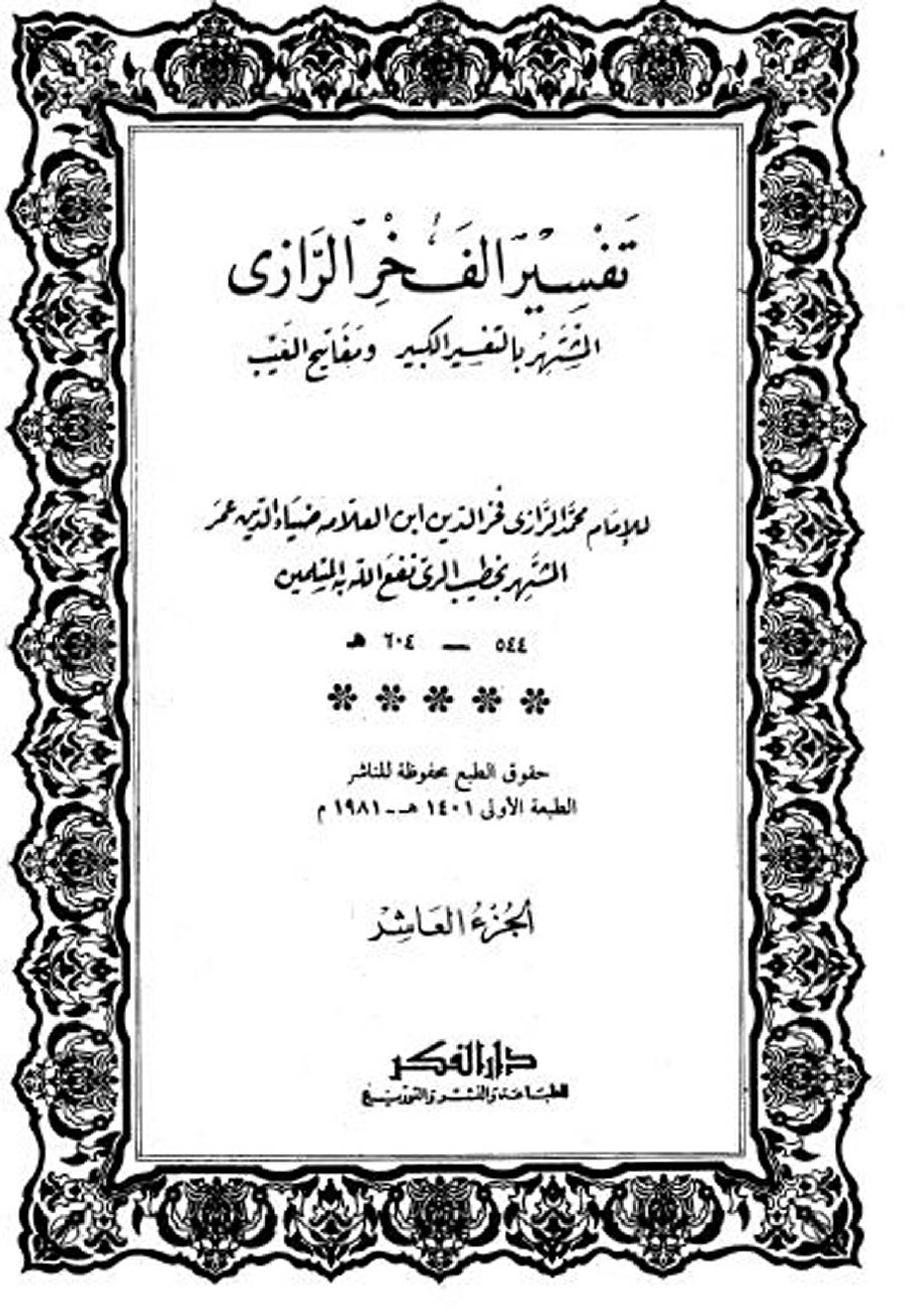
دلیل نمبر۲

(اولی الامر کی اطاعت)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



تفسير الفخر الرازي

المشتهر بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب

للإمام محمد الرازي فخر الدين ابن العلامة ضياء الدين عمر
المشتهر بخطيب الري نفع الله به المسلمين

٥٤٤ — ٦٠٤ هـ

* * * * *

الطبعة الأولى ١٤٠١ هـ - ١٩٨١ م

الجزء العاشر

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

القطع بأن طاعة الله عبارة عن موافقة أمره لا عن موافقة إرادته ، وأما المعتزلة فقد احتجوا على أن الطاعة اسم لموافقة الارادة بقول الشاعر :

رب من أنضجت غيظاً صدره قد تمنى لي موتاً لم يطع

رتب الطاعة على التمني وهو من جنس الارادة .

والجواب : أن العاقل عالم بأن الدليل القاطع الذي ذكرناه لا يليق معارضته بمثل هذه الحجة الركيكة .

﴿ المسألة الثانية ﴾ اعلم أن هذه الآية آية شريفة مشتملة على أكثر علم أصول الفقه ، وذلك لأن الفقهاء زعموا أن أصول الشريعة أربع : الكتاب والسنة والاجماع والقياس ، وهذه الآية مشتملة على تقرير هذه الأصول الأربعة بهذا الترتيب . أما الكتاب والسنة فقد وقعت الأشارة إليها بقوله (أطيعوا الله وأطيعوا الرسول) .

فإن قيل : أليس أن طاعة الرسول هي طاعة الله ، فما معنى هذاالعطف؟

قلنا : قال القاضي : الفائدة في ذلك بيان الدلالتين ، فالكتاب يدل على أمر الله ، ثم نعلم منه أمر الرسول لا محالة ، والسنة تدل على أمر الرسول . ثم نعلم منه أمر الله لا محالة ، فثبت بما ذكرنا أن قوله (أطيعوا الله وأطيعوا الرسول)يدل على وجوب متابعة الكتاب والسنة .

﴿ المسألة الثالثة ﴾ اعلم أن قوله (وأولى الأمر منكم) يدل عندنا على أن إجماع الأمة حجة ، والدليل على ذلك أن الله تعالى أمر بطاعة أولى الأمر على سبيل الجزم في هذه الآية ومن أمر الله بطاعته على سبيل الجزم والقطع لا بد وأن يكون معصوماً عن الخطأ ، إذ لو لم يكن معصوماً عن الخطأ كان بتقدير إقدامه على الخطأ يكون قد أمر الله بمتابعته ، فيكون ذلك أمراً بفعل ذلك الخطأ والخطأ لكونه خطأ منهى عنه ، فهذا يفضي إلى اجتماع الأمر والنهي في الفعل الواحد بالاعتبار الواحد،وإنه محال ، فثبت أن الله تعالى أمر بطاعة أولي الأمر على سبيل الجزم ، وثبت أن كل من أمر الله بطاعته على سبيل الجزم وجب أن يكون معصوماً عن الخطأ ، فثبت قطعاً أن أولى الأمر المذكور في هذه الآية لا بد وأن يكون معصوماً ، ثم نقول : ذلك المعصوم إما مجموع الأمة أو بعض الأمة ، لا جائز أن يكون بعض الأمة ؛ لأنا بينا أن الله تعالى أوجب طاعة أولي الأمر في هذه الآية قطعاً، وإيجاب طاعتهم قطعاً مشروط بكوننا عارفين بهم قادرين على الوصول إليهم والاستفادة منهم ، ونحن نعلم بالضرورة أنا في زماننا هذا عاجزون

قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

معالم العترۃ

اردو ترجمہ

ینابیع المودۃ

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی، قندوزی حنفی، سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریف صاحب فتنہ ملتان

حسب فرمائش

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین ملک صادق علی صاحب عرفانی

وان الذین لا یومنون بالاخرۃ عن الصراط لناکبون کی تفسیر

۱۔ حموینی اپنی سند میں اصبغ بن نباتہ سے آپ علی کرم اللہ وجہہ سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا صراط ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔"

۲۔ (بحذف اسناد) امیر المومنین علی علیہم السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہے کہ ہم اہل بیت کی ولایت (صراط) سے گر جائیں گے۔"

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہے کہ وہ امام (صراط) سے پھر جائیں گے۔

انک لتدعوھم الی صراط مستقیم کی تفسیر

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ صراط مستقیم سے امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت مراد ہے۔

باب ۳۸

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تفسیر

۱۔ [illegible] تفسیر [illegible] سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت امیر المومنین علیہ السلام کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا [illegible] حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنا رہے ہیں۔ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہو جو ہارون کو موسیٰ سے [illegible] تھا۔ جب موسیٰ نے [illegible] کہا کہ میری قوم میں خلیفہ ہو اور ان کی اصلاح کرو۔"

۲۔ [illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں اولی الامر اہل بیت علیہم السلام ہیں۔"

۳۔ حموینی اپنی سند میں سلیم بن قیس [illegible] سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو حضرت عثمان کی خلافت کے زمانہ میں مسجد مدینہ میں دیکھا۔ مہاجرین اور انصار کا ایک گروہ آپس میں اپنے اپنے فضائل بیان کر رہا تھا اور حضرت علی علیہ السلام بالکل خاموش تھے۔ ان لوگوں نے عرض کیا اے ابوالحسن آپ بھی کچھ بیان [illegible] حضرت نے فرمایا اے گروہ قریش و انصار میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ تمہیں یہ فضیلت کہاں سے [illegible]

دلیل نمبر ۳

(آخرت میں سوال)

کے

حوالہ جات

کے صفحات


الصواعق المحرقة
برق سوزاں
شبیر برادرز ۰ اردو بازار ۰ لاہور

اپنے تقدم کے باوجود ہم سے تعلق رکھتے ہیں۔

فخر الدین رازی نے بیان کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے اہلبیت پانچ باتوں میں آپ سے مساوی ہیں۔ سلام میں جیسا کہ فرمایا السلام علیك ایها النبی اور فرمایا سلام علی آل یاسین، تشہد کی صلوٰۃ میں طہارت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ طٰہٰ یعنی اے طاہر اور دوسری جگہ فرماتا ہے ویطہرکم تطہیرا صدقہ کی تحریم میں اور محبت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاتبعونی یحببکم اللہ اور فرمایا لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

۴:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وقفوھم انھم مسئولون اور انہیں کھڑا کرو یہ پوچھے جائینگے

دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری سے بیان کیا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وقفوھم انھم مسئولون یعنی انہیں کھڑا کرو ان سے حضرت علی کی ولایت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ گویا یہ الواحدی کی مراد ہے کیونکہ اس سے وقفوھم انھم مسئولون کے متعلق مروی ہے۔ کہ وہ حضرت علی اور اہلبیت کی ولایت کے متعلق پوچھے جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو بتادیں کہ وہ تبلیغ رسالت پر اقرباء کی محبت کے سوا کوئی اجر طلب نہ کریں گے۔ اور پوچھے جانے کا مفہوم یہ ہے کہ کیا انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق حق موالات ادا کیا ہے یا اسے ضائع کردیا ہے اور اسے ایک مہمل چیز

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

معالم العترۃ

اردو ترجمہ

ینابیع المودۃ

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی قندوزی حنفی سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریف صاحب فقیہ ملتان

حسب فرمائش

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین ملک صادق علی صاحب عرفانی

سب سے
بن ابی طالب علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی!
پہلے جو چیز بندے سے پوچھی جائے گی وہ اس بات کی شہادت دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم مومنین کے سردار ہو۔ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور میں لایا اگر اس نے ان باتوں کا اقرار کیا اور اس بات کا اعتقاد رکھا تو وہ ان نعمتوں کی طرف چلا جائے گا جن کے لئے کبھی بھی زوال نہیں۔"

۳۔ مناقب میں اصبغ بن نباتہ کی روایت میں علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیت میں نعیم سے مراد ہم لوگ ہیں۔"

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم نعیم سے مراد کھانا پینا مراد نہیں ہے بلکہ ہماری ولایت مراد ہے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہم مومن کے لئے نعیم ہیں اور کافر کے لئے علقم (حنظل)

وقفوھم انہم مسئولون کی تفسیر

(اور اے فرشتو) ان لوگوں کو ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھا جائیگا)

۱۔ (بحذف اسناد) ابوسعید خدری رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا اس آیت میں کہ ان سے سوال کیا جائے گا۔ ان سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۲۔ (بحذف اسناد) ابن عباس نے رسول اللہ صلعم سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں علی بن ابی طالب کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

۳۔ (بحذف اسناد) ایک جماعت اہل بیت سے روایت ہے کہ لوگوں سے حب اہل بیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

۴۔ (بحذف اسناد) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو جمع کرے گا اور پل صراط کو جہنم پر نصب کرے گا جہنم پر سے کوئی شخص عبور نہیں کر سکے گا جب تک اس کے پاس علی بن ابی طالب کی محبت کی ٹکٹ نہیں ہوگی

۵۔ (بحذف اسناد) حضرت علی رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو بندے کے دونوں قدم اس وقت تک حرکت نہیں کریں گے۔ جب تک اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا۔ اپنی عمر کو کس بات میں ختم کیا۔ جوانی کو کس امتحان میں ڈالا۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۶۔ (بحذف اسناد) زاذان حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے متعلق آل حم عسق میں ایک ایسی آیت ہے۔ اس آیت کو ہمارے مودت کے متعلق ہر مومن کے سوا اور کوئی یاد نہیں کرے گا۔ پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ

۷۔ (بحذف اسناد) محب طبری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اجر تم پر یہ مقرر کیا ہے تم (میرے) قربیٰ سے محبت رکھو اور کل (قیامت کے روز) اس کے متعلق تم سے سوال کروں گا۔"

۸۔ (بحذف سند) موفق بن احمد نے اپنی کتاب المناقب میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بندے کا ایک قدم دوسرے قدم سے قیامت کے روز آگے نہ بڑھے گا۔ حتیٰ کہ اس سے سوال کیا جائے گا کہ اس نے اپنی عمر کن باتوں میں ختم کیا۔ اپنے جسم کو کن حالات میں مصروف رکھا۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ اور ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

۹۔ (بحذف اسناد) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت علی فردوس کے اوپر قیام فرما ہوں گے۔ فردوس ایک پہاڑ کا نام ہے جو جنت کے اوپر بلند ہوگا۔ رب العالمین کا عرش اس کے اوپر ہے جنت کی نہریں عرش کے دامن سے بہتی ہیں اور نہریں جنت میں آکر الگ الگ بہتی ہیں حضرت علی ایک نور کی کرسی پر قیام فرما ہوں گے۔ آپ کے سامنے (نہر) تسنیم جاری ہوگی۔ پل صراط سے صرف وہ شخص عبور کر سکے گا جس کے پاس ولایت علی اور ولایت اہل بیت کا پروانہ ہوگا۔ حضرت اپنے دوستوں کو جنت میں اور آپ سے بغض رکھنے والوں کو جہنم میں داخل کریں گے۔"

۱۰۔ (بحذف اسناد) امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز بندے کا قدم لگاتار ایک جگہ قائم رہے گا۔ حتیٰ کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائیگا کہ تم نے اپنی عمر کو کس معاملہ میں فنا کیا۔ (۲) اپنے جسم کو کہاں مبتلا رکھا۔ تم نے اپنا مال کہاں سے کمایا اور کہاں اس کو رکھا (خرچ کیا) اور ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

۱۱۔ (بحذف اسناد) انس بن مالک (جو صحابی ہے آپ کا باپ آپ کے دادا تھے) وہ نبی کریم صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو جہنم پر ایک پل نصب کر دیا جائے گا۔ پل کو صرف وہ شخص عبور کر سکے گا جس کے پاس ایک ٹکٹ ہوگا۔ جس پر علی بن ابی طالب کی ولایت (محبت) تحریر ہوگی۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی یہ آیت ہے۔ وقفوھم انھم مسئولون (انہیں ٹھہراؤ ان سے کچھ دریافت کرنا ہے۔ ان سے علی کی ولایت کے متعلق سوال کرنا ہے۔)

شواهد التنزيل
الجزء: ٢

الحاكم الحسكاني

٧٨٧ - حدثنا الحاكم الوالد أبو محمد رحمه الله. قال: أخبرنا عمر بن أحمد بن عثمان ببغداد (قال:) حدثنا الحسين بن (محمد بن) محمد بن عفير (١) حدثنا أحمد بن الفرات، حدثنا عبد الحميد الحماني، عن قيس عن أبي هارون:

عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى: (وقفوهم إنهم مسؤولون) قال: عن ولاية علي بن أبي طالب (٢).

---

(١) وقد عقد له أبو نعيم ترجمة في حرف الحاء من تاريخ إصبهان: ج ١. ص ٢٨١ ط ٢ قال: الحسين بن محمد بن عفير أبو عبد الله الأنصاري سكن بغداد (و) قدم إصبهان.
يروي عن الحجاج بن يوسف عبد الله بن داوود.
وذكره أيضا الخطيب تحت الرقم: (٤١٩٥) من تاريخ بغداد: ج ٨ ص ٩٥ وما وضعناه بين المعقوفين مأخوذ منه، وقد تقدم في تعليق الحديث: (٥٥٠) في ج ١، ص ٣٩٧،

(٢) قال في تفسير الآية الكريمة من مجمع البيان: ما معناه: وحدثنا عن الحاكم أبي القاسم الحسكاني بإسناده إلى أبي سعيد الخدري، وإلى سعيد بن جبير عن ابن عباس مرفوعا إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنهم يسألون عن ولاية علي عليه السلام.
ورواه أيضا الحافظ ابن مردويه بعدة طرق عن ابن عباس كما رواه عنه الأربلي في عنوان: (ما نزل من القرآن في شأن علي) من كتاب كشف الغمة: ج ١، ص ٣١٥
والحديث رواه أيضا محمد بن سليمان تحت الرقم: (٧٢) من مناقب علي عليه السلام الورق ٣٢ / أ / قال:
حدثنا عثمان بن سعيد بن عبد الله، قال: حدثنا محمد بن عبد الله المروزي قال: حدثنا زيد بن حرشة الأصبهاني. قال: وحدثنا يحيى بن عبد الحميد الحماني قال: حدثنا قيس بن الربيع، عن أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في قول الله تعالى: (وقفوهم إنهم مسؤولون) قال: عن ولايته.
وأيضا رواه بسند آخر تحت الرقم: (٨٧) في الورق ٣٥ / أ / قال:
(قال:) أبو أحمد (عبد الرحمان بن أحمد الهمداني): سمعت إبراهيم بن مسلم يحدث عن عبيد الله بن إسحاق العطار قال: حدثنا قيس بن الربيع عن سليك عن أبي هريرة:
عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في قوله (تعالى): (وقفوهم إنهم مسؤولون) قال: عن ولاية علي عليه السلام.

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الگنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

في مناقب علي عليه السلام (٨١٧) .

وروى ابن جرير الطبري ، وتابعه الحافظ ابو العلا الهمداني ، وذلك ذكره الخوارزمي عن ابي اسحاق .

ورفعه ابن جرير وحده الى ابن عباس في قوله تعالى : (وقفوهم انهم مسؤلون) (٨١٨) يعني عن ولاية علي ﷺ (٨١٩) .

وبهذا الاسناد في تفسير قوله عز وجل : (أم حسب الذين اجترحوا السيئآت ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون) (٨٢٠) .

قيل : نزلت في قصة بدر في حمزة وعلي عليه السلام ، وعبيدة بن الحرث لما برزوا لقتال عتبة وشيبة والوليد .

(كالذين آمنوا) : حمزة وعلي وعبيدة ، (والذين اجترحوا السيئآت هم عتبة ، وشيبة ، والوليد (٨٢١) .

وذكر الحافظ الخوارزمي في كتابه في قوله تعالى : (لقد رضي الله عن المؤمنين إذ يبايعونك تحت الشجرة) (٨٢٢) نزلت في اهل الحديبية ، قال جابر : كنا يوم الحديبية ألفاً وأربعمائة ، فقال لنا النبي (ص) أنتم اليوم

---

(٨١٧) الدر المنثور ٦ : ٧٩ ، فضائل الخمسة ١ : ٢٧٨ ، مناقب الخوارزمي ١٧٨ ، من طريق الحافظ ابن مردويه ، عن يزيد بن شراحيل الأنصاري .

(٨١٨) سورة الصافات ٢٤ .

(٨١٩) الصواعق المحرقة ٨٩ .

(٨٢٠) سورة الجاثية ٢١ .

(٨٢١) تذكرة الخواص ١١ ، الغدير ٢ : ٥٦ .

(٨٢٢) سورة الفتح ١٨ .

مناقب علي بن أبي طالب (ع) وما نزل من القرآن في علي (ع)

أبي بكر أحمد بن موسى ابن مردويه الأصفهاني

سورة الصافات

٧٩ / قوله تعالى: (وقفوهم إنهم مسؤولون) [الآية: ٢٤].

٥١٢. ابن مردويه، عن ابن عباس، أن النبي (صلى الله عليه وسلم) قال: (وقفوهم إنهم مسؤولون) عن
ولاية علي بن أبي طالب. (١)

٥١٣. ابن مردويه، عن مجاهد في الآية قال: يعني مسؤولون عن ولاية علي بن أبي طالب. (٢)

٨٠ / قوله تعالى: (سلم على إل ياسين) [الآية: ١٣٠].

٥١٤. ابن مردويه، عن ابن عباس في قوله: (سلم على إل ياسين) قال: نحن آل محمد آل ياسين. (٣)

---

١. مفتاح النجا، ص ٤١.
ورواه ابن حجر في الصواعق المحرقة (ص ١٤٩)، قال: أخرج الديلمي عن أبي سعيد الخدري: إن النبي (صلى الله عليه وسلم)
قال: (وقفوهم إنهم مسؤولون) عن ولاية علي.

٢. توضيح الدلائل، ١٦٤.
روى ابن الجوزي في تذكرة الخواص (ص ٢٦)، قال: قوله تعالى: (وقفوهم إنهم مسؤولون) قال مجاهد: عن حب علي (عليه السلام).

٣. الدر المنثور، ج ٥، ص ٢٨٦، قال فيه: أخرج ابن أبي حاتم، والطبراني، وابن مردويه، عن ابن عباس....
ورواه ابن مردويه كما في فتح القدير (ج ٤، ص ٤١٢) وروح المعاني (ج ٢٣، ص ١٢٩) وأرجح المطالب (ص ٧٣).
ورواه القرطبي في تفسيره (ج ١٥، ص ١١٩)، قال: إنهم آل محمد (صلى الله عليه وسلم). قاله ابن عباس.
ورواه ابن كثير في تفسيره (ج ٦، ص ٣٤)، قال: (سلم على إل ياسين) يعني: آل محمد (صلى الله عليه وسلم).
وأورده ابن حجر في الصواعق المحرقة (ص ١٤٨)، قال: نقل جماعة من المفسرين، عن ابن عباس – رضي الله عنهما – أن المراد بذلك سلام على آل محمد، وكذا قاله الكلبي.

نظم

درر السمطين

في فضائل المصطفى والمرتضى والبتول والسبطين

تأليف

جمال الدين محمد بن يوسف بن الحسن بن محمد
الزرندي الحنفي المدني

المتوفى ٧٥٠ هـ

تحقيق

علي عاشور

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

وروى الإمام الحافظ أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي ﷺ بسنده إلى البراء بن عازب ﷺ قال: أقبلنا مع النبي ﷺ في حجّة الوداع حتّى إذا كنّا (بغدير خم) يوم الخميس ثامن عشر من ذي الحجّة فنودي فينا الصلاة جامعة وكسح للنبي ﷺ تحت شجرتين فأخذ النبي ﷺ بيد علي ثم قال: «ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟» قالوا: بلى، قال: «ألست أولى بكلّ مؤمن من نفسه؟».

قالوا: بلى، قال: «أليس أزواجي أمّهاتكم؟» فقالوا: بلى، فقال رسول الله ﷺ : «اللّهمّ والِ من والاه وعاد من عاداه»، فلقيه عمر بن الخطاب ﷺ بعد ذلك فقال له: هنيئاً لك يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولى كلّ مؤمن ومؤمنة[1].

هذه إحدى رواياته وفي رواية، له قال: «مَنْ كنت مولاه فعليّ مولاه اللّهمّ أعنه وأعن به، وارحمه وارحم به، وانصره وانتصر به، اللّهمّ والِ مَنْ والاه وعاد من عاداه»[2].

قال الإمام أبو الحسن الواحدي ﷺ: هذه الولاية التي أثبتها النبي ﷺ لعليّ ﷺ مسؤول عنها يوم القيامة.

وروى في قوله تعالى: ﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ﴾[3] أي عن ولاية علي ﷺ، والمعنى أنّهم يسألون هل والوهُ حقّ الموالاة كما أوصاهم النبي ﷺ أم أضاعوها وأهملوها[4].

ولم يكن لأحد من العلماء المجتهدين والأئمة المحدّثين إلّا وله في ولاية أهل البيت ﷺ الحظّ الوافر والفخر الزاهر، كما أمر الله عزّوجلّ بذلك في قوله: ﴿قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾[5] وتجده في الذين معوّلاً عليهم متمسّكاً بولايتهم منتمياً إليهم، فقد كان الإمام الأعظم أبو حنيفة ﷺ[6] من المتمسّكين بولايتهم والمتنسكين

---

١ ـ تفسير الثعلبي (مخطوط)، ومسند أحمد: ٤/ ٢٨١، وذخائر العقبى: ٦٧.

٢ ـ كنز العمال: ١١/ ٦١٠/ ح ٣٢٩٥٤.

٣ ـ سورة الصافات: ٢٤.

٤ ـ رشفة الصادي: ٥٧ بتحقيقنا، والصواعق المحرقة: ٨٩ وفرائد السمطين: ٢/ ٣٠٠/ ح ٥٥٦، وينابيع المودة: ٢/ ٤٣٦.

٥ ـ سورة الشورى: ٢٣، وقد مرّ الإيعاز إليه.

٦ ـ النعمان بن ثابت بن زوطي بن ماه إمام المذهب الحنفي الكوفي، مولىٰ تيم الله بن ثعلبة، ولد في الكوفة ☜

المناقب

الموفق الخوارزمي

يضحكون على الأرائك ينظرون " (١) قيل نزلت في أبي جهل والوليد بن المغيرة والعاص بن وائل وغيرهم من مشركي مكة، كانوا يضحكون من بلال وعمار وأصحابهما (٢).

٢٥٤ - وقيل إن علي بن أبي طالب عليه السلام جاء في نفر من المسلمين إلى رسول الله صلى الله عليه وآله فسخر به المنافقون وضحكوا وتغامزوا ثم قالوا لأصحابهم: رأينا اليوم الأصلع فضحكنا منه فأنزل الله هذه الآية قبل ان يصل إلى النبي صلى الله عليه وآله (٣) عن مقاتل والكلبي.

٢٥٥ - " قال رضي الله عنه " قيل لما نزلت قوله: " قل لا أسئلكم عليه اجرا " إلا المودة في القربى " (٤) قالوا هل رأيتم أعجب من هذا يسفه أحلامنا ويشتم آلهتنا ويرى قتلنا ويطمع أن نحبه فنزل: " قل ما سئلتكم من أجر فهو لكم " (٥) أي ليس في ذلك اجر لأن منفعة المودة تعود إليكم وهو ثواب الله تعالى ورضاه.

٢٥٦ - وروى أبو الأحوص عن أبي إسحاق في قوله تعالى: " وقفوهم انهم مسؤولون " (٦) يعني عن ولاية علي (٧).

٢٥٧ - قوله تعالى: " أم حسب الذين اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون " (٨) قيل: نزلت في قصة بدر في علي وحمزة وعبيدة بن الحارث لما برزوا لقتال عتبة وشيبة والوليد. فـ " الذين آمنوا " حمزة وعلي وعبيدة، " والذين اجترحوا السيئات " عتبة وشيبة والوليد (٩).

---

(١) المطففين: ٣٤ - ٣٥.
(٢) روى نظيره الحاكم الحسكاني في شواهد التنزيل ٢ / ٣٢٧ في تفسير الآية / ٢٩.
(٣) تفسير الكشاف للزمخشري ٣ / ٣٢٣. (٤) الشورى: ٢٣. (٥) سبأ: ٤٧.
(٦) الصافات: ٢٤. (٧) رواه الحاكم الحسكاني في شواهد التنزيل ٢ / ١٠٦.
(٨) الجاثية: ٢١. (٩) نظيره في شواهد التنزيل ٢ / ١٦٨.

تذكرة الخواص



دار الكتب العلمية

وذكر الثعلبي أيضاً بإسناده إلى علي عليه السلام من رواية زاذان قال: سمعته عليه السلام يقول: «والذي فلق الحبة وبرأ النسمة لو ثنيت لي وسادة لحكمت بين أهل التوراة بتوراتهم، وبين أهل الإنجيل بإنجيلهم، وأهل الزبور بزبورهم، وبين أهل الفرقان بفرقانهم، والذي نفسي بيده، ما من رجل من قريش جرت عليه المواسي إلا وأنا أعرف له آية تسوقه إلى الجنة، أو تقوده إلى النار»[1] فقال له رجل: يا أمير المؤمنين فما آيتك التي أنزلت فيك فقال: ﴿أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ﴾ [هود: ١٧] فرسول الله على بينة وأنا شاهد منه ومنها في آخر مريم قوله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا﴾ [مريم: ٩٦] قال ابن عباس هذا الود جعله الله لعلي في قلوب المؤمنين.

وقد روى أبو إسحاق الثعلبي هذا المعنى مسنداً في تفسيره إلى البراء بن عازب[2] قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلي عليه السلام: «قل اللهم اجعل لي عندك عهداً واجعل لي في صدور المؤمنين مودة»[3]. فأنزل الله هذه الآية ومنها في الأحزاب قوله تعالى: ﴿فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ﴾ [الأحزاب: ٢٣] قال عكرمة الذي ينتظر أمير المؤمنين فأما قوله تعالى في هذه الآية: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ [الأحزاب: ٣٣] فسنذكره فيما بعد إنشاء الله تعالى؛ ومنا في الصافات قوله تعالى: ﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ﴾ [الصافات: ٢٤] قال مجاهد عن حب علي عليه السلام ومنها في الجاثية قوله تعالى: ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً﴾ [الجاثية: ٢١] عن ابن عباس نزلت في علي عليه السلام يوم بدر، فالذين اجترحوا السيئات عتبة وشيبة، والوليد بن المغيرة والذين آمنوا وعملوا الصالحات علي عليه السلام ومنها في الواقعة قوله تعالى: ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ [الواقعة: ١٠] روى سعيد بن جبير عن ابن عباس أول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله علي عليه السلام وفيه نزلت هذه الآية ومنها في المجادلة قوله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ [المجادلة: ١٢] قال علماء التأويل نزلت في علي عليه السلام تصدق بدينار ثم ناجى الرسول صلى الله عليه وآله فاقتدى به المسلمون ثم نزلت الرخصة وقد أشار إلى القصة أبو إسحاق الثعلبي في تفسيره.

---

(١) أخرجه ابن حجر في (فتح الباري ٧/ ٧٢، ١٢/ ٢٦٠، ٢٤٦).

(٢) البراء بن عازب بن الحارث الخزرجي (.... ـ ٧١هـ/ .... ـ ٦٩٠م) أبو عمارة، قائد صحابي من أصحاب الفتوح. أسلم صغيراً وغزا مع رسول الله ﷺ خمس عشرة غزوة، ولاه عثمان الري، وقام بفتوحات عديدة. توفي في زمن مصعب بن الزبير (الأعلام ٢/ ٤٦، طبقات ابن سعد ٤/ ٨٠، ومعجم البلدان مادة زنجان).

(٣) أخرجه السيوطي في (الدر المنثور ٤/ ٢٨٧).

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،

کہ کتاب حقائق انتساب۔ دقائق جواہر مناقب مخفی وخزائن اسرار محامد خفی وجلی

مُسمّٰی بہ

کوکبِ دُرّی فی فضائلِ علی کرم اللہ وجہہ

ترجمہ مناقب مرتضوی

مصنفہ حضرت الفاضل الالمعی والمعارف اللوذعی سید محمد صالح کشفی

الترمذی السنی الحنفی ابن العارف باللہ میر عبد اللہ مشکین قلم

اسکنہما اللہ تعالیٰ فی جنات الاکرم

مع

اضافہ مقدمہ وتتمہ خاتمہ از جناب سلطان المتکلمین وسید المحققین علامہ

سید محمد سبطین صاحب قبلہ سرسوی اعلی اللہ مقامہ

مترجمہ

جناب الحاج مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب سبزواری مرحوم ومغفور

اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ۔ یعنی جس طرح اہلِ آسمان نجوم یعنی ستاروں کے وجود سے قائم ہیں۔ اسی طرح اہلِ زمین میرے اہلبیت کے وجود سے قائم ہیں۔ یعنی دنیا کا قائم رہنا میرے اہلبیت علیہم السلام کے وجودِ ذی جود سے وابستہ ہے۔

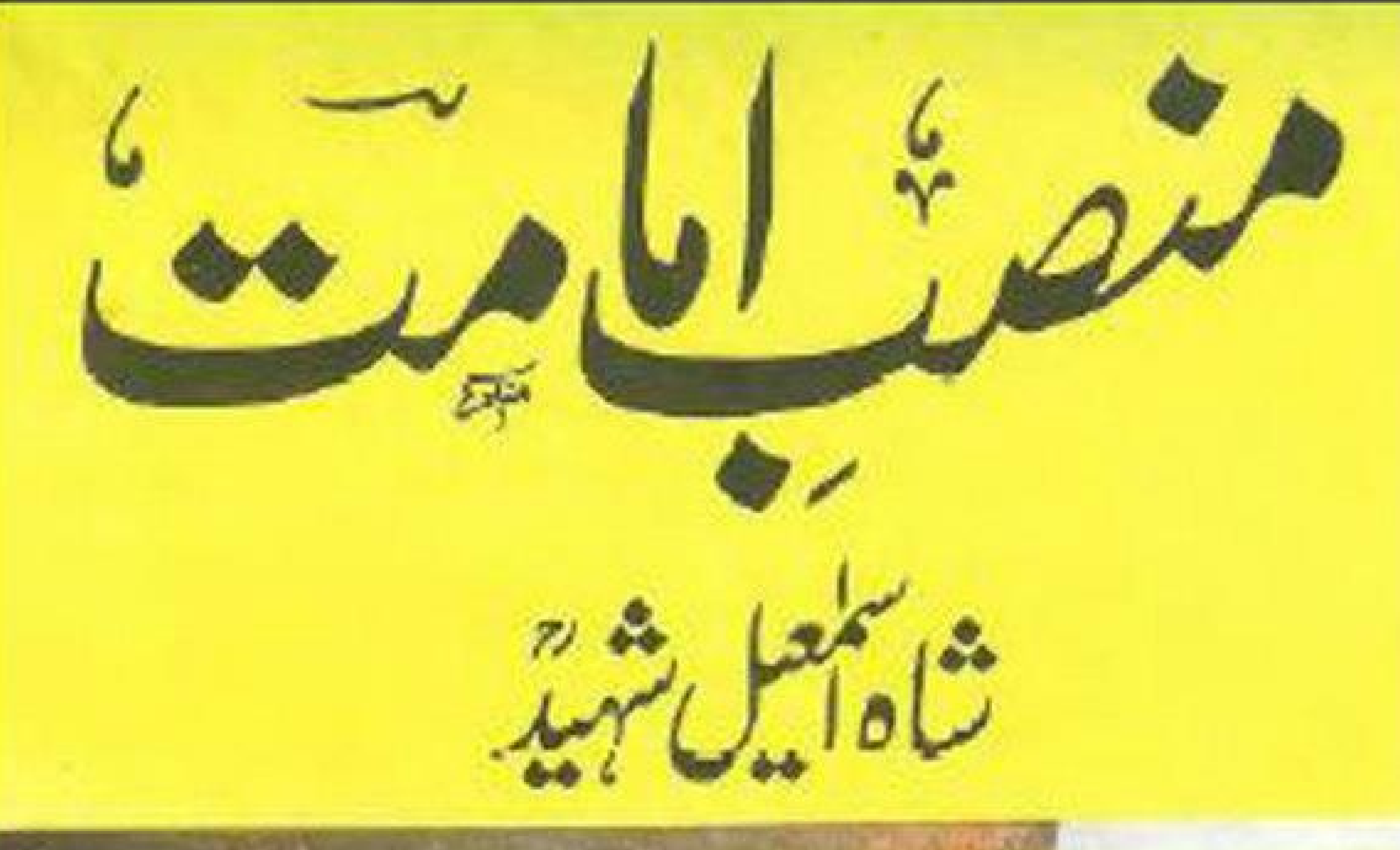
منقبت[۲۵]۔ قولہ تعالیٰ۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ یعنی حق تعالیٰ اپنے حبیبؐ سے احسان کا وعدہ کرتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ اے محمدؐ تیرا پروردگار تجھ کو بیشک اس قدر عطا فرمائے گا۔ کہ تو راضی ہو جائے۔ **نیز** صواعق محرقہ میں مرقوم ہے کہ قرطبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوئی خدائے عزوجل کی توحید اور میری نبوت اور علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام (جو میرے اہلبیت ہیں) کی ولایت کا اقرار کرے بیشک اس کو قیامت کے دن عذاب نہ کیا جائے گا۔

منقبت[۲۶]۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ **یعنی** جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل صالح بجا لائے۔ جلدی ہی ایسا ہوگا کہ حضرت رحمٰن ان کے واسطے ایک محبت پیدا کرے **مناقب** خطیب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت امیرالمومنین کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ کہ پروردگار عالمین نے اس جناب کے واسطے مومنوں کے دلوں میں محبت اور مودت پیدا کی ہے۔ **اور** ابن مردویہ نے اپنے مناقب میں براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا یا علیؑ۔ یوں دعا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَكَ عَهْدًا وَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَكَ وُدًّا وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَوَدَّةً۔ **یعنی** اے خدا اپنے نزدیک عہد اور محبت قرار دے۔ اور میرے لیے مومنوں کے سینوں میں مودت پیدا کر۔ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ۔ اس وقت یہ آیہ نازل ہوا۔

منقبت[۲۷]۔ قولہ تعالیٰ۔ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ۔ **یعنی** قیامت کے دن حکم ہوگا۔ کہ خلقت کو کھڑا کرو۔ کہ ان سے پوچھا جائے گا۔ **مناقب** ابن مردویہ میں ابن عباسؓ سے اور **مسند** احمد بن حنبل میں ابو سعید خدریؓ سے منقول ہے۔ کہ خلائق سے علیؑ ابن ابی طالب کی دوستی کی بابت سوال کیا جائے گا۔

فردوس الاخبار میں ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قول حق تعالیٰ کے معنی یہ ہیں۔ یُسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِقْرَارِ بِوِلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ۔ **یعنی** علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کے اقرار کرنے کی بابت لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔

مؤلف کہتا ہے کہ بعض کتب احادیث میں دیکھا گیا ہے کہ تمام انبیاءؑ نے شب معراج میں قابِ قوسین سیدالثقلین سے کہا۔ کہ ہم سب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کی شہادت پر اور آپ کی نبوت اور علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کے اقرار کرنے پر مبعوث ہوئے۔


منصبِ امامت
شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

سے نسبت ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:-

الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسھم قالوا بلیٰ، فقال اللھم من کنت مولاہ فعلیؓ مولاہ

کیا تم کو معلوم نہیں کہ مومنین کے لیے میں ان کی جانوں سے بہتر ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں! پھر فرمایا اے اللہ میں جس کا دوست ہوں، علیؓ بھی اس کا دوست ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ (الصّٰفّٰت)

جس دن ہم سب لوگوں کو بلائینگے مع ان کے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کرکے ان سے سوال کیا جائے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

انھم مسئولون عن ولایۃ علیؓ

ان سے حضرت علیؓ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

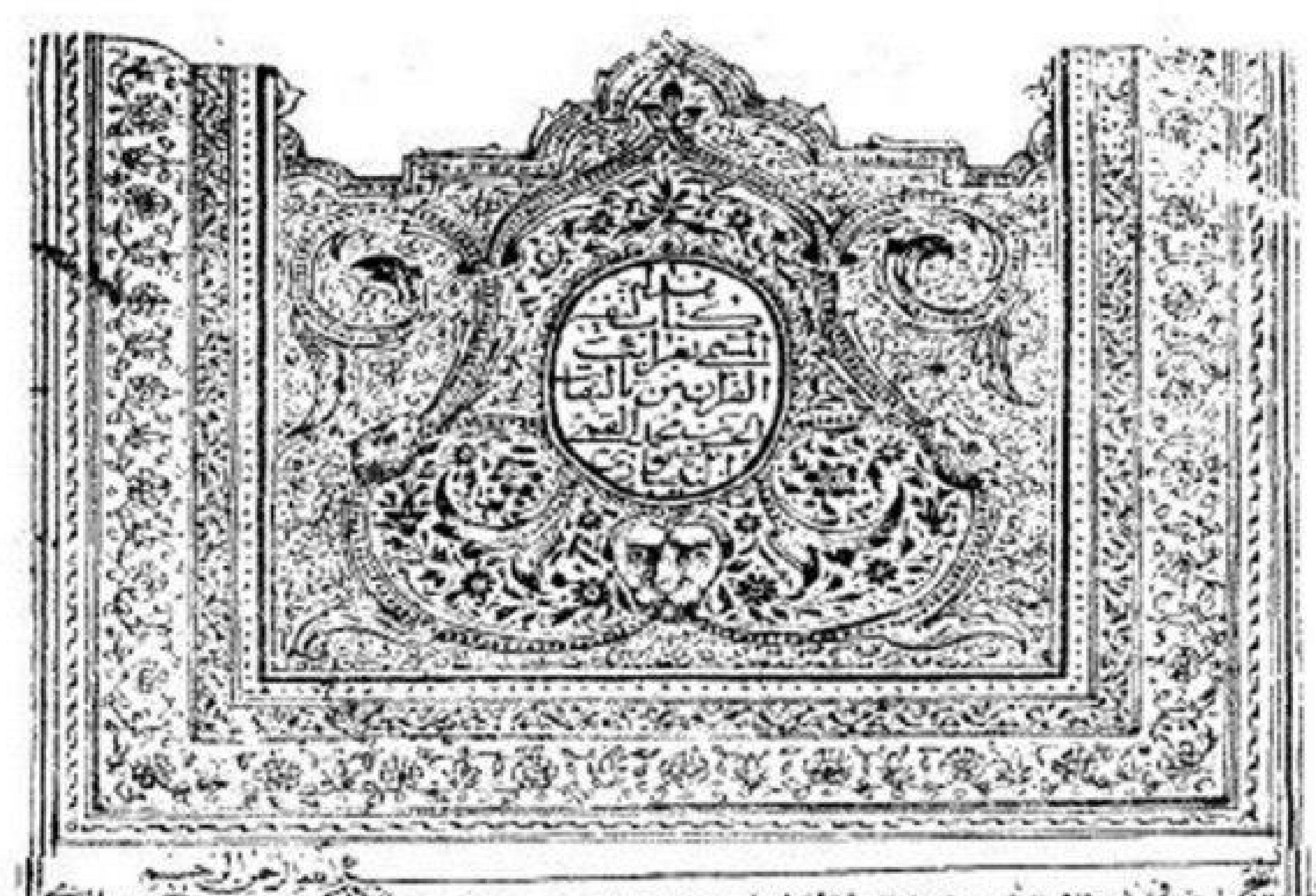
دلیل نمبر ۴

(انبیاء اور ولایت علیؑ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

يظهرون جعلوا ... والزخرف الزينة [illegible] جعلنا لهم زينة [illegible] بكل [illegible] جعلنا لهم مع ذلك [illegible]
على هذا التفسير [illegible] بكون [illegible] على قوله من فضة [illegible] بعضها من فضة وبعضها من ذهب [illegible]
[illegible] على الكفر [illegible] الدنيا [illegible] الدنيا عند الله [illegible]
[illegible] الدنيا [illegible] عند الله [illegible] بكونهم كلهم [illegible]
في الاسلام [illegible] الدنيا [illegible] المؤمنين [illegible] ذلك [illegible] الآية [illegible]
[illegible] الناس [illegible] لا [illegible] الكفر [illegible] كل [illegible]
[illegible] ما [illegible] فكيف [illegible]
[illegible] الدنيا [illegible]
[illegible] ومن يعش عن ذكر الرحمن [illegible] القرآن [illegible] قال [illegible]
[illegible] قال [illegible] الاعراض
[illegible] نقيض [illegible] وانهم اي الشياطين ليصدونهم اي العاشين عن [illegible] ويحسبون اي الكفار
ان الشياطين [illegible] [illegible] الكافر [illegible]
[illegible] الدنيا [illegible] الكافر [illegible]
[illegible] شيطان [illegible] الى [illegible] يقول [illegible] يا ليت بيني وبينك بعد المشرقين [illegible]
المشرق والمغرب [illegible] هذا قول [illegible]
[illegible] ولن ينفعكم اليوم اذ ظلمتم انكم في العذاب مشتركون [illegible]
[illegible] ينفعكم [illegible] لان حقكم ان تشتركوا [illegible] العذاب كما كنتم مشتركين [illegible]
[illegible] ينفعكم كونكم مشتركين في العذاب [illegible]
[illegible] اليوم [illegible] ظلمكم [illegible] افانت تسمع الصم او تهدي العمي [illegible]
[illegible] الايمان [illegible] فاما نذهبن بك [illegible]
[illegible] الآخرة [illegible] قول الجمهور [illegible] منهم منتقمون [illegible]
[illegible] فاما نذهبن بك [illegible] فانا منهم منتقمون [illegible]
[illegible] الدنيا والآخرة [illegible] فاستمسك بالذي اوحي اليك [illegible] انك على صراط مستقيم [illegible]
[illegible] وانه لذكر لك ولقومك [illegible] وسوف تسألون [illegible]
[illegible] الذكر [illegible] في كل زمان [illegible]
[illegible] الكفار [illegible]
[illegible] واسأل من
ارسلنا [illegible] واسأل من ارسلنا [illegible] من قبلك من رسلنا [illegible] اهل الكتاب [illegible]
[illegible] الكتاب [illegible]
[illegible] واسأل [illegible] من ارسلنا [illegible]
[illegible] الانبياء ليلة المعراج [illegible] قال الزمخشري [illegible]
[illegible] علماء [illegible] الانبياء [illegible]
[illegible] ولقد ارسلنا موسى بآياتنا الى فرعون وملائه [illegible]
[illegible] فرعون [illegible] مصر [illegible]
[illegible] فلما جاءهم [illegible] اني رسول رب العالمين [illegible]
[illegible] فلما جاءهم بآياتنا اذا هم منها يضحكون [illegible]
[illegible] وما نريهم من آية الا هي اكبر من اختها [illegible]
[illegible] وكل [illegible] اكبر [illegible]
[illegible] اكبر

[illegible]

الكشف والبيان

المعروف

تفسير الثعلبي

للإمام الهمام أبو إسحاق أحمد المعروف بالإمام الثعلبي

ت ٤٢٧ هـ

دراسة وتحقيق

الإمام أبي محمد بن عاشور

مراجعة وتدقيق

الأستاذ نظير الساعدي

الجزء الثامن

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

الحسين الأزدي الموصلي، حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان البغدادي. حدثنا علي بن جابر، حدثنا محمد بن خالد بن عبد الله ومحمد بن إسماعيل، قالا: حدثنا محمد بن فضل، عن محمد ابن سوقة، عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله: ﷺ «أتاني ملك فقال: يامحمد ﴿واسأل من أرسلنا من قبلك من رّسلنا﴾ على ما بعثوا، قال: قلت: على ما بعثوا، قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب»[1] [١٩٨].

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلإِيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞ فَلَمَّا جَاءَهُم

شواهد التنزيل
الجزء: ١

الحاكم الحسكاني

عن علقمة والأسود، عن عبد الله، قال: قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: يا عبد الله أتاني الملك فقال: يا محمد واسأل (١) من أرسلنا من قبلك من رسلنا على ما بعثوا؟ قلت: على ما بعثوا؟ قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب.

ورواه أيضا محمد بن العباس بن الماهيار - على ما رواه عنه البحراني في تفسير الآية الكريمة من تفسير البرهان: ج ٤ ص ١٤٧ - قال:
[و] عن جعفر بن محمد الحسيني عن علي بن إبراهيم القطان، عن عباد بن يعقوب، عن محمد بن الفضيل، عن محمد بن سويد [كذا] عن علقمة:
عن عبد الله بن مسعود قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في حديث الأسرى: فإذا ملك قد أتاني فقال: يا محمد سل من أرسلنا من قبلك من رسلنا على ماذا بعثتم؟ فقلت لهم: معشر الرسل والنبيين على ماذا بعثكم الله قبلي؟ قالوا: على ولايتك يا محمد وولاية علي بن أبي طالب.
ورواه أيضا الخوارزمي في الحديث: (٣٥) من الفصل: (١٩) من مناقب أمير المؤمنين ص ٢٢١، قال: أخبرني شهردار بن شيرويه الديلمي إجازة، أخبرني أحمد بن خلف إجازة، حدثنا محمد بن المظفر، حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان، حدثنا علي بن جابر، حدثني محمد بن خالد بن عبد الله، حدثني محمد بن فضيل حدثني محمد بن سوقة، عن إبراهيم، عن الأسود:
عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله، يا عبد الله أتاني ملك فقال: يا محمد سل من أرسلنا من قبلك من رسلنا على ما بعثوا؟ قال: قلت: على ما بعثوا؟ قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب.
ورواه عنه البحراني في الباب. (٤٤) من كتاب غاية المرام ص ٢٤٩ كما رواه الطبري مرسلا عن عبد الله بن مسعود في كتاب بشارة المصطفى ص ٢٤٩ ط ١.
(١) كذا في الأصل الكرماني، وفي الأصل اليمني: " أتاني ملك فقال: يا محمد سل من أرسلنا... ".
ورواه أيضا الثعلبي في تفسير الآية الكريمة من تفسيره: ج ٤ / الورق ٣٣٥ / أ / قال:
أخبرنا الحسين بن محمد الدينوري حدثنا أبو الفتح محمد بن الحسين بن محمد بن الحسين الأزدي الموصلي حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان البغدادي حدثنا علي بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن عبد الله ومحمد بن إسماعيل قالا: حدثنا محمد بن فضيل، عن محمد بن سوقة، عن إبراهيم:

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

معالم العترۃ

شرح و ترجمہ

ینابیع المودۃ

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی قندوزی حنفی سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ ملتان

حسب فرمائش

عالیجناب حاجی الحرمین الشریفین ملک صادق علی صاحب عرفانی

رسولوں سے دریافت کرو کہ تم سے پہلے کس بات پر رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ میں نے کہا اے رسولوں کا گروہ مجھ سے پہلے میرے رب نے تم کو کس بات کے لئے بھیجا تھا۔ رسولوں نے کہا اے محمد تمہاری نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت کی خاطر اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے واسئل من ارسلنا قبلک من رسلنا اے محمد اپنے ان رسولوں سے دریافت کرو جو تم سے پہلے موجود تھے۔ نیز اس واقعہ کو دیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

۴۲۔ طلحہ بن زید امام جعفر صادق سے آپ اپنے آبائے طاہرین سے یہ حضرات حضرت امیر المومنین علی علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کسی نبی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ اس نبی کو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں میں افضل ترین فرد کے متعلق وصیت کرے۔ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم اپنے چچا زاد بھائی علی کے متعلق وصیت کرو۔ میں نے اس بات کو گذشتہ کتب سماویہ میں لکھ دیا ہے۔ اور میں نے ان کتب میں تحریر کر دیا ہے کہ علی تمہارے وصی ہیں۔ میں نے اس بات کا مخلوق سے اپنے انبیاء اور رسولوں سے میثاق لیا ہے۔ اے محمد میں نے ان تمام لوگوں سے اپنی ربوبیت، تمہاری نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت اور وصایت کا میثاق وعہد لیا ہے۔

۴۳۔ کتاب الاصابہ میں ابو لیلیٰ غفاری کا بیان درج ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا۔ تم علی بن ابی طالب کا دامن پکڑنا۔ علی سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور یہ سب سے پہلے شخص ہوں گے جو قیامت کے روز سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہ صدیق اکبر ہیں۔ یہ اس امت کے فاروق ہیں۔ یہ مومنین کے یعسوب ہیں۔ مال منافقین کا یعسوب ہے۔

۴۴۔ یحییٰ بن عبد الرحمٰن انصاری کا بیان ہے کہ میں نے رسول اکرم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے علی کو اس کی زندگی اور اس کی موت کے بعد دوست رکھا تو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز کے لئے اس کے لئے امن و امان لکھ دیا ہے۔

۴۵۔ لیلیٰ غفاریہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلعم نے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ یہ علی لوگوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں میرے ساتھ عہد کے بارے میں آخری اور قیامت کے روز سب لوگوں سے پہلے قیام فرما ہوں گے۔

۴۶۔ ربجزف استاد معاذۃ غفاریہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ کے گھر میں رسول اللہ صلعم کی تیمار دار تھی۔ دیکھ دو ہاں بیا تھا حضرت علی دروازہ کے باہر موجود تھے۔ رسول اللہ نے بی بی عائشہ سے فرمایا۔ یہ

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الگنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

قرأت على الحافظ ابي عبدالله بن النجار قلت له : قرأت على المفتي ابي بكر القاسم بن عبد الله بن عمر الصفار قال اخبرتنا الحرة عائشة بنت احمد الصفار (١٠٩) اخبرنا احمد بن علي الشيرازي اخبرنا الامام الحافظ ابو عبد الله النيسابوري حدثني محمد بن مظفر الحافظ حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان حدثنا علي بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن عبد الله حدثنا محمد بن فضيل حدثنا محمد بن سوقة عن ابراهيم (١١٠) عن الأسود (١١١) عن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : يا عبد الله أتاني ملك ، فقال : يا محمد واسأل من ارسلنا من قبلك على ما بعثوا ، قال : قلت على ما بعثوا ؟ قال على ولايتك وولاية علي ابن ابي طالب (١١٢).

قلت : رواه الحاكم (١١٣) في النوع الرابع والعشرين من معرفة علوم

ـ اعلام النساء ٣ ، ٥ .

(١١٠) ابو عمران ابراهيم بن يزيد بن قيس بن الاسود النخعي المتوفى ٩٦ تهذيب التهذيب ١ ، ١٧٧ .

(١١١) ابو عبد الرحمان الأسود بن يزيد بن قيس النخعي ، المتوفى ٧٤ تهذيب التهذيب ١ ، ٣٤٣ شذرات الذهب ١ ، ٨٢ ، ١١٣ الجرح والتعديل ١ ق ١ ، ٢٩١ .

(١١٢) كنز العمال ٦ ، ١٥٤ ، مجمع الزوائد ٩ ، ١٠٨ ، الرياض النضرة ٢ ، ١٦٦ ، وقد جاء الحديث هكذا : اوصي من آمن بي وصدقني بولاية علي بن ابي طالب ، فمن تولاه فقد تولاني ومن تولاني فقد تولى الله ، ومن أحبه فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغضه فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله عز وجل .

(١١٣) معرفة علوم الحديث ٩٦ .

المناقب

الموفق الخوارزمي

وامام أوليائي ونور جميع من أطاعني يا أبا برزة علي بن أبي طالب أميني غدا " يوم القيامة وصاحب رايتي في القيامة [والأمين] على مفاتيح خزائن رحمة ربي (١).

٣١٢ - وأخبرني شهردار إجازة، أخبرني أحمد بن خلف إجازة، حدثنا محمد بن المظفر الحافظ حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان، حدثنا علي بن جابر، حدثنا محمد بن خالد بن عبد الله، حدثنا محمد بن فضيل، حدثنا محمد بن سوقة، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا عبد الله أتاني ملك فقال: يا محمد " سل من أرسلنا من قبلك من رسلنا " (٢) على ما بعثوا؟ قال قلت: على ما بعثوا؟ قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب (٣).

٣١٣ - وأخبرني شهردار هذا إجازة أخبرنا أبي شيرويه بن شهردار الديلمي، أخبرنا أبو الفضل أحمد بن الحسين بن خيرون الباقلاني الأمين - فيما أجاز لي - أخبرنا أبو علي الحسن بن الحسين بن دوما ببغداد، أخبرنا أحمد بن نصر بن عبد الله بن الفتح الذارع (٤) بالنهروان، حدثنا صدقة بن موسى بن تميم بن ربيعة أبو العباس، حدثنا أبي، حدثنا الرضا، عن أبيه موسى بن جعفر، عن أبيه جعفر بن محمد، عن أبيه محمد بن علي، عن أبيه علي بن الحسين، عن أبيه الحسين بن علي بن أبي طالب عن أبيه علي عليه السلام قال: خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وآله ذات يوم نمشي في طرقات المدينة، إذ مررنا

---

(١) حلية الأولياء لأبي نعيم ١ / ٦٦ - تاريخ بغداد ١٤ / ٩٨ وأورده ابن عساكر في ترجمة الإمام علي عليه السلام ٢ / ٣٣٩.

(٢) اقتباس من الآية ٤٣ من سورة الزخرف.

(٣) الحديث رواه أيضا الجويني في فرائد السمطين ١ / ٨١ ورواه ابن شاذان في كتاب مائة منقبة / ١٤ ح / ٧٣ - أورده أيضا " ابن عساكر في ترجمة الإمام علي عليه السلام ٢ / ٩٧ والكنجي في كفاية الطالب / ٧٤. (٤) في [ر] الذراع.

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى والبتول والسبطين والأئمة
من ذريتهم عليهم السلام

تأليف شيخ الإسلام المحدث الكبير إبراهيم بن محمد
بن المؤيد بن عبد الله بن علي بن محمد الجويني الخراساني
من أعلام القرن السابع والثامن.
المولود عام (٦٤٤) والمتوفى سنة (٧٣٠) الهجرية

حققه وعلق عليه وتصدى لنشره الشيخ محمد باقر المحمودي

الباب الخامس عشر

فضيلة

« دائمة القطاف محمية الأطراف »

٦٢ ــ أنبأني الحافظ شهردار بن شيرويه بن شهردار الديلمي إجازة [١] قال : أنبأنا أحمد بن خلف ، أنبأنا الحاكم أبو عبد الله محمد بن عبد الله البيّع ، أنبأنا محمد ابن المظفر الحافظ ، حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان ، حدثنا علي بن جابر ، حدثنا محمد بن خالد بن عبد الله ، أنبأنا محمد بن الفضيل ، أنبأنا محمد بن سوقة ، عن إبراهيم عن الأسود ، عن عبد الله بن مسعود قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : يا عبدالله أتاني ملك فقال : يا محمد (واسأل من أرسلنا قبلك من رسلنا على ما بعثوا) [٤٥ ــ الزخرف ٤٣] . قال : قلت : على ما بعثوا ؟ قال : على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب صلى الله عليهما .

---

(١) كذا في الأصل ، وشهردار هذا من مشايخ الخوارزمي وقال : « أنبأني أيضاً مو الخوارزمي والحديث رواه في الفصل : (١٩) من مناقب أمير المؤمنين ص٢٢ ط الغري .

فاعنا في أصل قد سقطت الواسطة بين المصنف وبين الخوارزمي ويحتمل أيضاً أنه سقط قبله حديث أو أكثر فليراجع النسخ المخطوطة أينما وجدت .

ثم إن سقوط الواسطة بين المصنف وشهردار هذا لا يضر بصدق الحديث وصحته لأنه موجود في آخر النوع : (٢٤) من كتاب معرفة علوم الحديث ص١١٢ ، ط١ ، تأليف الحاكم النيسابوري ورواه أيضاً الحافظ الحسكاني في تفسير الآية الكريمة من شواهد التنزيل : ج٢ ص١٠٦ ، عن الحاكم شفاهاً ، ثم رواه بأسانيد أخر ، ورواه أيضاً ابن عساكر في الحديث : (٥٩٩) من ترجمة أمير المؤمنين من تاريخ دمشق : ج٢ ص٩٧ ط١ ، قال :

أخبرنا أبو سعد ابن أبي صالح الكرماني وأبو الحسن مكي بن أبي طالب الهمداني قالا : أنبأنا أبو بكر ابن خلف ، أنبأنا الحاكم أبو عبد الله الحافظ ، حدثني محمد بن المظفر ...

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

هذا حديث منكر، وفيه غير واحد من المجهولين.

أخْبَرَنا أبو غالب بن البناء، أنا مُحَمَّد بن أحْمَد بن مُحَمَّد بن حَسْنُون، نا مُحَمَّد بن إسْمَاعيل بن العباس الورّاق - إملاء - نا أحْمَد بن مُحَمَّد بن سعيد بن عَبْد الرَّحْمن، نا يعقوب بن يوسف بن زياد الضّبّي، نا أحْمَد بن حمّاد الهَمْدَاني، نا مختار التمار[١]، عَن أبي حَيّان[٢] - يعني التيمي - عن أبيه[٣]، عَن عَلي بن أبي طالب قال: قال رَسُول الله ﷺ: **«مَن تولّى علياً فقد تَوَلّاني، وَمَنْ تَوَلّاني فقد تولّى الله عزّ وجلّ»**[٨٧٥٢].

أخْبَرَنا أبو عَلي الحسَن بن المظفر، وأبو بكر مُحَمَّد بن الحسين، وأبو عَبْد الله البارع وأبو غالب عَبْد الله بن أحْمَد بن بركة، ومُحَمَّد بن أحْمَد بن الحسَن بن قريس، قالوا: أنا أبو الغنائم بن المأمون، أنا أبو الحسَن الحربي، نا العباس - يعني ابن علي بن العباس - أنا الفضل المعروف بالنسائي، نا مُحَمَّد بن عَلي بن خَلَف العطار، نا أبو حُذَيفة، عَن عَبْد الرَّحمن بن قبيصة، عَن أبيه، عَن ابن عباس قال:

قال رَسُول الله ﷺ: **«عليّ أقضى أمّتي بكتاب الله، فمنْ أحبّني فليحبّه، فإن العبد لا ينال ولايتي إلّا بحبّ عليّ عليه السلام»**[٨٧٥٣].

أخْبَرَنا أبو سعد بن أبي صالح الكَرْماني، وأبو الحسَن مكي بن أبي طالب الهَمْدَاني، قالا: أنا أبو بكر بن خلف، أنا الحاكم أبو عَبْد الله الحافظ، حدّثني مُحَمَّد بن مظفر الحافظ، نا عَبْد الله بن مُحَمَّد بن غزوان، نا عَلي بن جابر، نا مُحَمَّد بن خالد بن عَبْد الله، نا مُحَمَّد بن فُضَيل، نا مُحَمَّد بن سُوقة، عَن إبْراهيم، عَن الأسود، عَن عَبْد الله قال:

قال النبي ﷺ: **«يا عبد الله أتاني مَلَك فقال: يا مُحَمَّد ﴿واسأل[٤] من أرسلنا قبلك من رُسُلِنا﴾[٥] على ما بُعِثوا؟ قال: قلت: على ما بعثوا؟ قال: على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب»**[٨٧٥٤].

قال الحاكم: تفرّد به علي بن جابر، عَن مُحَمَّد بن خالد، عَن مُحَمَّد بن فُضَيل، ولم نكتبه إلّا عن ابن مظفر، وهو عندنا حافظ ثقة مأمون.

---

(١) ترجمته في تهذيب الكمال ١٧/ ٤٨٤.

(٢) الأصل: حبال، وبدون إعجام في م، انظر الحاشية التالية.

(٣) هو سعيد بن حيان التيمي، الكوفي، ترجمته في تهذيب الكمال ٧/ ١٦٩.

(٤) بالأصل وم: «وسل». (٥) سورة الزخرف، الآية: ٤٥.

دلیل نمبر ۵

(سردارِ انبیاء اور ولایت علیؑ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



تفسير الفخر الرازي

المشتهر بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب

للإمام محمد الرازي فخر الدين ابن العلامة ضياء الدين عمر
المشتهر بخطيب الري
٥٤٤ – ٦٠٤ هـ

* * * * *

الطبعة الأولى ١٤٠١ هـ – ١٩٨١ م

الجزء الثاني عشر

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

معايب آلهتهم ولا تخفها عنهم ، والله يعصمك منهم . السابع : نزلت في حقوق المسلمين ، وذلك لأنه قال في حجة الوداع لما بين الشرائع والمناسك « هل بلغت » قالوا نعم ، قال عليه الصلاة والسلام « اللهم فاشهد » الثامن : روى أنه صلى الله عليه وسلم نزل تحت شجرة في بعض أسفاره وعلق سيفه عليها ، فأتاه أعرابي وهو نائم فأخذ سيفه واخترطه وقال : يا محمد من يمنعك مني ؟ فقال « الله » فرعدت يد الاعرابي وسقط السيف من يده وضرب برأسه الشجرة حتى انتثر دماغه ، فأنزل الله هذه الآية وبين أنه يعصمه من الناس . التاسع : كان يهاب قريشاً واليهود والنصارى ، فأزال الله عن قلبه تلك الهيبة بهذه الآية . العاشر : نزلت الآية في فضل علي بن أبي طالب عليه السلام ، ولما نزلت هذه الآية أخذ بيده وقال « من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه » فلقيه عمر رضي الله عنه فقال : هنيئاً لك يا ابن أبي طالب أصبحت مولاي ومولى كل مؤمن ومؤمنة ، وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علي .

واعلم أن هذه الروايات وإن كثرت إلا أن الأولى حمله على أنه تعالى آمنه من مكر اليهود والنصارى ، وأمره بإظهار التبليغ من غير مبالاة منه بهم ، وذلك لأن ما قبل هذه الآية بكثير وما بعدها بكثير لما كان كلاماً مع اليهود والنصارى امتنع إلقاء هذه الآية الواحدة في البين على وجه تكون أجنبية عما قبلها وما بعدها .

﴿ المسألة الرابعة ﴾ في قوله ﴿ والله يعصمك من الناس ﴾ سؤال ، وهو أنه كيف يجمع بين ذلك وبين ما روى أنه عليه الصلاة والسلام شج وجهه يوم أحد وكسرت رباعيته ؟

والجواب من وجهين : أحدهما : أن المراد يعصمه من القتل ، وفيه التنبيه على أنه يجب عليه أن يحتمل كل ما دون النفس من أنواع البلاء ، فما أشد تكليف الأنبياء عليهم الصلاة والسلام ! وثانيها : أنها نزلت بعد يوم أحد .

واعلم أن المراد من « الناس » ههنا الكفار ، بدليل قوله تعالى ﴿ إن الله لا يهدي القوم الكافرين ﴾ .

ومعناه أنه تعالى لا يمكنهم مما يريدون . وعن أنس رضي الله عنه : كان رسول الله ﷺ يحرسه سعد وحذيفة حتى نزلت هذه الآية ، فأخرج رأسه من قبة أدم وقال : انصرفوا يا أيها الناس فقد عصمني الله من الناس .

فتح البيان

في مقاصد القرآن

تفسير سلفي أثري خال من الإسرائيليات والجدليات المذهبية والكلامية
يغني عن جميع التفاسير ولا تغني جميعها عنه

تأليف

السيد الإمام العلامة الملك المؤيد من الله الباري
أبي الطيب صديق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري
"1248-1307هـ"

عني بطبعه وقدم له وراجعه
خادم العلم
عبدالله بن ابراهيم الأنصاري

الجزء الرابع



الرسالات كما ذكره علماء البيان على خلاف في ذلك، وقد بلغ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لأمته ما نزل إليه وقال لهم في غير موطن هل بلغت؟ فيشهدون له بالبيان، فجزاه الله عن أمته خيراً، وحاشاه أن يكتم شيئاً مما أوحى إليه.

عن أبي سعيد الخدري قال: نزلت هذه الآية يوم غدير خُمّ في علي بن أبي طالب، وعن ابن مسعود قال كنا نقرأ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴿يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك إن علياً مولى المؤمنين[1] وإن لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ وعن الحسن أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال إن الله بعثني برسالة فضقت بها ذرعاً وعرفت أن الناس مكذبي فوعدني لأبلغن أو ليعذبني فأنزلت يا أيها الرسول الآية.

﴿والله يعصمك من الناس﴾ إن الله سبحانه وعده بالعصمة من الناس دفعاً لما يظن أنه حامل على كتم البيان، وهو خوف لحوق الضرر من الناس وقد كان ذلك بحمد الله فإنه بين لعباد الله ما نزل إليهم على وجه التمام، ثم حملَ من أبَى من الدخول في الدين على الدخول فيه طوعاً أو كرهاً، وقتل صناديد الشرك وفرق جموعهم وبدد شملهم، وكانت كلمة الله هي العليا، وأسلم كل من نازعه ممن لم يسبق فيه السيف العذل حتى قال يوم الفتح لصناديد قريش وأكابرهم ما تظنون أني فاعل بكم؟ فقالوا: أخ كريم وابن أخ كريم، فقال: اذهبوا فأنتم الطلقاء.

وهكذا من سبقت له العناية من علماء هذه الأمة يعصمه الله من الناس إن قام ببيان حجج الله وإيضاح براهينه، وصرخ بين ظهراني من ضاد الله وعانده ومن لم يمتثل لشرعه كطوائف المبتدعة وقد رأينا من هذا في أنفسنا

---

(١) هذا والذي قبله من دسائس الشيعة ليت المؤلف أراحنا منه.



فتح القدير

الجامع بين فني الرواية والدراية من علم التفسير

تأليف

محمد بن علي بن محمد الشوكاني

"وفاته بصنعاء ١٢٥٠ هـ"

اعتنى به وراجع أصوله

يوسف الغوش

دار المعرفة

بيروت. لبنان

ساء ما يعملون﴾ وتلا أيضاً: ﴿وممن خلقنا أمة يهدون بالحق وبه يعدلون﴾ [الأعراف: 181] يعني: أمة محمد ﷺ. قال ابن كثير في تفسيره بعد ذكره لهذا الحديث ما لفظه: وحديث افتراق الأمم إلى بضع وسبعين، مرويّ من طرق عديدة قد ذكرناها في موضع آخر انتهى. قلت: أما زيادة كونها في النار إلا واحدة، فقد ضعفها جماعة من المحدثين، بل قال ابن حزم إنها: موضوعة.

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (67)﴾

العموم الكائن في ما أنزل يفيد أنه يجب عليه ﷺ أن يبلغ جميع ما أنزله الله إليه، لا يكتم منه شيئاً. وفيه دليل على أنه لم يسر إلى أحد مما يتعلق بما أنزله الله إليه شيئاً، ولهذا ثبت في الصحيحين عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: من زعم أن محمداً ﷺ كتم شيئاً من الوحي فقد كذب. وفي صحيح البخاري من حديث أبي جحيفة وهب بن عبد الله السوائي قال: قلت لعليّ بن أبي طالب رضي الله عنه: هل عندكم شيء من الوحي مما ليس في القرآن؟ فقال: لا والذي فلق الحبة وبرأ النسمة، إلا فهماً يعطيه الله رجلاً في القرآن وما في هذه الصحيفة، قلت: وما في هذه الصحيفة؟ قال: العقل، وفكاك الأسير، وأن لا يقتل مسلم بكافر ﴿فإن لم تفعل﴾ ما أمرت به من تبليغ الجميع، بل كتمت ولو بعضاً من ذلك ﴿فما بلغت رسالاته﴾. قرأ أبو عمرو، وأهل الكوفة إلا شعبة «رسالته» على التوحيد. وقرأ أهل المدينة وأهل الشام «رسالاته» على الجمع، قال النحاس: والجمع أبين لأن رسول الله ﷺ كان ينزل عليه الوحي شيئاً فشيئاً، ثم يبينه انتهى. وفيه نظر، فإن نفي التبليغ عن الرسالة الواحدة أبلغ من نفيه عن الرسالات، كما ذكره علماء من نزول الضرر بهم وحصول المحن عليهم فهو خيالات مختلة وتوهمات باطلة، فإن كل محنة في الظاهر هي منحة في الحقيقة، لأنها لا تأتي إلا بخير في الأولى والأخرى ﴿إن في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد﴾ [قٓ: 37]. قوله: ﴿إن الله لا يهدي القوم الكافرين﴾ جملة متضمنة لتعليل ما سبق من العصمة: أي إن الله لا يجعل لهم سبيلاً إلى الإضرار بك، فلا تخف وبلغ ما أمرت بتبليغه.

وقد أخرج عبد بن حميد، وابن جرير، وابن أبي حاتم، وأبو الشيخ عن مجاهد قال: لما نزلت: ﴿بلغ ما أنزل إليك من ربك﴾ قال: يا رب إنما أنا واحد كيف أصنع؟ يجتمع عليّ الناس، فنزلت: ﴿وإن لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ وأخرج أبو الشيخ، عن الحسن، أن رسول الله ﷺ قال: إن الله بعثني برسالته فضقت بها ذرعاً وعرفت أن الناس مكذبيّ، فوعدني لأبلغن أو ليعذبني، فأنزلت: ﴿يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك﴾ وأخرج ابن جرير، وابن أبي حاتم، عن ابن عباس في قوله: ﴿وإن لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ يعني: إن كتمت آية مما أنزل إليك لم تبلغ رسالته. وأخرج ابن أبي حاتم، وابن مردويه، وابن عساكر، عن أبي سعيد الخدري قال: نزلت هذه الآية: ﴿يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك﴾ على رسول الله ﷺ يوم غدير خمّ، في عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه. وأخرج ابن مردويه، عن ابن مسعود قال: كنا نقرأ على عهد رسول الله ﷺ: «يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك إن علياً مولى المؤمنين وإن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس». وأخرج ابن أبي حاتم، عن عنترة، قال: كنت عند ابن عباس فجاءه رجل فقال: إن ناساً يأتونا فيخبرونا أن عندكم شيئاً لم يبده رسول الله ﷺ للناس، فقال: ألم تعلم

الكشف والبيان

المعروف

تفسير الثعلبي

للإمام الهمام أبو إسحاق أحمد المعروف بالإمام الثعلبي

ت ٤٢٧ هـ

دراسة وتحقيق

الإمام أبي محمد بن عاشور

مراجعة وتدقيق

الأستاذ نظير الساعدي

الجزء الرابع

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

وقال أبو جعفر محمد بن علي: معناه: بلّغ ما أنزل إليك في فضل علي بن أبي طالب، فلما نزلت الآية أخذ (عليه السلام) بيد علي، فقال: «من كنت مولاه فعلي مولاه»[1] [١٠٠].

أبو القاسم يعقوب بن أحمد السري، أبو بكر بن محمد بن عبد الله بن محمد، أبو مسلم إبراهيم ابن عبد الله الكجي، الحجاج بن منهال، حماد عن علي بن زيد عن عدي بن ثابت عن البراء قال: لما نزلنا مع رسول الله ﷺ في حجة الوداع كنّا بغدير خم فنادى إن الصلاة جامعة وكسح رسول الله عليه الصلاة والسلام تحت شجرتين وأخذ بيد علي، فقال: «ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم»؟ قالوا: بلى يا رسول الله، قال: «ألست أولى بكل مؤمن من نفسه»؟ قالوا: بلى يا رسول الله، قال: «هذا مولى من أنا مولاه اللهم والِ من والاه وعاد من عاداه»[2].

قال: فلقيه عمر فقال: هنيئاً لك يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة.

روى أبو محمد عبدالله بن محمد القايني نا أبو الحسن محمد بن عثمان النصيبي نا: أبو بكر محمد ابن الحسن السبيعي نا علي بن محمد الدّهان، والحسين بن إبراهيم الجصاص قالانا الحسن بن الحكم نا الحسن بن الحسين بن حيان عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس في قوله **﴿يا أيها الرسول بلغ﴾** قال: نزلت في علي (رضي الله عنه) أمر النبي ﷺ أن يبلغ فيه فأخذ (عليه السلام) بيد علي، وقال: «من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم والِ من والاه وعادِ من عاداه»[3] [١٠١].

وبلغ ما أنزل إليك في حقوق المسلمين فلما نزلت الآية خطب رسول الله ﷺ أي يوم هذا الحديث في خطبة الوداع، ثم قال: هل بلّغت؟

﴿وإن لم تفعل فما بلّغت رسالته﴾ قرأ ابن محيصن وابن قفال وأبو عمرو والأعمش وشبل: رسالته، على واحدة، وهي قراءة أصحاب عبد الله. الباقون جمع.

فإن قيل: فأي فائدة في قوله: **﴿وإن لم تفعل فما بلّغت رسالته﴾** ولا يقال: كل من هذا الطعام وإن لم تأكل فما أكلته.

الجواب فيه ما سمعت فيه أبا القاسم بن جندب سمعت علي بن مهدي الطبري يقول: أمر رسول الله ﷺ تبليغ ما أنزل إليك في الوقت والإتيان فيه. حتى تكثر الشركة والعدة وإن لم يفعل على كل ما أوصى الله إليه واحكم الله أن حرّم بعضها لأنه كمن لم يبلغ لأن تركه إبلاغ البعض محبط لإبلاغ ما بلغ. كقوله: **﴿إن الذين يكفرون بالله ورسله ويريدون﴾**[4] الآية.

---

(١) مسند أحمد: ١ / ٨٤.
(٢) البداية والنهاية: ٥ / ٢٢٩.
(٣) مسند أحمد: ٥ / ٣٧٠.
(٤) سورة النساء: ١٥٠.

1A



جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں تنگ پڑ گیا، مجھے علم ہو گیا کہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تنبیہ کی کہ میں تبلیغ کروں ورنہ وہ مجھے عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ تو حضور ﷺ نے عرض کی اے میرے رب میں تو اکیلا ہوں، میں کیا کروں جبکہ تمام لوگ میرے خلاف متفق ہیں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی (1)۔

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے متعلق غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یوں پڑھتے (یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ اَنَّ عَلِیًّا مَوْلَى الْمُؤْمِنِیْنَ) کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ مومنوں کے مولیٰ ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عنترہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ظاہر نہ کیا ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر یہ آیت پڑھی پھر کہا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آباد میں اجاڑ کا وارث نہیں بنایا۔

امام ابن مردویہ اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ آپ پر آسمان سے کون سی سخت ترین آیت نازل ہوئی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا میں حج کے موقع پر منی میں تھا۔ عرب کے مشرک اور دوسرے لوگ حج میں جمع تھے۔ حضرت جبرئیل امین آئے اور یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ میں گھاٹی میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے ندا دی اے لوگو کون میری اس بات میں مدد کرے گا کہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچاؤں جبکہ تمہارے لئے جنت ہوگی، اے لوگو لا الہ الا اللہ کہو، میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تم کامیاب ہو جاؤ گے اور تمہارے لئے جنت ہوگی۔ فرمایا مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو میری طرف مٹی اور پتھر نہیں پھینک رہا تھا۔ وہ میرے چہرے پر تھوکتے اور کہتے جھوٹا ہے بے دین ہے۔ ایک آدمی میرے سامنے آیا، اس نے کہا اے محمد تو ان کے بارے میں ویسی ہی دعا کر جس طرح نوح علیہ السلام نے قوم کے لئے ہلاکت کی دعا کی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے یوں دعا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ نہیں جانتے، ان کے خلاف میری مدد کر کہ تیری اطاعت میں یہ میری بات سنیں۔ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے، آپ ﷺ کو ان سے بچایا اور لوگوں کو آپ ﷺ سے دور کیا۔ اعمش نے کہا اسی بات پر بنو عباس فخر کیا کرتے تھے اور کہتے ان کے بارے میں یہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (القصص: 56) نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے ابوطالب کے ایمان کو چاہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس کے ایمان کو چاہا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 365، دار احیاء التراث العربی بیروت

مناقب علي بن أبي طالب (ع) وما نزل من القرآن في علي (ع)

أبي بكر أحمد بن موسى ابن مردويه الأصفهاني

١٥ / قوله تعالى: (يا أيها الرسول بلغ مآ أنزل إليك من ربك وإن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس) [الآية: ٦٧].

٣٤٥. ابن مردويه، عن أبي سعيد الخدري، قال: نزلت هذه الآية: (يا أيها الرسول بلغ مآ أنزل إليك من ربك) على رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يوم غدير خم في علي بن
أبي طالب. (١)

٣٤٦. ابن مردويه، عن ابن مسعود، قال: كنا نقرأ على عهد رسول الله (صلى الله عليه وسلم) (يا أيها
الرسول بلغ مآ أنزل إليك من ربك - إن عليا مولى المؤمنين - وإن لم تفعل

---

١. الدر المنثور، ج ٢، ص ٢٩٨، قال فيه: أخرج ابن أبي حاتم، وابن مردويه، وابن عساكر، عن أبي سعيد الخدري....

ورواه ابن مردويه كما في أرجح المطالب (ص ٥٦٧)، وفيه: في فضل علي بن أبي طالب وكما في روح المعاني (ج ٤، ص ١٧٢).

ورواه الواحدي النيسابوري في أسباب النزول (ص ١٣٥)، قال: أخبرنا أبو سعيد محمد بن علي الصفار، قال: أخبرنا الحسن بن أحمد المخلدي، قال: أخبرنا محمد بن حمدون بن خالد، قال: حدثنا محمد بن إبراهيم الخلوتي، قال: حدثنا الحسن بن حماد سجادة، قال: حدثنا علي بن عابس، عن الأعمش وأبي حجاب، عن عطية، عن أبي سعيد الخدري، قال: نزلت هذه الآية: (يا أيها الرسول بلغ مآ أنزل إليك من ربك) يوم غدير خم في علي بن أبي طالب (رضي الله عنه).

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

أَنْبَانا أَبُو عَبْد الله مُحَمَّد بن عَلي بن أَبي العلاء، أنا أَبي، أَبُو القَاسم، أنا أَبُو مُحَمَّد بن أَبي نصر، أنا خَيْثَمة، نا جعفر بن مُحَمَّد بن عَنْبَسة اليشكري، نا يَحْيَىٰ بن عَبْد الحميد الحِمّاني، نا قيس بن الربيع، عَن أَبي هارون العبدي، عَن أَبي سعيد الخُدْري قال:

لما نصب رَسُول الله ﷺ علياً بغدير خُمّ فنادى له بالولاية، هبط جبريل عليه السلام عليه بهذه الآية: ﴿**اليوم أكملتُ لكم دينكم، وأتممتُ عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً**﴾[(١)].

أَخْبَرَنا أَبُو بكر وجيه بن طاهر، أنا أَبُو حامد الأزهري، أنا أَبُو مُحَمَّد المَخْلَدي[(٢)]، أنا أَبُو بكر مُحَمَّد بن حمدون، نا مُحَمَّد بن إبْرَاهيم الحُلْوَاني[(٣)]، نا الحسَن بن حمّاد سَجّادة، نا عَلي بن عابس، عَن الأعمش، وأبي الجَحّاف، عَن عطية، عَن أَبي سعيد الخُدْري قال:

نزلت هذه الآية ﴿**يا أيها الرسول بلّغ ما أُنزل إليك من ربك**﴾[(٤)] على رَسُول الله ﷺ يوم غدير خُمّ [في][(٥)] عَلي بن أَبي طالب.

أَخْبَرَنا أَبُو مُحَمَّد بن طاوس، أنا أَبُو منصور بن شكروية، أنا أَبُو إسحاق بن خُرّشيد[(٦)] قوله، نا الحسَين بن إسْمَاعيل المحاملي - إملاء - نا يعقوب ، نا مروان الفَزَاري، عَن مسروق بن ماهان التيمي، قال:

قلت لأبي بسطام مولى أسامة بن زيد: إن ناساً يقولون: وال من والاه وعاد من عاداه، فقال أَبُو بسطام: ذلك بأنه كان بين علي وبين أُسامة[(٧)]، فقال: والله إنّي لأحبه، قال: فكأنه دخل على علي من ذاك، فقال رَسُول الله ﷺ: «**ألا أراك تتناول عندي علياً؟ مَنْ كنتُ مولاه فعليّ مولاه**»[٨٧٤٤].

أَنْبَانا أَبُو عَبْد الله الفُرَاوي، أنا أَبُو بكر البيهقي، أنا أَبُو عَبْد الرَّحمن السلمي، نا

---

(١) سورة المائدة، الآية: ٣.

(٢) من طريقه رواه الواحدي في أسباب النزول ص ١١٢ ط. دار الفكر.

(٣) في أسباب النزول: محمد بن إبراهيم الحلوتي.

(٤) سورة المائدة، الآية: ٦٧.

(٥) زيادة للإيضاح عن أسباب النزول.

(٦) في المطبوعة: خورشيد.

(٧) كذا بالأصل وم و« ز »، وثمة سقط في الكلام أخلّ بالمعنى، ووقع الاضطراب فيما يلي من سياق المتن. وقد انتبه محقق المطبوعة إلى هذا الخلل فرممه كما يلي:
كان بين علي وبين أسامة (شيء)، فقال (أسامة): والله إني لا (أ)حبه، قال فكأنه دخل على علي من ذاك. . .

الخطيب[١]، نا عَبْد اللّه بن عَلي بن مُحَمَّد بن بشران، أنا عَلي بن عمر الحافظ، أنا أَبُو نصر حبشون بن موسى بن أيوب الخَلاَّل، نا عَلي بن سعيد الرَّمْلي، نا ضَمْرَة بن ربيعة القرشي، عَن ابن شَوْذَب، عَن مطر الورّاق، عَن شَهر بن حَوْشَب، عَن أَبي هريرة قال:

من صام يوم ثماني عشرة من ذي الحجة كُتب له صيام ستين شهراً، وهو يوم غدير خُمّ لمّا أخذ النبي ﷺ بيد عَلي بن أَبي طالب فقال: «**ألستُ وليّ المؤمنين؟**» قالوا: بلى يا رَسُول الله، قال: «**مَنْ كنتُ مولاه فعليّ مولاه**»، فقال عمر بن الخطّاب: بَخٍ بَخٍ لك يا ابن أبي طالب، أصبحتَ مولاي، ومولى كل مسلم، فأنزل الله عز وجل: ﴿**اليوم أكملتُ لكم دينكم**﴾[٢]، ومن صام يوم سبعة وعشرين من رجب كُتب له صيام ستين شهراً، وهو أول يوم نزل جبريل[٣] بالرسالة.

قال الخطيب: اشتهر هذا الحديث برواية حَبْشُون، وكان يقال: إنه تفرد به، وقد تابعه عليه أحْمَد بن عَبْد اللّه بن النَّيْري[٤]، فرواه عن عَلي بن سعيد.

[قال الخطيب:] أخبرنيه الأزهري، نا مُحَمَّد بن عَبْد اللّه ابن أخي ميمي، نا أحْمَد بن عَبْد اللّه بن العباس بن سالم بن مهران المعروف بابن النيري[٤]. إملاء. نا عَلي بن سعيد الشامي، نا ضَمْرَة بن ربيعة، عَن ابن شَوْذَب، عَن مطر ، عَن شهر بن حوشب، عَن أَبي هريرة قال: من صام يوم ثمانية عشر من ذي الحجة وذكر مثل ما تقدم أو نحوه.

أخْبَرَنَاه عالياً أَبُو بكر بن المَزْرَفي[٥]، نا أَبُو الحسين بن المهتدي، نا عمر بن أحْمَد، نا أحْمَد بن عَبْد اللّه بن أحْمَد، نا عَلي بن شعيب الرَّقي، نا ضَمْرَة عن ابن شَوْذَب، عَن مطر الوراق، عَن شَهر بن حَوْشَب، عَن أَبي هريرة قال:

لما أخذ رَسُول الله ﷺ بيد عَلي بن أبي طالب فقال: «**ألستُ أولى بالمؤمنين؟**» قالوا: نعم يا رَسُول الله، قال: فأخذ بيد عَلي بن أبي طالب فقال: «**مَنْ كنتُ مولاه فعليّ مولاه**».

فقال له عمر بن الخطاب: بَخٍ بَخٍ لك يا ابن أبي طالب، أصبحتَ مولاي، ومولى كلّ

---

(١) رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد ٨/ ٢٩٠ ضمن ترجمة حبشون بن موسى بن أيوب، أبي نصر الخلال. والبداية والنهاية بتحقيقنا ٧/ ٣٨٦.

(٢) سورة المائدة، الآية: ٣.

(٣) في تاريخ بغداد: نزل جبريل على محمد ﷺ بالرسالة.

(٤) بالأصل: «البيري» ورسمها في م: «السرى» والمثبت عن « ز »، وتاريخ بغداد.

(٥) كذا بالأصل وم، وفي المطبوعة: المزرقي، تصحيف.

مسلم، قال: فأنزل الله عز وجل: ﴿**اليوم أكملتُ لكم دينكم**﴾ قال أبو هريرة: وهو يوم غدير خم، من صام - يعني - ثمانية عشر من ذي الحجة كتب الله له صيام ستين شهراً.

وأخْبَرَنَاه أبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا أبو الحسَين بن النَّقُور، أنا مُحَمَّد بن عَبْد الله بن الحسَين الدَّقَّاق، نا أحْمَد بن عَبْد الله بن أحْمَد بن العباس بن سالم بن مهران المعروف بابن النيري البزاز - إملاء - لثلاث بقين من جُمادى الآخرة سنة ثمان عشرة وثلاثمائة، نا عَلي بن سعيد الشامي، نا ضَمْرَة بن ربيعة، عَن ابن شَوْذَب، عَن مطر الورّاق، عَن شهر بن حَوْشَب، عَن أبي هريرة قال:

مَنْ صام يوم ثمانية عشر من ذي الحجة كتب الله له صيام ستين شهراً، وهو يوم غدير خُمّ، لمّا أخذ رَسُول الله ﷺ بيد عَلي بن أبي طالب فقال: «**ألَسْتُ مولى المؤمنين؟**» قالوا: نعم يا رَسُول الله، فأخذ بيد عَلي بن أبي طالب فقال: «**مَنْ كنتُ مولاه فعليّ مولاه**»، فقال له عمر بن الخطاب: بخٍ بخٍ يا ابن أبي طالب، أصبحتَ مولاي ومولى كلّ مسلم.

قال[١]: فأنزل الله تبارك وتعالى ﴿**اليوم أكملت لكم دينكم**﴾[٢] وقال[١] أيضاً: من صام يوم سبع عشرة أو سبع وعشرين من رجب كتب له صيام ستين شهراً، وهو اليوم الذي هبط فيه جبريل على النبي ﷺ بالرسالة أول يوم هبط فيه[٨٧٣٩].

ورُوي عن أبي هريرة عن عمر:

أخْبَرَنَاه أبو القَاسم زاهر بن طاهر قال: قُرِىء على أبي عُثْمَان البَحِيري[٣]، أنا أبو سعيد أحْمَد بن إبْرَاهيم بن أبي العباس الدَّنْدَاقاني[٤] - بها - نا مُحَمَّد بن عَبْد الله بن إبْرَاهيم، نا أحْمَد بن روح الحافظ، نا أحْمَد بن يَحْيَىٰ الصوفي، نا إسْمَاعيل بن أبي الحكم الثقفي، نا شاذان، نا عِمْرَان بن مسلم، عَن سهيل، عَن أبيه، عَن أبي هريرة، عَن عمر بن الخطاب قال: قال رَسُول الله ﷺ: «**مَنْ كنت مولاه فعليّ مولاه**»[٨٧٤٠].

أخْبَرَنا أبو القَاسم بن أبي بكر، أنا أبو القَاسم بن أبي الفضل، أنا حمزة بن يوسف، أنا عَبْد الله بن عدي الجُرْجَاني[٥]، نا ابن بَدْرَان[٦]، نا الحسَن بن عَلي الحُلْوَاني.

---

(١) القائل أبو هريرة.
(٢) سورة المائدة، الآية: ٣.
(٣) في المطبوعة: البجيري.
(٤) هذه النسبة ضبطت عن الأنساب. نسبة إلى الداندانقان وهي بليدة على عشرة فراسخ من مرو في الرمل. (الأنساب).
(٥) رواه ابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال ٦/ ٣٨١ ضمن ترجمة مالك بن الحسن بن الحويرث.
(٦) كذا بالأصل وم و« ز »، والمطبوعة، وفي ابن عدي: ابن زيدان.

شواهد التنزيل
الجزء: ١

الحاكم الحسكاني

٢١٣ - أخبرنا / ٣٨ ب / أبو بكر اليزدي بقراءتي عليه قال: أخبرنا أبو القاسم (١) عبيد الله بن عبد الله السرخسي ببخارا قال: أخبرنا أبو نصر حبشون بن موسى الخلال قال: حدثنا علي بن سعيد الشامي (٢) قال: حدثنا ضمرة بن ربيعة، عن عبد الله بن شوذب، عن مطر، عن شهر بن حوشب.
عن أبي هريرة قال: من صام يوم ثمانية عشر من ذي الحجة كتب الله له صيام ستين شهرا، وهو يوم غدير خم لما أخذ النبي (صلى الله عليه وآله وسلم) بيد علي فقال: ألست ولي المؤمنين؟ قالوا: بلى يا رسول الله. فقال: من كنت مولاه فعلي مولاه. فقال عمر بن الخطاب: بخ بخ لك يا ابن أبي طالب أصبحت مولاي ومولا كل مؤمن!! وأنزل الله: (اليوم أكملت لكم دينكم) (٢).

---

(١) كذا في النسخة الكرمانية، وفي النسخة اليمنية: " أخبرنا به أبو بكر اليزدي.. وقال: أخبرنا أبو القاسم.

(٢) ورواه مثله الخطيب - مع زيادة في آخره سنذكرها - في ترجمة حبشون تحت الرقم: (٤٣٩٢) من تاريخ بغداد: ج ٨ ص ٢٩٠ قال: أنبأنا عبد الله بن علي بن محمد بن بشران، أنبأنا علي بن عمر الحافظ، حدثنا أبو نصر حبشون.
ثم ساق البقية كما هنا، ثم قال: ومن صام يوم سبعة وعشرين من رجب كتب له صيام ستين شهرا، وهو أول يوم نزل جبريل [عليه السلام] على محمد (صلى الله عليه وسلم) بالرسالة.
ثم قال الخطيب: اشتهر هذا الحديث من رواية حبشون وكان يقال: إنه تفرد به.. وقد تابعه عليه أحمد بن عبد الله بن النيري، فرواه عن علي بن سعيد:
أخبرنيه الأزهري، حدثنا محمد بن عبد الله بن أخي ميمي حدثنا أحمد بن عبد الله بن أحمد بن العباس بن سالم بن مهران المعروف بابن النيري إملاءا، حدثنا علي بن سعيد الشامي حدثنا ضمرة بن ربيعة، عن ابن شوذب، عن مطر، عن شهر بن حوشب، عن أبي هريرة قال: من صام يوم ثمانية عشر من ذي الحجة.
ثم قال الخطيب: وذكر مثل ما تقدم أو نحوه.
أقول: ورواه عنه ابن عساكر تحت الرقم: (٥٧٧) من ترجمة أمير المؤمنين من تاريخ دمشق: ج ٢ ص ٧٥ ط ٢ ثم قال: أ
[و] أخبرناه عاليا أبو بكر ابن المرزقي، أنبأنا أبو الحسين بن المهتدي، أنبأنا عمر بن أحمد، انبأنا أحمد بن عبد الله بن أحمد، انبأنا علي بن سعيد الرقي، أنبأنا ضمرة [بن ربيعة القرشي] عن ابن شوذب، عن مطر الوراق، عن شهر بن حوشب، عن أبي هريرة قال: لما أخذ رسول الله (صلى الله عليه وسلم) بيد علي بن أبي طالب فقال: ألست أولى بالمؤمنين؟ قالوا: نعم يا رسول الله. قال: فأخذ بيد علي بن أبي طالب فقال: من كنت مولاه فعلي مولاه. فقال له عمر بن الخطاب: بخ بخ لك يا ابن أبي طالب أصبحت مولاي ومولى كل مسلم!! قال: فأنزل الله. عز وجل: (اليوم أكملت لكم دينكم). قال أبو هريرة: وهو يوم غدير خم، من صام [فيه] - يعني ثمانية عشر من ذي الحجة - كتب الله له صيام ستين شهرا.
أقول: ثم روى قريبا منه بسند آخر عن أبي هريرة، وقد تقدم في تعليق الحديث الأول من تفسير الآية.
ورواه أيضا ابن كثير في ترجمة أمير المؤمنين من البداية والنهاية: ج ٧ ص ٣٤٩، وقال: رواه حبشون الخلال وأحمد بن عبد الله بن أحمد النيري - وهما صدوقان - عن علي بن سعيد الرملي عن ضمرة.
وأيضا رواه محمد بن سليمان - ولكن من غير ذكر حسان وأبياته - في الحديث: (٧٣) من

مناقب علي بن أبي طالب (ع) وما نزل من القرآن في علي (ع)

أبي بكر أحمد بن موسى ابن مردويه الأصفهاني

١٣ / قوله تعالى: (اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا) [الآية: ٣].

٣٢٩. ابن مردويه، من طريق أبي هارون العبدي، عن أبي سعيد الخدري، أنها نزلت على رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يوم غدير خم حين قال لعلي: " من كنت مولاه، فعلي مولاه ". (١)

٣٣٠. ابن مردويه، عن أبي سعيد الخدري، قال: لما نصب رسول الله (صلى الله عليه وسلم) عليا يوم غدير خم فنادى له بالولاية، هبط جبرئيل عليه بهذه الآية: (اليوم أكملت لكم دينكم). (٢)

٣٣١. ابن مردويه، عن أبي هريرة، قال: لما كان يوم غدير خم - وهو يوم ثماني عشر من ذي الحجة - قال النبي (صلى الله عليه وسلم): " من كنت مولاه فعلي مولاه "، فأنزل الله: (اليوم أكملت لكم دينكم). (٣)

---

١. تفسير ابن كثير، ج ٢، ص ١٤.

٢. الدر المنثور، ج ٢، ص ٢٥٩، قال فيه: أخرج ابن مردويه وابن عساكر عن أبي سعيد الخدري.

٣. المصدر السابق، قال فيه: أخرج ابن مردويه والخطيب وابن عساكر عن أبي هريرة.

ورواه مفصلا ابن كثير في البداية والنهاية (ج ٧، ص ٣٥٠)، قال: قال الحافظ أبو بكر الخطيب البغدادي: حدثنا عبد الله بن علي بن محمد بن بشران، أخبرنا علي بن عمر الحافظ، أخبرنا أبو نصر حبشون بن موسى بن أيوب الخلال، حدثنا علي بن سعيد الرملي، حدثنا ضمرة بن ربيعة القرشي، عن ابن شوذب، عن مطر الوراق، عن شهر بن حوشب، عن أبي هريرة، قال: من صام يوم ثماني عشرة من ذي الحجة كتب له صيام ستين شهرا، وهو يوم غدير خم لما أخذ النبي (صلى الله عليه وسلم) بيد علي بن أبي طالب فقال: " ألست ولي المؤمنين؟ " قالوا: بلى يا رسول الله، قال: " من كنت مولاه فعلي مولاه ". فقال عمر بن الخطاب: " بخ بخ لك يا ابن أبي طالب، أصبحت مولاي ومولى كل مسلم "، فأنزل الله عز وجل: (اليوم أكملت لكم دينكم).

مثل هذا رواه الحاكم الحسكاني في شواهد التنزيل (ج ١، ص ١٥٨، ح ٢١٣).

دلیل نمبر ٦

(عرش پر کلمہ اور نامِ علیؑ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

الشفا

بتعريف حقوق المصطفى

للقاضي عياض

أبي الفضل عياض بن موسى بن عياض اليحصبي

٤٧٦ هـ - ٥٤٤ هـ

تحقيق

علي محمد البجاوي

الجزء الثاني

الناشر

دار الكتاب العربي

ص. ب. ١١-٥٧٦٩ بيروت

وهذا (١) عند قائله تأويلُ قوله تعـالى (٢) : ﴿ فتلقّى آدمُ مِنْ رَبِّهِ كلماتٍ فتابَ عليه ﴾ .

وفى روايةِ الآجُرّى (٣) [قال] (٤) : فقال آدم ، لمّا خلقتنى رفعتُ رأسى إلى عرشك فإذا فيه مكتوب : لا إله الله محمد رسولُ الله ؛ فعلمتُ أنه ليس أحدٌ أعظمَ قدْراً عندك ممن جعلتَ اسمه مع اسمك ، فأوحى اللهُ إليه : وعِزّتى وجلالى ، إنه لآخِرُ النبيين من ذُرّيتك ولَوْلاهُ ما خلقتُك .

قال : وكان آدمُ يُكنَى بأبى محمد ، وقيل : بأبى البشر .

ورُوِى عن سُرَيْج بن يونس أنه قال : إنّ لله ملائكةً سَيّاحين (٥) عِبادتُها (٦) كلّ دارٍ فيها أحمد ، أو محمد ، إكراما منهم لمحمد صلى الله عليه وسلم .

ورَوَى ابنُ قانع (٧) القاضى ، عن أبى الحمْراء ؛ قال : قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : لمّا أُسْرِىَ بِى إلى السماء إذا على العرش مكتوب : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله ، أيّدْتُه بعلىّ (٨) .

---

(١) وهذا : أى الحديث المذكور . تأويل : تفسير .   (٢) سورة البقرة ، آية ٣٧

(٣) هذا فى ا ، ب . قال القارى : قال الحلبى : الظاهر أنه الإمام القدوة أبو بكر محمد ابن الحسين بن عبد الله البغدادى مصنف كتاب الشريعة فى السنة ، والأربعين ، وغيرها . روى عنه أبو نعيم الحافظ ، وكان عالما عاملا ، سكن مكة ، ومات بها سنة ستين وثلاثمائة .

(٤) من ب .

(٥) سياحين : من السياحة ، وهى السير الطويل ، والمشى فى الأرض ، والسفر من غير مقصد وللنظر فى المصنوعات وغير ذلك .

(٦) عبادتهم : زيارتهم . وفى ب : عبادتها ـ بالباء الموحدة . وفى هامشه : عيادتها . وقال : زيارتها ـ تفسير لقوله : عيادتها . وفى ا : على كل دار .

(٧) ابن قانع : اسمه عبد الباقى بن مرزوق ، صاحب معجم الصحابة ، وكتاب اليوم والليلة ، وتاريخ الوفيات من أول سنة الهجرة ، فروى معجم الصحابة له هذا .

(٨) التأييد : التقوية والنصر .

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى والبتول والسبطين والأئمة
من ذريتهم عليهم السلام

تأليف شيخ الإسلام المحدث الكبير إبراهيم بن محمد
بن المؤيد بن عبد الله بن علي بن محمد الجويني الخراساني
من أعلام القرن السابع والثامن.
المولود عام (٦٤٤) والمتوفى سنة (٧٣٠) الهجرية

حققه وعلق عليه وتصدى لنشره الشيخ محمد باقر المحمودي

ابن عثمان التمار ، قال : حدثنا إبراهيم بن هانىء النيسابوري حدثنا عبادة بن زياد الأسدي حدثنا عمرو بن ثابت بن أبي المقدام ، عن أبي حمزة الثمالي عن سعيد بن ابن جبير ، عن أبي الحمراء خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : لمّا أسري بي رأيت في ساق العرش مكتوباً (١) : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله صفوتي من خلقي أيدته بعليّ ونصرته به .

١٨٤ ــ أنبأني الشيخ إمام الدين يحيى بن الحسين بن عبد الكريم في شهر [رجب] (٢) من سنة إحدى وسبعين وست مأة ، قال : أنبأنا الشيخ رضي الدين أبو الخير (٣) أحمد بن إسماعيل إجازة أنبأنا أبو القاسم زاهر بن طاهر الشحامي أنبأنا أبو عثمان الصابوني وغيرهما إذناً ، قالوا : أنبأنا أبو عبدالله محمد بن عبدالله الحافظ حدثنا أبو الحسن محمد بن علي بن الحسين بن الحسن بن القاسم الحسني الصوفي حدثنا أبو أيّوب سليمان بن أحمد بن يحيى الملطي بحمص ، حدثنا محمد بن عثمان بن عبد الرحمان البصري حدثنا حجّاج بن نصير ، حدثنا هشام ، عن أيّوب ، عن عكرمة ، عن ابن عباس قال :

كنّا عند النبي صلى الله عليه وسلم فإذاً بطير في فيه لوزة خضراء فألقاها في حجر النبي صلى الله عليه وسلم فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم فقلبها وكسرها فإذاً في جوفها دودة خضراء مكتوب فيها بالصفراء : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله نصرته بعلي وأيدته به . ما أنصف الله من خلقه من لم يرض بقضائه واشتكاه برزقه .

ورواه أيضاً ابن المغازلي في الحديث : (٦١) من مناقبه ص ٣٩ ط ١ .
ورواه أيضاً الخوارزمي في الفصل (١٠) من مناقبه ص ٢٢٤ ط تبريز .
ورواه أيضاً في الحديث : (٣٠٣) من شواهد التنزيل : ج ١ ، ص ٢٢٧ ط ١ ، بأسانيد .
ورواه أيضاً الطبراني كما في مجمع الزوائد : ج ٩ ص ١٢١ .
ورواه أيضاً المزي في ترجمة أبي الحمراء من باب الكنى من تهذيب الكمال : ج ١٢ ، الورق ١١٧ .
ورواه أيضاً ابن عساكر في ترجمة الخطاب بن سعد الخير من تاريخ دمشق : ١٦ ، ص ٥٦ .
ورواه أيضاً في الحديث (٨٥٧) من ترجمة أمير المؤمنين ج ٣ ص ٢٥٤ وحل ما أشرنا إليه ها هنا علقناه عليه .

(١) هذا هو الصواب ، وفي الأصل : « مكتوب » .
(٢) مابين المعقوفين كان في الأصل بياضاً وأثبتناه احتمالا .
(٣) هذا هو الصواب ، وفي الأصل : « أبو الحسن ... » . وأبو الخير هذا هو أحمد بن إسماعيل الطالقاني ، والحديث رواه في الباب : (٣٩) من كتابه الأربعين المنتقى المخطوط .
ورواه أيضاً ابن حجر بسند آخر عن ابن عباس في ترجمة أبي الزعيزعة من لسان الميزان : ج ٥ ص ١٩٦ .

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

أخْبَرَنا[١] أبو عَبْد الله بن أبي العلاء، أنا أبي أبو القَاسم، أنا أبو مُحَمَّد بن أبي نصر، أنا خَيْثمة بن سُلَيْمان، نا إبْراهيم بن سُلَيْمان بن حزازة، نا الحسَن بن الحسَين الأنصاري، نا عَلي بن القاسم، عَن ابن مجاهد، عَن أبيه في قوله عز وجل: **﴿والذي جاء بالصدق وصدّق به﴾** قال [الذي جاء بالصدق] رَسُول الله ﷺ، «**وصدق به**» عَلي بن أبي طالب.

وفي قوله تعالى: **﴿إنّما أنت منذر ولكلّ قوم هادٍ﴾** قال: [الهادي:] «عَلي بن أبي طالب».

أخْبَرَنا أبو الحسَن عَلي بن المُسَلّم الشافعي، أنا أبو القاسم بن أبي العلاء، أنا أبو بكر مُحَمَّد بن عمر بن سُلَيْمان العوفي النّصيبي، نا أبو بكر أحْمَد بن يوسف بن خَلاّد، نا أبو عَبْد الله الحسَين بن إسْمَاعيل المهري، نا عباس بن بكار، نا خالد بن أبي عمرو الأسدي، عَن الكلبي، عَن أبي صالح، عَن أبي هريرة قال: مكتوب على العرش: لا إله إلاّ الله وحدي لا شريك لي، ومُحَمَّد عبدي ورسولي أيّدته بعلي، وذلك قوله في كتابه: **﴿هو الذي أيّدك بنصره وبالمؤمنين﴾**[٢] عَلي وحده.

أخْبَرَنا أبو الفرج سعيد بن أبي الرجاء، أنا منصور بن الحسَين، وأحْمَد بن محمود، قالا: أنا أبو بكر بن المقرىء، نا إسْمَاعيل بن عبّاد البصري، نا عبّاد بن يعقوب، نا الفضل بن القاسم، عَن سفيان الثوري، عَن زبيد[٣] عَن مرة، عَن عَبْد الله أنه كان يقرأ **﴿وكفى الله المؤمنين القتال﴾**[٤] بعلي بن أبي طالب.

أخْبَرَنا أبو عَبْد الله الحسَين بن عَبْد الملك، أنا سعيد بن أحْمَد بن مُحَمَّد، أنا أبو بكر الجَوْزَقي، أنا عمرو[٥] بن الحسَن بن عَلي، نا أحْمَد بن الحسَن الحرار، نا أبي، نا حُصَين بن مُخَارق، عَن ضَمْرَة، عَن عطاء، عَن أبي إسحاق، عَن الحارث، عَن عَلي قال: قال رَسُول الله ﷺ: «**عَليّ على بيّنة من ربه، وأنا الشاهد منه**»[٨٩٥٢].

قال: ونا حُصَين، عَن الخليل بن لطيف، عَن أبي هارون، عَن أبي سعيد الخُدْري في قوله: **﴿ولتعرفنهم في لحن القول﴾**[٦] قال بعضهم: عَلي بن أبي طالب.

---

(١) في «ز»: أنبانا.
(٢) سورة الأنفال، الآية: ٦٢.
(٣) الأصل: زيد، تصحيف، والمثبت عن م.
(٤) سورة الأحزاب، الآية: ٢٥.
(٥) كذا بالأصل، وفي «ز»: «عمر بن الحسن بن علي» وفي م: «عمر بن الحسين بن علي».
(٦) سورة محمد، الآية: ٣٠.

الجزء الاول

من

الرياض النضرة
في مناقب العشرة

تأليف

الامام شيخ مشايخ الفقه والحديث حافظ
عصره وزمانه أبى جعفر أحمد الشهير
بالمحب الطبري تغمده الله

برحمته

آمين

عني بتصحيحه

السيد محمد بدر الدين النعسانى الحلبى

الطبعة الاولى

على نفقة السيد محمد كامل أفندى النعسانى ومحمد عبد العزيز

يطلب من محل السادات محمد أمين الخانجى وشركاه بالاستانه ومصر

اغتسل فقلت لخالد أما ترى الى هذا فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال يابريدة أتبغض عليا قلت نعم قال لاتبغضه فان له في الخمس أكثر من ذلك انفرد به البخاري * وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم من كنت وليه فعلي وليه أخرجه أبو حاتم * وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جمع الله الاولين والآخرين يوم القيامة ونصب الصراط على جسر جهنم ماجازها أحد حتى كانت معه براءة بولاية علي بن أبي طالب خرجه الحاكمي في الاربعين والمراد بالولاية والله أعلم الموالاة والنصرة والمحبة * وعن ابن مسعود قال أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بيد علي وقال هذا وليي وأنا وليه واليت من والاه وعاديت من عاداه خرجه الحاكمي

(ذكر حق علي على المسلمين)

عن عمار بن ياسر وابي أيوب قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق علي على المسلمين حق الوالد على الولد خرجه الحاكمي * وعن أبي مقدم صالح قال لما حضرت عبد الله بن عباس الوفاة قال اللهم انى أتقرب اليك بولاية علي بن أبي طالب خرجه أحمد في المناقب ـ الكلام على هذا الحديث وبيان متعلق الرافضة منه الجواب عنه والجمع بينه وبين ماتقدم في خلافة أبي بكر تقدم في فصل خلافة أبي بكر

(ذكر اختصاصه بأن جبريل منه)

عن أبي رافع قال لما قتل علي أصحاب الالوية يوم أحد قال جبريل يارسول الله ان هذه لهي المواساة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم انه مني وأنا منه فقال جبريل وأنا منكما يارسول الله خرجه أحمد في المناقب

(ذكر اختصاصه بتأييد الله نبيه صلى الله عليه وسلم به وكتبه ذلك على ساق العرش وعلى بعض الحيوان)

عن أبي الحمراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسرى بي الى السماء نظرت الى ساق العرش الايمن فرأيت كتابا فهمته محمد رسول الله أيدته بعلي ونصرته به خرجه الملاء في سيرته * وعن ابن عباس قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاذا بطائر في فيه لوزة خضراء فألقاها في حجر النبي صلى الله عليه وسلم فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم فقبلها ثم كسرها فاذا في جوفها دودة خضراء مكتوب فيها بالاصفر لااله الا الله محمد رسول الله نصرته بعلي خرجه أبو الخير

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الگنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

حدثنا اسماعيل بن عباد البصري ، حدثنا عباد بن يعقوب ، حدثنا الفضل بن القاسم عن سفيان الثوري ، عن زبيد بن مرة ، عن عبد الله بن مسعود انه كان يقرأ : « وكفى الله المؤمنين القتال » (٧٨١) بعلي .

قلت : ذكره غير واحد من اصحاب التفاسير والسير ، وهذا سياق ابن عساكر في تاريخه (٧٨٢) .

ومن ذلك ما اخبرنا ابو محمد عبد العزيز بن محمد بن الحسين الصالحي بجامع دمشق ، اخبرنا ابو القاسم الحافظ الدمشقي ، اخبرنا ابو الحسن علي بن المسلم الشافعي ، اخبرنا ابو القاسم بن العلا ، وأبو بكر محمد بن عمر بن سليمان العربي النصيبي ، حدثنا ابو بكر احمد بن يوسف بن خلاد ، حدثنا ابو عبد الله الحسين ابن اسماعيل المهري ، حدثنا عباس بن بكار ، حدثنا خالد بن ابي عمر الأسدي ، عن الكلبي ، عن ابي صالح ، عن ابي هريرة ، قال : مكتوب على العرش لا إله إلا الله وحدي لا شريك لي ، ومحمد عبدي ورسولي أيدته بعلي ، وذلك قوله عز وجل في كتابه الكريم : « هو الذي أيدك بنصره وبالمؤمنين » (٧٨٣) علي وحده .

قلت : ذكره ابن جرير في تفسيره (٧٨٤) ، وابن عساكر في تاريخه في ترجمة علي عليه السلام .

---

(٧٨١) سورة الاحزاب ٢٥ .

(٧٨٢) الدر المنثور ٥ : ١٩٢ .

(٧٨٣) سورة الانفال ٦٢ .

(٧٨٤) لم يوجد الحديث في تفسير ابن جرير الطبري ضمن هذه الآية ، وجاء في الدر المنثور ٣ : ١٩٩ ، ينابيع المودة ٩٤ ، تاريخ بغداد ١١ : ١٧٣ ، الرياض النضرة ٢ : ١٧٢ ، ذخائر العقبى ٦٩ ، مناقب الخوارزمي ٢٥٤ كنز العمال ٦ : ١٥٨ ، الغدير ٢ : ٤٦ ط نجف .



ينابيع المودّة

سجلٌ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السَّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ إبراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه
علاء الدين الأعلمي

الجزء الأول

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب ٧١٢٠

من الدهر لم يكن شيئاً مذكوراً﴾[1]، إلى آخر السورة. وهذا الخبر مذكور في تفسير البيضاوي وروح البيان والمسامرة.

الباب الثالث والعشرون

في تفسير قوله تعالى ﴿وكفى الله المؤمنين القتال﴾ وقوله سبحانه ﴿هو الذي أيدك بنصره وبالمؤمنين﴾ وقوله عز وجل: ﴿أفمن وعدناه وعداً حسناً فهو لاقيه﴾ وقوله تعالى ﴿رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه﴾

قال الحافظ جلال الدين السيوطي في مصحف ابن مسعود: كفى الله المؤمنين القتال بعلي.

في المناقب عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: لما برز علي إلى عمرو بن عبد ود قال النبي ﷺ: برز الإيمان كله إلى الشرك كله! فلما قتله قال: أبشر يا علي! فلو وزن عملك اليوم بعمل أُمتي لرجح عملك بعملهم!

أبو نعيم الحافظ بسنده عن أبي هريرة، أيضاً عن أبي صالح عن ابن عباس، أيضاً عن جعفر الصادق رضي الله عنهم في قوله تعالى: ﴿هو الذي أيدك بنصره وبالمؤمنين﴾[2]، قالوا نزلت في علي، وإن رسول الله ﷺ قال: رأيت مكتوباً على العرش: لا إلّه إلا الله وحده لا شريك له، محمد عبدي ورسولي أيدته ونصرته بعلي بن أبي طالب.

وروي عن أنس بن مالك نحوه.

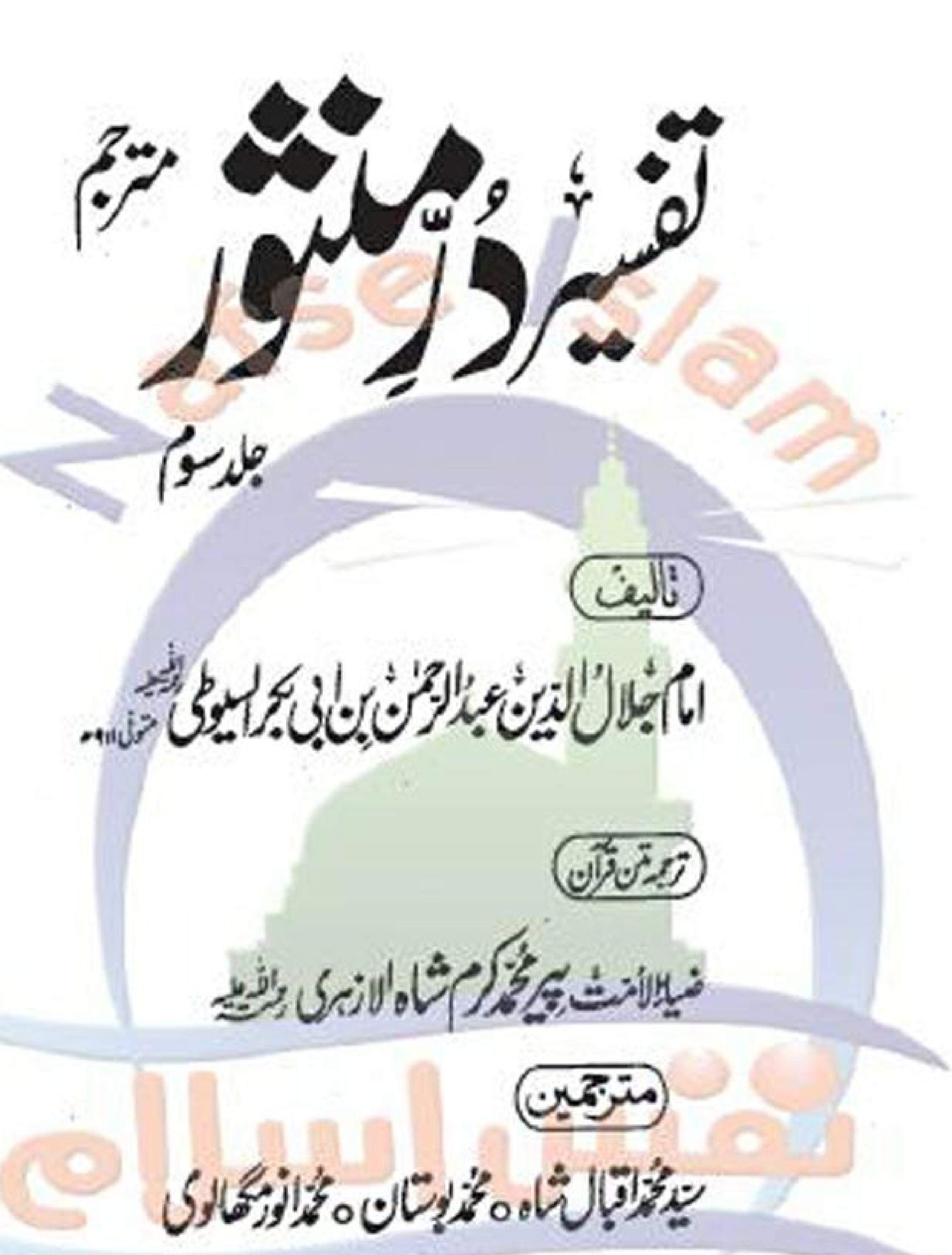
وفي كتاب الشفاء روى ابن قانع القاضي عن أبي الحمراء قال: قال رسول الله ﷺ: لما أسري بي إلى السماء إذا على العرش مكتوب: لا إلّه إلا الله محمد رسول الله أيدته بعلي.

وفي المناقب عن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ضربة علي في يوم الخندق أفضل من أعمال أُمتي إلى يوم القيامة!

---

(١) سورة الإنسان، الآية: ١.

(٢) سورة الأنفال، الآية: ٦٢.



تفسیر درِ منثور مترجم

جلد سوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ۔ محمد بوستان ۔ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

"اور اگر وہ ارادہ کریں کہ آپ کو دھوکہ دیں (تو آپ فکر مند کیوں ہوں) بے شک کافی ہے آپ کو اللہ تعالیٰ، وہی ہے جس نے آپ کی تائید کی اپنی نصرت اور مومنوں (کی جماعت) سے اور اسی نے الفت پیدا کر دی ان کے دلوں میں۔ اگر آپ خرچ کرتے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب تو نہ الفت پیدا کر سکتے ان کے دلوں میں لیکن اللہ تعالیٰ نے الفت پیدا کر دی ان کے درمیان، بلاشبہ وہ زبردست ہے حکمت والا ہے"۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے وَ اِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس میں بنی قریظہ کا تذکرہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت سدی رحمہ اللہ نے کہا ہے: اس آیت میں بِالْمُؤْمِنِيْنَ سے مراد انصار ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ انصار کے بارے نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آیت میں بِالْمُؤْمِنِيْنَ سے مراد انصار ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: عرش پر لکھا ہوا ہے "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ، مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ وَ رَسُوْلِيْ اَيَّدْتُهٗ بِعَلِيٍّ" (کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں کوئی میرا شریک نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے علی کے ساتھ ان کی تائید کی ہے) لہٰذا آیت هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اسی کے متعلق ہے۔

امام ابن مبارک، ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا نے کتاب الاخوان میں، نسائی، بزار، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت باہم محبت کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔ (1)

امام ابو عبید، ابن منذر، ابوالشیخ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں اور یہ آپ ہی کے الفاظ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے قرابت کے رشتے توڑ دیے جاتے ہیں اور منعم کے احسان کی ناشکری کی جاتی ہے اور ہم دلوں کے باہم ایک دوسرے کے قریب ہونے کی مثال نہیں پاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ

1۔ شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 495 (9013)، دار الکتب العلمیہ بیروت



جلد چہارم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ۔ محمد بوستان ۔ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

امام ابن ماجہ، حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی نے البعث والنشور میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیر والی رات جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کا ثواب دس گنا ہے، قرض اٹھارہ گنا ہے۔ میں نے پوچھا جبرئیل، قرض، صدقہ سے افضل ہے۔ فرمایا اس لیے کہ سائل سوال کرتا ہے جب کہ اس کے پاس (مال) ہوتا ہے اور قرض طلب کرنے والا اپنی ضرورت کے لیے قرضہ طلب کرتا ہے۔(1)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں جنت میں داخل ہوا، تو میں نے جنت کے درختوں میں سے ایک درخت دیکھا، جنت میں میں نے اس سے خوب صورت از روئے پتوں کے سفید، از روئے پھل کے عمدہ درخت نہیں دیکھا۔ میں نے اس کے پھلوں میں سے ایک پھل کھایا تو میری صلب میں نطفہ بن گیا۔ جب زمین پر اترا تو حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاملہ ہوگئیں۔ جب میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو میں فاطمہ کی خوشبو کو سونگھ لیتا ہوں۔(2)

امام حاکم نے اسے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اسے حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام بہی لے کر آئے، میں نے اسے سیر والی رات کو کھایا پس حضرت خدیجہ حضرت فاطمہ کے ساتھ حاملہ ہوئیں۔ پس میں جب جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی گردن کو سونگھ لیتا ہوں۔(3)

امام البزار، ابو قاسم بغوی اور ابن قانع دونوں نے معجم الصحابہ میں، ابن عدی، ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں ایک موتیوں کے محل تک پہنچا۔ بغوی کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ مجھے ایک موتیوں کے پنجرے میں سیر کرائی گئی، اس کا فرش سونے کا تھا۔ اس سے نور چمک رہا تھا اور مجھے تین لقب عطا کیے گئے کہ تو رسولوں کا سردار ہے، متقین کا امام ہے اور روشن پیشانیوں اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا قائد ہے۔(4)

امام ابن قانع، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو الحمراء سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے ساتوں آسمان کی سیر کرائی گئی تو عرش کی دائیں پنڈلی پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا۔(5)

امام ابن عدی اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں نے عرش کے پائے پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَیَّدْتُهٗ بِعَلِیٍّ (میں نے علی کے ساتھ اس کی مدد کی) لکھا ہوا دیکھا۔

1۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، جلد 3، صفحہ 163 (2431)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ معجم کبیر، جلد 22، صفحہ 400 (1000)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد 3۔ مستدرک حاکم، جلد 3، صفحہ 169 (4738)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ معجم الصحابہ از ابن قانع، جلد 9، صفحہ 3228 (1000)، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ

5۔ معجم کبیر، جلد 22، صفحہ 200 (526)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

[illegible]

سیرت سیدنا حیدر کرار علیہ السلام

مشکل کشاء

اول

مفسر قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

041. 2646756
0321.4926515
0300.6674752

عرش پر نام علیؑ

ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں محب طبری "الماۂ" کی سیرت کے حوالے سے روائت نقل کرتے ہیں کہ

حضرت ابی حمراء سے روائت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں معراج کی شب آسمانوں کی طرف گیا تو میں نے اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پائے پر یہ لکھا ہوا پایا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور

انہیں علیؑ کے ذریعہ سے امداد و نصرت فرمائی گئی۔

عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ اسرئ بی الی السماء نظرت علی ساق العرش فرایت کتا بہ فھمۃ محمد رسول اللہ اید تہ بعلی و نصر تہ بہ.

﴿ریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ مطبوعہ مصر جلد دوم ص ۲۷﴾

مندرجہ بالا روایت کے دیگر حوالہ جات غزوہ بدر واحزاب کے ضمن میں پیش کیے جائیں گے فی الحال آپ جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے اسم عظیم کے متعلق ہی مزید ایک روایت ملاحظہ فرمائیں کہ آپ کا نام عرشِ علیٰ کی زینت بھی ہے اور طائرانِ خوش نوا کی قوت پرواز بھی۔

دلیل نمبر ۷

(ولایت کا منکر لعنتی)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



ينابيع المودّة

سجلٌّ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السَّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأمجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ إبراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه

علاء الدين الأعلمي

الجزء الأوّل

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب ٧١٢٠

الباب الثامن والعشرون

في تفسير هاتين الآيتين ﴿فلما رأوه زلفة سيئت وجوه الذين كفروا وقيل هذا الذي كنتم به تدعون﴾[1]

الحاكم بسنده عن الأعمش عن محمد الباقر وجعفر الصادق رضي الله عنهما قالا : لما رأى المخالفون المحاربون لعلي كرم الله وجهه، أنه عند الله من الزلفى، سيئت وجوه الذين كفروا، أي كفروا نعمة الله التي هي إمامة علي، ﴿وقيل هذا الذي كنتم به تدعون﴾، أن مخالفة علي ومحاربته وقتاله أمر لا ذنب له .

وفي تفسير قوله تعالى : ﴿فأذن مؤذن بينهم يقول ألا لعنة الله على الظالمين﴾[2] وتفسير ﴿وأذان من الله ورسوله﴾[3]:

الحاكم أبو القاسم الحسكاني أخرج بسنده عن محمد بن الحنفية رضي الله عنه: عن أبيه علي كرم الله وجهه قال : أنا ذلك المؤذن .

الحاكم بسنده عن أبي صالح عن ابن عباس رضي الله عنهما، أنه قال علي رضي الله عنه، في كتاب الله أسماء لي لا يعرفها الناس منها ﴿أذن مؤذن بينهم يقول ألا لعنة الله على الظالمين﴾، أي الذين كذبوا بولايتي واستخفوا بحقي .

وفي المناقب عن جابر الجعفي عن الباقر عليه السلام قال : خطب أمير المؤمنين صلوات الله عليه بالكوفة، عند انصرافه من النهروان، وبلغه أن معاوية بن أبي سفيان يسبه ويقتل أصحابه، فقام خطيباً إلى أن قال : وأنا المؤذن في الدنيا والآخرة، قال الله عز وجل : فأذن مؤذن بينهم يقول ألا لعنة الله على الظالمين، أنا ذلك المؤذن. وقال عز وجل: ﴿وأذان من الله ورسوله إلى الناس يوم الحج الأكبر﴾ وأنا ذلك الأذان .

---

(١) سورة الملك، الآية: ٢٧ .

(٢) سورة الأعراف، الآية: ٤٤ .

(٣) سورة التوبة، الآية: ٣ .

هذه الآية قال: عن ولايتنا أهل البيت!

وعن جعفر الصادق عليه السلام في هذه الآية قال: عن الإمام الحائدون.

وفي تفسير: ﴿إنك لتدعوهم إلى صراط مستقيم﴾[1] قال جعفر الصادق عليه السلام: الصراط المستقيم ولاية أمير المؤمنين عليه السلام!

الباب الثامن والثلاثون

في تفسير قوله تعالى: ﴿يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم﴾

في المناقب في تفسير مجاهد، أن هذه الآية نزلت في أمير المؤمنين علي عليه السلام، حين خلفه رسول الله صلى الله عليه وآله بالمدينة فقال: يا رسول الله! أتخلفني على النساء والصبيان؟! فقال أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى، حين قال موسى: اخلفني في قومي وأصلح.

وفي المناقب عن الحسن بن صالح، عن جعفر الصادق عليه السلام في هذه الآية قال: أولو الأمر هم الأئمة من أهل البيت عليهم السلام.

الحمويني بسنده عن سليم بن قيس الهلالي قال: رأيت علياً في مسجد المدينة في خلافة عثمان، وإن جماعة المهاجرين والأنصار يتذاكرون فضائلهم وعلي ساكت فقالوا: يا أبا الحسن تكلم! فقال: يا معشر قريش والأنصار! أسألكم ممن أعطاكم الله هذا الفضل، أبأنفسكم أو بغيركم؟ قالوا: أعطانا الله ومنّ علينا بمحمد صلى الله عليه وآله! قال: ألستم تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال: إني وأهل بيتي كنا نوراً نسعى بين يدي الله تعالى، قبل أن يخلق الله عز وجل آدم بأربعة عشر ألف سنة، فلما خلق الله آدم عليه السلام وضع ذلك النور في صلبه، وأهبطه إلى الأرض ثم حمله في السفينة، في صلب نوح عليه السلام، ثم قذف به في النار في صلب إبراهيم عليه السلام، ثم لم يزل الله عز وجل ينقلنا، من الأصلاب الكريمة إلى الأرحام الطاهرة من الآباء والأمهات، لم يكن واحد منا على سفاح قط فقال أهل السابقة وأهل بدر وأحد: نعم قد سمعناه.

---

(1) سورة المؤمنون، الآية: ٧٣.

شواهد التنزيل
الجزء: ١

الحاكم الحسكاني

[٤٢] وفيها [نزلت أيضا] قوله تعالى:
(فأذن مؤذن بينهم [أن لعنة الله على الظالمين)] [٤٤ / الأعراف]

٢٦١ - أخبرنا أبو عبد الله الشيرازي قال: أخبرنا أبو بكر الجرجرائي قال: حدثنا أبو أحمد البصري قال: حدثنا المغيرة بن محمد قال: حدثنا عبد الغفار بن محمد، قال: حدثنا مصعب بن سلام، عن عبد الأعلى التغلبي:
عن محمد بن الحنفية عن علي قال: (فأذن مؤذن بينهم أن لعنة الله على الظالمين) فأنا ذلك المؤذن (١).

٢٦٢ - فرات بن إبراهيم الكوفي قال: حدثني علي بن عتاب (٢) قال: حدثنا جعفر بن عبد الله، قال: حدثنا محمد بن عمر، عن يحيى بن راشد، عن كامل عن أبي صالح:

---

(١) قال أمين الاسلام الطبرسي في تفسير الآية الكريمة من مجمع البيان: وروى الحاكم أبو القاسم الحسكاني بإسناده عن محمد بن الحنفية، عن علي (عليه السلام) أنه قال: أنا ذلك المؤذن.
وبإسناده عن أبي صالح عن ابن عباس [قال:] إن لعلي في كتاب الله أسماء لا يعرفها الناس [منها] قوله: (فأذن مؤذن بينهم) فهو المؤذن بينهم يقول: ألا لعنة الله على الذين كذبوا بولايتي واستخفوا بحقي.

(٢) كذا في النسخة الكرمانية، وفي النسخة اليمنية: " علي بن غياث... ".

عن ابن عباس قال: إن لعلي بن أبي طالب في كتاب الله أسماء لا يعرفها الناس [منها] قوله: (فأذن مؤذن بينهم) فهو المؤذن بينهم يقول: ألا لعنة الله على الذين كذبوا بولايتي واستخفوا بحقي (١).

٢٦٣ - أبو النضر العياشي قال: حدثنا محمد بن نصير، قال: حدثنا أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن محمد بن الفضيل، عن ابن أذينة في قوله: (فأذن مؤذن بينهم) قال: قال المؤذن أمير المؤمنين (٢).

٢٦٤ - وحدثنا به عن الحسين بن سعيد، عن محمد بن الحسين، عن محمد بن الفضيل، عن ابن أذينة، عن حمران (٣) عن أبي جعفر مثل ذلك.

٢٦٥ - قال: [و] حدثني جعفر بن أحمد (٤)، قال: حدثني العمركي، وحمدان، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن ابن أذينة، عن حمران، عن أبي جعفر قال: المؤذن أمير المؤمنين (عليه السلام).

---

(١) وهو الحديث: (١٤٥) من تفسير فرات ص ٤٥، ويجئ أيضا حديث آخر بأسانيد في تفسير قوله تعالى: (وأذان من الله ورسوله) في الحديث: (٣٩٧) ص ٢٣٣ ط ١.

(٢) كذا في النسخة الكرمانية، ولفظة: " قال " الثانية غير موجودة في النسخة اليمنية وفيها أيضا: " أحمد بن محمد بن الحسين بن سعيدا... ".
والحديث موجود بمغايرة طفيفة في تفسير الآية الكريمة من تفسير العياشي.
ورواه عنه البحراني - مع أحاديث أخر عن الكليني والصدوق وغيرهما - في تفسير الآية الكريمة من تفسير البرهان: ج ٢ ص ١٧، ط ٣.

(٣) كذا في النسخة الكرمانية، وفي النسخة اليمنية: " عن محمد بن الحصين، عن عمران، عن أبي جعفر... ".

(٤) والحديث رواه أيضا بسنده عن أبي جعفر (عليه السلام) ابن مردويه في كتاب مناقب علي (عليه السلام) كما رواه عنه الأربلي في عنوان: " ما نزل في شأنه (عليه السلام) من القرآن " من كتاب كشف الغمة: ج ١، ص ٣٢١.

دلیل نمبر ۸

(دعوتِ ذوالعشیرہ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفسیر مظہری جلد ہفتم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ تفسیر

زیر اہتمام: ادارہ ضیاء المصنفین ۰ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ـــ کراچی ـــ پاکستان

تھی) کہ ان میں سے صرف ایک آدمی وہ کھا سکتا تھا جتنا میں نے ان تمام کو پیش کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کو سیراب کرو پس میں وہ پیالہ اٹھا لایا۔ انہوں نے اتنا دودھ پیا کہ وہ تمام کے تمام سیراب ہو گئے۔ قسم بخدا (اس کی مقدار صرف اتنی تھی) کہ ان میں سے صرف ایک آدمی پی سکتا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے گفتگو کرنے کا ارادہ فرمایا تو ابولہب نے پہلے ہی کہہ دیا تمہارے ساتھی نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ بکھر گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان سے کوئی بات نہ کر سکے۔ تو آپ ﷺ نے دوسرے دن پھر فرمایا اے علی! بے شک وہ آدمی مجھ سے سبقت لے گیا ہے کہ جب میں نے کلام کا ارادہ کیا تو میری گفتگو سے پہلے ہی لوگ منتشر ہو گئے۔ لہٰذا اسی قسم کی ایک اور دعوت کا اہتمام کرو۔ اور انہیں پھر جمع کرو۔ پس میں نے ویسے ہی کیا، پھر انہیں اکٹھا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے کھانا لانے کو فرمایا، تو میں نے آپ کو پیش کیا پھر آپ ﷺ نے گزشتہ دن کے عمل کی طرح کیا۔ پھر ان تمام نے کھایا اور پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گفتگو فرمائی اے بنی عبدالمطلب! بے شک میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں، تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں اس کی طرف دعوت دوں۔ پس تم میں سے کون میرے اس معاملے میں میری مدد کرے گا اور میرا بھائی، میری وصی اور میرا نائب ہو گا؟ پس تمام کے تمام لوگوں پر خاموشی چھا گئی اور کوئی بھی نہ بول سکا۔ تو میں نے کہا اے نبی اللہ! بے شک میں ان تمام میں کم عمر ہوں لیکن اس معاملے میں میں آپ کا مددگار رہوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑا اور فرمایا اِنَّ هٰذَا اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْکُمْ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا (بے شک تم میں یہ میرا بھائی، وصی اور نائب ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو) لوگ استہزاء ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ ہمیں علی کی بات سننے اور اس کی پیروی کا حکم دے رہے ہیں۔(1)

صحیحین میں سعید بن جبیر کے واسطہ سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ تو حضور نبی کریم ﷺ صفا پر تشریف لے گئے۔ اور ندا دینے لگے اے بنی فہر، اے بنی عدی باری باری قریش کے تمام قبائل کو بلایا یہاں تک کہ وہ سارے جمع ہو گئے۔ اور جو آدمی خود نہ آ سکا اس نے اپنا نائب بھیج دیا تا کہ وہ بات کو سن کر اس تک پہنچائے۔ پس جب ابولہب اور قریش آ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ اس وادی میں دشمن کا ایک دستہ تم پر شب خون مارنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ تو ان تمام نے کہا جی ہاں، اس لیے کہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ ہی سنا ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا "فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ" (بے شک میں تمہیں عذاب شدید سے پہلے متنبہ کر رہا ہوں کہ کفر و شرک سے باز آ جاؤ) تو یہ سن کر ابولہب بولا تمہیں سارا دن خرابی ہو تو نے ہمیں کیا اس لیے جمع کیا ہے؟ تو اس وقت یہ مکمل سورت نازل ہوئی تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ الی آخر السورة"(2)

صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ" تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور فرمانے لگے اے گروہ قریش! یا اسی کی مثل اور کوئی کلمہ فرمایا اپنے نفسوں کو بیچ دو اے بنی عبد مناف! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کسی شے کو تم سے دور نہیں کر سکوں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب میں تمہیں کسی شے کا فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا۔ اے صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی گرفت سے نہیں بچا سکوں گا اے فاطمہ بنت محمد ﷺ میرے

1۔ تفسیر بغوی زیر آیت ہذا   2۔ صحیح بخاری، جلد 2 صفحہ 702 (وزارت تعلیم)

تفسير البغوي

(معالم التنزيل)

للإمام محيي السنة

أبي محمد الحسين بن مسعود البغوي

(المتوفى ٥١٦ هـ)

طبعة جديدة منقحة ومرتبة
ميزت فيها الآيات المتعلقة بالتفسير بلون أحمر
منضبطة برسم المصحف

دار ابن حزم

رسول الله ﷺ فقال: «يا بني عبدالمطلب إني قد جئتكم بخيري الدنيا والآخرة. وقد أمرني الله تعالى أن أدعوكم إليه، فأيكم يوازرني على أمري هذا؟ ويكون أخي ووصيّي وخليفتي فيكم فأحجم القوم عنها جميعاً فسكتوا عن آخرهم فقلت وأنا أحدثهم سناً، أنا يا نبي الله أكون وزيرك عليه». قال: فأخذ برقبتي ثم قال إن هذا أخي ووصي وخليفتي فيكم، فاسمعوا له وأطيعوا، فقام القوم يضحكون، ويقولون لأبي طالب: قد أمرك أن تسمع لعلي وتطيع.

أخبرنا عبدالواحد بن أحمد المليحي، أنا أحمد بن عبدالله النعيمي، أنا محمد بن يوسف، حدثنا محمد بن إسماعيل، حدثنا يوسف بن موسى، حدثنا أبو أسامة، حدثنا الأعمش، حدثنا عمرو بن مرة، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لما نزلت «وأنذر عشيرتك الأقربين ورهطك منهم المخلصين» خرج رسول الله ﷺ حتى صعد الصفا، فهتف يا صباحاه، فقالوا: من هذا فاجتمعوا إليه فقال: «أرأيتُكم إنْ أخبرتكم أنّ خيلاً تخرج من سفح

المليحي، أنا أحمد بن عبدالله النعيمي، أنا محمد بن يوسف، ثنا محمد بن إسماعيل، ثنا عمر بن حفص بن غياث، ثنا أبي، ثنا الأعمش، حدثني عمرو بن مرة، عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: لما نزلت ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، صعد النبي ﷺ على الصفا فجعل ينادي: «يا بني فهر يا بني عدي» لبطون قريش حتى اجتمعوا، فجعل الرجل إذا لم يستطع أن يخرج أرسل رسولاً لينظر ما هو، فجاء أبو لهب وقريش، وقال: «أرأيتكم لو أخبرتكم أنّ خيلاً بالوادي تريد أن تُغير عليكم أكنتم مصدقيّ؟» قالوا: نعم، ما جربنا عليك إلا صدقاً، قال: «فإني نذيرٌ لكم بين يدي عذاب شديد» فقال أبو لهب: تباً لك سائر اليوم ألهذا جمعتنا؟ فنزلت: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ﴾ [المسد: ١ ـ ٢].

أخبرنا عبدالواحد [بن أحمد] المليحي، أنا أحمد بن عبدالله النعيمي، أنا محمد بن يوسف، ثنا محمد بن إسماعيل، ثنا أبو اليمان، أنا شعيب، عن الزهري، أخبرني سعيد بن المسيب، وأبو سلمة بن

شيئاً، يا صفية عمة رسول الله لا أغني عنك من الله شيئاً، ويا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت من مالي لا أغني عنك من الله شيئاً».

أخبرنا أبو سعيد عبدالله بن أحمد الطاهري، أنا جدي أبو سهل عبدالصمد بن عبدالرحمن البزاز، أنا أبو بكر محمد بن زكريا العُذافري، أنا إسحاق بن إبراهيم الدبري، ثنا عبدالرزاق، أنا معمر، عن قتادة، عن مطرف بن عبدالله بن الشخير، عن عياض بن حمار المجاشعي قال: قال رسول الله ﷺ: «إن الله عزّ وجلّ أمرني أن أعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا، وإنه قال: إن كل مال نحلته عبادي فهو لهم حلال، وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم، فأتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم، وحرمتْ عليهم ما أحللتُ لهم، وأمرتهم أن يشركُوا بي ما لم أنزل به سلطاناً وإن الله نظر إلى أهل الأرض فَمَقَتَهم عربَهم وعجمَهم إلاّ بقايا من أهل الكتاب، وإن الله تعالى أمرني أن أحرّق قريشاً، فقلت: يا رب إنهم إذا يثلغوا رأسي حتى يدعوه خبزةً، فقال: إنما بعثتك لأبتليك وأبتلي بك، وقد أنزلت عليك كتاباً لا يغسله الماء،

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

الغد فقال : يا عليُّ ! إنَّ هذا الرجلَ قد سبقني إلى ما سمعت من القولِ فتفرقَ القومُ قبل أن أكلِّمَهم فَعُدْ لنا مثلَ الذي صنعت بالأمسِ من الطعام والشرابِ ثم اجمعهم لي ، ففعلتُ ثم جمعتُهم ، ثم دعاني بالطعامِ فقربتُه ، ففعل به كما فعلَ بالأمسِ ، فأكلوا وشربو حتى نهلوا ، ثم تكلَّمَ النبي ﷺ فقال : يا بني عبد المطلب ! إني واللهِ ما أعلمُ شاباً في العرب جاء قومَه بأفضلَ ما جئتُكم به ! إني قد جئتُكم بخيرِ الدنيا والآخرة وقد أمرني اللهُ أن أدعوكم إليه ، فأيُّكم يؤازِرُني على أمري هذا ؟ فقلتُ وأنا أحدَثُهم سناً وأرمَصُهم[1] عيناً وأعظمُهم بطناً وأحمشُهم[2] ساقاً : أنا يا نبي الله أكونُ وزيرك عليه ! فأخذَ برقبتي فقال : إن هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له وأطيعوا ، فقام القومُ يضحكون ويقولون لأبي طالب : قد أمركَ أن تسمعَ وتطيعَ لعليٍّ (ابن إسحاق وابن جرير وابن أبي حاتم وابن مردويه وأبو نعيم ، حق معا في الدلائل) .

٣٦٤٢٠ - ﴿ مسند البراء بن عازب ﴾ قال : كنا مع رسول الله

---

(١) وأرمصهم : يقال : غَمِصت العين ورَمِصت من الغمص والرمص ، وهو البياض الذي تقطعه العين ويجتمع في زوايا الأجفان والرَّمص : الرطب منه ، والغمص : اليابس . النهاية ٢/٢٦٣ . ب

(٢) وأحمشهم : يقال : رجل حَمْش الساقين وأحمش الساقين أي دقيقها . النهاية ١/٤٤٠ . ب

الكشف والبيان

المعروف

تفسير الثعلبي

للإمام الهمام أبو إسحاق أحمد المعروف بالإمام الثعلبي
ت ٤٢٧ هـ

دراسة وتحقيق
الإمام أبي محمد بن عاشور
مراجعة وتدقيق
الأستاذ نظير الساعدي

الجزء السابع



بيروت - لبنان

يونس بن حبيب فقال: أتانا شاب من شبابكم هؤلاء فأتى بنا هذا الغدير فأجلسنا في ذات جناحين من الخشب فأدخلنا بساتين من وراءها بساتون.

قال يونس: ما أشبه هذا بقراءة الحسن.

﴿**وما ينبغي لهم**﴾ أن ينزلوا القرآن ﴿**وما يستطيعون**﴾ ذلك ﴿**إنّهم عن السمع**﴾ أي استراق السمع من السماء ﴿**لمعزولون**﴾ وبالشهب مرجومون ﴿**فلا تدع مع الله إلٰهاً آخر فتكون من المعذّبين وأنذر عشيرتك الأقربين**﴾.

أخبرني الحسين بن محمد بن الحسين قال: حدّثنا موسى بن محمد بن علي بن عبد الله قال: حدّثنا الحسن بن علي بن شبيب المعمر قال: حدّثني عبّاد بن يعقوب قال: حدّثنا علي بن هاشم عن صباح بن يحيى المزني عن زكريا بن ميسرة عن أبي إسحاق عن البراء قال: لمّا نزلت ﴿**وأنذر عشيرتك الأقربين**﴾ جمع رسول الله ﷺ بني عبد المطلب وهم يومئذ أربعون رجلاً، الرجل منهم يأكل المسنّة ويشرب العس، فأمر عليّاً برِجْل شاة فأدمها ثم قال: ادنُوا باسم الله فدنا القوم عشرة عشرة فأكلوا حتى صدروا، ثم دعا بقعب من لبن فجرع منه جرعة ثم قال لهم: اشربوا باسم الله، فشرب القوم حتى رووا فبدرهم أبو لهب فقال: هذا ما يسحركم به الرجل، فسكت النبي ﷺ يومئذ فلم يتكلّم.

ثمّ دعاهم من الغد على مثل ذلك من الطعام والشراب ثم أنذرهم رسول الله ﷺ فقال: «يا بني عبد المطلب إنّي أنا النذير إليكم من الله سبحانه والبشير لما يجيء به أحد منكم، جئتكم بالدنيا والآخرة فأسلموا وأطيعوني تهتدوا، ومَن يواخيني ويؤازرني ويكون وليّي ووصيي بعدي، وخليفتي في أهلي ويقضي ديني؟ فسكت القوم، وأعاد ذلك ثلاثاً كلّ ذلك يسكت القوم، ويقول علي: أنا فقال: «أنت» فقام القوم وهم يقولون لأبي طالب: أطع ابنك فقد أُمِّر عليك[1] [٩٨].

وأخبرنا عبد الله بن حامد الاصفهاني ومحمد بن عبد الله بن حمدون قالا: أخبرنا أحمد ابن محمد بن الحسن قال: حدّثنا محمد بن يحيى قال: حدّثنا أبو اليمان قال: أخبرنا شعيب عن الزهري قال: أخبرني سعيد بن المسيّب وأبو سلمة بن عبد الرَّحْمن أنَّ أبا هريرة قال: قام النبي ﷺ حين أنزل الله سبحانه ﴿**وأنذر عشيرتك الاقربين**﴾ قال: «يا معشر قريش اشتروا أنفسكم من الله، لا أغني عنكم من الله شيئاً، يا بني عبد مناف لا أغني عنكم من الله شيئاً، يا عباس بن عبد المطلب لا أغني عنكم من الله شيئاً، يا فاطمة بنت محمد لا أغني عنكِ من الله شيئاً، يا صفيّة عمّة رسول الله لا أغني عنك من الله شيئاً، فسلوني من مالي ما شئتم»[2] [٩٩].



للإمام العلامة عمدة المؤرخين أبي الحسن علي بن أبي الكرم
محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني
المعروف بابن الأثير الجزري الملقب بعز الدين
المتوفى سنة ٦٣٠ هـ

تاريخ ما قبل الهجرة النبوية الشريفة

تحقيق
أبي الفداء عبد الله القاضي

المجلد الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

رووا جميعاً، وأيم الله إنْ كان الرجل الواحد ليشرب مثله، فلما أراد رسول الله ﷺ أنْ يكلمهم بدره أبو لهب إلى الكلام، فقال: لعلما سحركم به صاحبكم. فتفرقَ القومِ ولم يكلمهم ﷺ، فلما كان الغد قال: يا علي إن هذا الرجل سبقني إلى ما سمعتَ من القول فتفرقوا قبل أن أكلمهم فعِدّ لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم أجمعهم إليّ. ففعل مثل ما فعل بالأمس فأكلوا وسقيتهم ذلك العس فشربوا حتى رووا جميعاً وشبعوا ثم تكلم رسول الله ﷺ فقال: يا بني عبد المطلب إني والله ما أعلم شاباً في العرب جاء قومه بأفضل مما قد جئتكم به قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة، وقد أمرني الله تعالى أن أدعوكم إليه فأيكم يوازرني على هذا الأمر على ان يكون أخي ووصيي وخليفتي فيكم؟ فأحجم القوم عنها جميعاً وقلت - وإني لأحدثهم سناً وأرمصهم عيناً وأعظمهم بطناً وأحمشهم ساقاً - أنا يا نبي الله أكون وزيرك عليه فأخذ برقبتي، ثم قال: إنَّ هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له وأطيعوا. قال: فقام القوم يضحكون فيقولون لأبي طالب: قد أمرك أنْ تسمع لأبنك وتطيع.

وأمر رسول الله ﷺ أن يصدع بما جاءه من عند الله وأن يبادىء الناس بأمره ويدعوهم إلى الله، فكان يدعو في أول ما نزلت عليه النبوة ثلاث سنين مستخفياً إلى أن أمر بالظهور للدعاء، ثم صدع بأمر الله، وبادأ قومه بالإسلام فلم يبعدوا منه ولم يردوا عليه إلا بعض الرد حتى ذكر آلهتهم وعابها، فلما فعل ذلك أجمعوا علىٰ خلافه إلا من عصمه الله منهم بالاسلام وهم قليل مستخفون، وحدب[1] عليه عمه أبو طالب، ومنعه وقام دونه، ومضى رسول الله ﷺ على أمر الله مظهراً لأمره لا يرده شيء فلما رأت قريش أنه ﷺ لا يعتبهم[2] من شيء يكرهونه، وأنَّ أبا طالب قد قام دونه ولم يسلّمه لهم، مشى رجال من أشرافهم إلى أبي طالب، عتبة، وشيبة ابنا ربيعة. وأبو البختري بن هشام، والأسود بن المطلب، والوليد بن المغيرة، وأبو جهـل بن هشام، والعاص بن وائل، ونبيه ومنبه ابنا الحجاج ومن مشى منهم، فقالوا: يا أبا طالب إن ابن أخيك قد سبّ آلهتنا وعاب ديننا وسفه أحلامنا وضلل آباءنا، فإما أن تكفه عنا، وإما أنْ تخلي بيننا وبينه فإنك علىٰ مثل ما نحن عليه من خلافه. فقال لهم أبو طالب قولاً جميلاً وردهم رداً رفيقاً

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

شاةٍ بصاعٍ من طعام، وأعدّ قعباً[1] **من لبن»** - وكان القعب: قدر ري رجُل - قال: ففعَلتُ، فقال لي رَسُول الله ﷺ: **«يا عَليّ اجمعْ بني هاشم»** وهم يومئذ أربعون رجلاً - أو أربعون غير رجل - فدعا رَسُول الله ﷺ بالطعام، فوضعه بينهم، فأكلوا حتى شبعوا، وإنّ منهم لمن يأكل الجَذَعة بإدامها، ثم تناولوا القدح فشربوا حتى رووا، وبقي فيه عامّته، فقال بعضهم: ما رأينا كاليوم في السحر - يرون أنه أبو لهب -.

ثم قال: **«يا عَليّ اصنعْ رِجلَ شاةٍ بصاعٍ من طعام، وأعدّ بقعبٍ من لبن»** قال: ففعلت، فجمعهم، فأكلوا مثل ما أكلوا بالمرة الأولى، وشربوا مثل المرة الأولى، وفَضَل منه ما فَضَل المَرّةَ الأولى، فقال بعضهم: ما رأينا كاليوم في السحر.

فقال الثالثة: **«اصنعْ رجلَ شاةٍ بصاعٍ من طعام، وأعدّ بقعبٍ من لبن»**، ففعلت، فقال: **«اجمعْ بني هاشم»**، فجمعتهم، فأكلوا وشربوا، فبدرهم[2] رَسُول الله ﷺ بالكلام فقال: **«أيكم يقضي دَيني ويكون خليفتي ووصيّ من بعدي؟»** قال: فسكت العباس مخافة أن يحيط ذلك بماله، فأعاد رَسُول الله ﷺ [الكلام، فسكت][3] القوم وسكت العباس مخافة أن يحيط ذلك بماله، فأعاد رَسُول الله ﷺ الكلام الثالثة، قال: وإنّي يومئذ لأسوأهم هيئة، إنّي يومئذ لأحمش الساقين، أعمش العينين، ضخم البطن، فقلت: أنا يا رَسُول الله، قال: **«أنت يا عليّ، أنت يا عليّ»**[٨٣٨٠].

أخْبَرَنا أبو الحسَن عَلي بن المُسلّم الفقيه [نا][4] عَبْد الله بن أحْمَد، نا أبو الحسَن عَلي بن موسى بن السّمسار، أنا مُحَمّد بن يوسف، أنا أحْمَد بن الفضل الطبري، نا أحْمَد بن حسين، نا عَبْد العزيز بن أحْمَد بن يَحْيَىٰ الجُلُودي البصري، نا مُحَمّد بن زكريا الغَلابي، نا مُحَمّد بن عبّاد بن آدم، نا نصر بن سُلَيْمَان، نا مُحَمّد بن إسحاق، عَن عَبْد الغَفّار بن القاسم، عَن المِنْهَال بن عمرو، عَن عَبْد الله بن الحارث بن عَبْد المُطّلب، عَن عَبْد الله بن عبّاس عن[5] عَلي بن أبي طالب، قال:

---

(١) القعب: القدح الضخم الجافي، أو إلى الصغر، أو يروي الرجل (القاموس المحيط).

(٢) كذا بالأصل، وبدون إعجام في م، وفي المختصر والمطبوعة: فبدرهم.

(٣) بياض بالأصل، والمستدرك بين معكوفتين عن المختصر والمطبوعة، وفي م الكلام متصل، والنقص موجود، والكلام غير مقروء في « ز ».

(٤) زيدت لتقويم السند، انظر مشيخة ابن عساكر ١٥٢/ ب، وفي م بعد كلمة: الفقيه، فيها: «ابن عبد العزيز بن أحمد، نا أبو الحسن. . .».

(٥) الأصل «بن» تصحيف، والتصويب عن م، وقد كتبت «عن» فيها فوق الكلام بين السطرين.

عَلي بن أَبي طالب، وهو يومئذ أصغرهم، فقال له: «اجلس»، وقدّم إليهم الجَذَعة والفرق [من](١) اللبن فصدروا عنه حتى أنهلهم وفَضُل منه فضلة.

فلما كان في اليوم الثاني أعاد عليهم القول، ثم قال: «يا بني عبد المطلب كونوا في الإسلام رؤوساً، ولا تكونوا أذناباً، فمن منكم يبايعني على أن يكون أخي ووزيري ووصيي، وقاضي ديني، ومنجز عداتي؟» فقام إليه عَلي بن أبي طالب فقال: «اجلس».

فلما(٢) كان اليوم الثالث أعاد عليهم(٣) القول، فقام عَلي بن أبي طالب، فبايعه بينهم، فتفل في فيه، فقال أبو لهب: بئس ما جبرت(٤) به ابن عمك، إذ أجابك إلى ما دعوته إليه، ملأت فاهُ بصاقاً.

أَخْبَرَنا أبو عَبْد الله مُحَمّد بن إبْرَاهيم بن جعفر، أنا أبو الفضل أحْمَد بن عَبْد المنعم بن أحْمَد بن بُنْدَار، أنا أبو الحسَن العَتيقي، أنا أبو الحسَن الدارقطني، نا أحْمَد بن مُحَمّد بن سعيد، نا جعفر بن عَبْد الله بن جعفر المُحَمّدي، نا عمر بن عَلي بن عمر بن عَلي بن الحسَين بن عَلي بن أبي طالب عن أبيه، عَن أبيه، عَن عَلي بن الحسَين، عَن أبي رافع قال:

كنت قاعداً بعدما بايع الناسُ أبا بكر، فسمعتُ أبا بكر يقول للعبّاس: أنشدك الله هل تعلم أن رَسُول الله ﷺ جمع بني عَبْد المطلب وأولادهم وأنتَ فيهم وجمعكم دون قريش، فقال: «يا بني عبد المُطّلب إنه لم يبعث الله نبياً إلاّ جعل له من أهله أخاً، ووزيراً، ووصياً، وخليفة في أهله، فمن يقوم منكم يبايعني على أن يكون أخي ووزيري ووصيي وخليفتي في أهلي»، فلم يقم منكم أحد، فقال: «يا بني عَبْد المطلب كونوا في الإسلام رؤوساً ولا تكونوا أذناباً، والله ليقومنّ قائمكم أو لتكونن في غيركم ثم لتندمُنّ»، فقام عَلي من بينكم فبايعه على ما شرط له، ودعاه إليه، أتعلم هذا له من رَسُول الله ﷺ؟ قال: نعم [٨٣٨٢].

أَخْبَرَنا أبو طالب [علي](٥) بن عَبْد الرّحمن بن أبي عقيل، أنا أبو الحسَن عَلي بن الحسَن [بن الحسين](٦) أنا أبو مُحَمّد بن النحاس، أنا أبو سعيد بن الأعرابي، نا الحسَن بن

---

(١) زيادة عن المختصر والمطبوعة، وهي فيهما مستدركة بين معكوفتين.

(٢) من قوله: «اجلس» في المرة الأولى إلى هنا سقط من م.

(٣) الأصل: إليهم، والمثبت عن م و« ز »، والمختصر.

(٤) كذا بالأصل وم والمختصر، وفي المطبوعة: جزيت.

(٥) الزيادة عن م. (٦) الزيادة عن م.

لما نزلت هذه الآية: ﴿وأنذر عشيرتك الأقربين﴾ «فضقت[١] بذلك ذرعاً، وعرفتُ أنّي متى أناديهم بهذا الأمر أرى منهم ما أكره، فصمتُّ عليها حتى جاءني جبريل، فقال: يا مُحَمّد إنّك إنْ لم تفعل ما تؤمر به سيعذبك ربك، فاصنع[٢] لنا صاعاً من طعام، واجعل عليه رِجل شاة، وأملِ لنا عسّاً[٣] من لبن، واجمعْ لي بني عَبْد المطلب حتى أبلّغهم»، فصنع لهم الطعام، وحضروا فأكلوا وشبعوا، وبقي الطعام، قال: ثم تكلم رَسُول الله ﷺ فقال: «**يا بني عَبْد المطلب، أني والله ما أعلم شاباً[٤] من العرب جاء قومه بأفضل مما جئتكم به، إنّي قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة، وإنّ ربي أمرني أن أدعوكم، فأيكم يوءازرني على هذا الأمر على أن يكون أخي ووصيي وخليفتي فيكم؟**» فأحجم القوم عنها جميعاً. وإنّي لأحدثهم سناً. فقلت: أنا يا نبي الله، أكون وزيرك عليه، فأخذ برقبتي ثم قال: «**هذا أخي، ووصيي، وخليفتي فيكم، فاسمعوا له وأطيعوا**»[٨٣٨٦].

فقام القوم يضحكون يقولون لأبي طالب: قد أمرك أن تسمع لعَلي، وتطيع.

قال: وأنا مُحَمّد بن يوسف، أنا أبو الحسَن مُحَمّد بن أحْمَد بن عَبْد الله بن عَلي بن عُبَيْد الله بن عَبْد الله بن الحسَن بن جعفر بن الحسَن بن الحسَن بن عَلي بن أبي طالب، أنا أبو العبّاس أحْمَد بن مُحَمّد بن سعيد الهَمْدَاني، أنا أبو الحسَن أحْمَد بن يعقوب الجُعْفي، نا عَلي بن الحسَن بن الحسَين بن عَلي بن الحسَين، نا إسْمَاعيل بن مُحَمّد بن عَبْد الله بن عَلي بن الحسَين بن عَلي، حدّثني إسْمَاعيل بن الحكم الرافعي عن عَبْد الله بن عُبَيْد الله بن أبي رافع عن أبيه قال: قال أبو رافع:

جمع رَسُول الله ﷺ ولد بني عَبْد المطّلب وهم يومئذ أربعون رجلاً، وإنْ كان منهم لمن يأكل الجَذَعة، ويشرب الفَرَق من اللبن، فقال لهم: «**يا بني عَبْد المُطلب إنّ الله لم يبعث رسولاً إلاّ جعل له من أهله آخاً ووزيراً ووارثاً ووصياً [ومنجزاً لعداته، وقاضياً لدينه، فمن منكم يتابعني على أن يكون أخي ووزيري ووصيي][٥] وينجز عداتي وقاضي ديني**»؟ فقام إليه

---

(١) كذا بالأصول، وكأن في العبارة نقصاً، والكلام التالي من كلام النبي ﷺ.

(٢) كذا بالأصول، ولا يزال الكلام للنبي ﷺ، وهنا يوجه كلامه لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه، كما أصبح معروفاً ومقارنة بالروايات السابقة.

(٣) الأصل: «غشا» وفي م: «غسا» والصواب ما أثبت، والعُسّ: القدح الضخم.

(٤) الأصل: شاباً، وفي م: «شيئاً» والتصويب عن المختصر والمطبوعة.

(٥) ما بين معكوفتين سقط من الأصل واستدرك عن م، و« ز »، وفي « ز »: يبايعني، بدل: يتابعني.

مناقب علي بن أبي طالب (ع) وما نزل من القرآن في علي (ع)

أبي بكر أحمد بن موسى ابن مردويه الأصفهاني

فقال: " يا محمد، إنك إن لم تفعل ما تؤمر به يعذبك ربك "، فاصنع لي صاعا
من طعام، واجعل عليه رجل شاة، واجعل لنا عسا من لبن، ثم اجمع لي بني
عبد المطلب حتى أكلمهم وأبلغ ما أمرت به "، ففعلت ما أمرني به، ثم
دعوتهم له، وهم يومئذ أربعون رجلا يزيدون رجلا أو ينقصونه، فيهم
أعمامه: أبو طالب وحمزة والعباس وأبو لهب، فلما اجتمعوا إليه دعاني
بالطعام الذي صنعته لهم فجئت به، فلما وضعته تناول النبي (صلى الله عليه وسلم) حشب
حزبة
من اللحم فشقها بأسنانه ثم ألقاها في نواحي الصفحة، ثم قال: " كلوا بسم
الله "، فأكل القوم حتى نهلوا عنه، ما نرى إلا آثار أصابعهم، والله إن كان
الرجل الواحد منهم ليأكل مثل ما قدمت لجميعهم! ثم قال: " اسق القوم يا
علي "، فجئتهم بذلك العس، فشربوا منه حتى رووا جميعا! وأيم الله، إن كان
الرجل منهم ليشرب مثله! فلما أراد النبي (صلى الله عليه وسلم) أن يكلمهم بدره أبو لهب
إلى
الكلام فقال: لقد سحركم صاحبكم، فتفرق القوم ولم يكلمهم النبي (صلى الله عليه
وسلم)، فلما
كان الغد قال: " يا علي، إن هذا الرجل قد سبقني إلى ما سمعت من القول
فتفرق القوم قبل أن أكلمهم، فعد لنا مثل الذي صنعت بالأمس من الطعام
والشراب ثم اجمعهم لي "، ففعلت ثم جمعتهم، ثم دعاني بالطعام فقربته،
ففعل به كما فعل بالأمس، فأكلوا وشربوا حتى نهلوا، ثم تكلم النبي (صلى الله عليه وسلم)
فقال: " يا بني عبد المطلب، إني والله ما أعلم شابا في العرب جاء قومه
بأفضل ما جئتكم به! إني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة! وقد أمرني الله أن
أدعوكم إليه، فأيكم يؤازرني على أمري هذا؟ "، فقلت - وأنا أحدثهم سنا،
وأرمصهم عينا، وأعظمهم بطنا، وأحمشهم ساقا -: أنا يا نبي الله أكون
وزيرك عليه! فأخذ برقبتي فقال: " إن هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم
فاسمعوا له وأطيعوا "، فقام القوم يضحكون ويقولون لأبي طالب: قد أمرك

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى والبتول والسبطين والأئمة
من ذريتهم عليهم السلام

تأليف شيخ الإسلام المحدث الكبير إبراهيم بن محمد
بن المؤيد بن عبد الله بن علي بن محمد الجويني الخراساني
من أعلام القرن السابع والثامن .
المولود عام (٦٤٤) والمتوفى سنة (٧٣٠) الهجرية

حققه وعلق عليه وتصدى لنشره الشيخ محمد باقر المحمودي

فآدمها ثم قال : ادنوا بسم الله . فدنا القوم عشرة عشرة فأكلوا حتى صدروا ثم دعا بقعب من لبن فجرع منه جرعة ثم قال لهم : اشربوا بسم الله . فشرب القوم حتى رووا فبدرهم أبو لهب فقال : هذا ما سحركم به الرجل ! فسكت النبي صلى الله عليه وآله يومئذ فلم يتكلم ثم دعاهم من الغد على مثل ذلك من الطعام والشراب ثم أنذرهم رسول الله صلى الله عليه وآله فقال : يا بني عبد المطلب إني أنا النذير لكم من الله عز وجل والبشير لما يجيء به أحد، جئتكم بالدنيا والآخرة فأسلموا وأطيعوني تهتدوا ، ومن يواخيني ويوازرني [و]يكون وليّ ووصيي وخليفتي في أهلي ويقضي ديني ؟ فسكت القوم فأعاد ذلك ثلاثاً كل ذلك يسكت القوم ويقول علي عليه السلام : أنا . فقال: أنت. فقام القوم وهم يقولون لأبي طالب : أطع ابنك فقد أمّر[ه] عليك .

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الكنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

يعقوب (٦٧٤) ، حدثنا علي بن هاشم(٦٧٥)عن صباح بن يحيى المزني (٦٧٦) عن زكريا بن ميسرة (٦٧٧) عن ابي اسحاق ، عن البراء ، قال : لما نزلت (وانذر عشيرتك الأقربين) (٦٧٨) جمع رسول الله بني عبد المطلب وهم يومئذ اربعون رجلا ، الرجل منهم يأكل المسنة ويشرب العس ، فأمر علياً برجل شاة فآدمها ، ثم قال : بسم الله ادنوا ، فدنا القوم عشرة عشرة ، فأكلوا حتى صدروا ، ثم دعا بقعب من لبن فجرع منه جرعة ، ثم قال لهم : اشربوا بسم الله ، فشرب القوم حتى رووا ، فبدرهم ابو لهب فقال : هذا ما سحركم به الرجل ، فسكت النبي ﷺ ولم يتكلم .

ثم دعاهم من الغد على مثل ذلك من الطعام والشراب بالدنيا ، ثم انذرهم رسول الله « ص » فقال : يا بني عبد المطلب أنا النذير لكم من الله والبشير لما يجيء به احد كم ، جئتكم بالدنيا والآخرة فأسلموا وأطيعوا تهتدوا ، ومن يواخيني ويؤازرني ويكون وليي ووصيي بعدي ، وخليفتي في اهلي ويقضي ديني ،

٢٩٥ ، تذكرة الحفاظ ٢ : ٦٦٧ .

(٦٧٤) الحافظ عباد بن يعقوب الرواجني ، المتوفى ٢٥٠ ، تذكرة الحفاظ ٢ : ٥٤١ ، قاموس الرجال ٥ : ٢٢١ ، تنقيح المقال ٢ : ١٢٣ ، العبر ١ : ٤٥٦ .

(٦٧٥) ابو الحسن علي بن هاشم بن البريد الكوفي الخزاز المتوفى ١٨١ العبر ١ : ٢٨١ ، شذرات الذهب ١ : ٢٩٧ .

(٦٧٦) ابو محمد صباح بن يحيى المزني الكوفي ، تنقيح المقال ٢ : ٩٧ ، لسان الميزان ٣ : ١٨٠ ، رجال الطوسي ٢١٩ .

(٦٧٧) زكريا بن ميسرة البصري ، تهذيب التهذيب ٣ : ٣٣٤، تقريب التهذيب ١ : ٢٦٢ .

(٦٧٨) سورة الشعراء : ٢١٤ .

دلیل نمبر ۹

(حدیثِ نبویؐ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



محدثِ جلیل امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

اخبرناه بما صنع علي وكان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدءوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه ثم انصرفوا الى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على النبي صلى الله عليه وسلم فقام احد الاربعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الم تر الى علي بن ابي طالب صنع كذا وكذا فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قام الثاني فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام اليه الثالث فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم والغضب يعرف في وجهه فقال ما تريدون من علي ما تريدون من علي ما تريدون من علي ان عليا مني وانا منه وهو ولي كل مؤمن من بعدي هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث جعفر بن سليمان.

۱۶۳۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت ابا الطفيل يحدث عن ابي سريحة او زيد بن ارقم شك شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه هذا حديث حسن غريب وروى شعبة هذا الحديث عن ميمون ابي عبد الله عن زيد بن ارقم عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وابو سريحة هو حذيفة بن اسيد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم

۱۶۳۸۔ حدثنا ابو الخطاب زياد بن يحيى البصري نا ابو عتاب سهل بن حماد نا المختار بن نافع نا ابو حيان التيمي عن ابيه عن علي

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی رخ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولی ہوں حضرت علی بھی اس کے مولی ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ میمون ابو عبداللہ اور زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابوسریحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی اور ہجرت کے وقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیہ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا

(ترجمہ کنزالایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸- اردو بازار، لاہور ۲

الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجون ان يعطاها فقال اين علي بن ابي طالب فقالوا هو يا رسول الله يشتكي عينيه قال فارسلوا اليه فاتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه فبرا حتى كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية فقال علي يا رسول الله اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من ان تكون لك حمر النعم. متفق عليه وذكر حديث البراء قال لعلي انت مني وانا منك في باب بلوغ الصغير۔

شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اگلے روز صبح کے وقت ہر آدمی یہی امید رکھتا تھا کہ جھنڈا اسی کو دیا جائے گا۔ فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ وہ درست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی اور انہیں جھنڈا دے دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ان سے لڑوں یہاں تک کہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ فرمایا کہ نرمی اختیار کرو یہاں تک کہ ان کے میدان میں اتر جاؤ۔ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم تمہارے ذریعے اگر اللہ تعالیٰ نے ایک بھی آدمی کو ہدایت فرما دی تو یہ بہتر ہے کہ تمہارے پاس سرخ اونٹ ہوں (متفق علیہ) اور حدیث براء جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم میں سے ہوں باب بلوغ الصغیر میں ذکر کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۵۸۲۹ عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عليا مني وانا منه وهو ولي كل مؤمن۔ (رواه الترمذي)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار ہیں۔ (ترمذی)

۵۸۳۰ وعن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه۔ (رواه احمد والترمذي)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی بھی مددگار ہیں۔ (احمد، ترمذی)

۵۸۳۱ وعن حبشي بن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مني وانا من علي ولا يؤدي عني الا انا او علي۔ (رواه الترمذي) ورواه احمد عن ابي جنادة۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ میری طرف سے ادا نہ کرے مگر میں یا علی (ترمذی) اور احمد نے اسے حضرت ابو جنادہ سے روایت کیا۔

۵۸۳۲ وعن ابن عمر قال اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه فجاء علي تدمع

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم کی

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله الحاكم النيسابوري

رحمه الله تعالى

طبعة متضمنة انتقادات الذهبي رحمه الله

وبذيله

تتبع أوهام الحاكم التي سكت عليها الذهبي

لأبي عبد الرحمن مقبل بن هادي الوادعي

الجزء الثالث

دار الحرمين للطباعة والنشر والتوزيع

٤٦٤٣- **حدثنا** أبو عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ حدثني أبي ومحمد بن نعيم قالا ثنا قتيبة بن سعيد ثنا جعفر بن سليمان الضبعي عن يزيد الرشك عن مطرف عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال : بعث رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم سرية واستعمل عليهم علي بن أبي طالب رضي الله عنه ، فمضى علي في السرية فأصاب جارية فأنكروا ذلك عليه ، فتعاقد أربعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم إذا لقينا النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم أخبرناه بما صنع علي ، قال عمران : وكان المسلمون إذا قدموا من سفر بدءوا برسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم فنظروا إليه وسلموا عليه ثم انصرفوا إلى رحالهم ، فلما قدمت السرية سلموا على رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم فقام أحد الأربعة فقال : يا رسول الله ألم تر أن عليًا صنع كذا وكذا فأعرض عنه ثم قام الثاني فقال مثل ذلك فأعرض عنه ثم قام الثالث فقال مثل ذلك فأعرض عنه ثم قام الرابع فقال : يا رسول الله ألم تر أن عليًا صنع كذا وكذا ، فأقبل عليه رسول الله صلى الله عليه وعلى

(●) (قلت) : لم يخرجا لمحمد وقد وهاه السعدي . (الذهبي) .

آله وسلم والغضب في وجهه فقال : « ما تريدون من علي إن عليًا مني وأنا منه وولي كل مؤمن » .

هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه .

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

علياً، إنّ علياً مني وأنا منه، وهو وليّ كلّ مؤمنٍ بعدي»[٨٦٦٣].

أَخْبَرَنَاه عالياً أبو المظفر بن القُشَيري، أنا أبو سعد الجَنْزَرودي، أنا أبو عمرو بن حمدان.

ح **وَأَخْبَرَنا** أبو سهل بن سعدوية، نا إِبْرَاهيم بن منصور، أنا أبو بكر بن المقرىء.

قالا: أنا أبو يَعْلَى، نا عُبَيْد اللّه ـ هو: ابن عمر ـ نا جعفر ـ زاد ابن حمدان: ابن سُلَيْمَان ـ نا يزيد الرِّشْك، عَن مُطَرِّف بن عَبْد الله، عَن عِمْرَان بن حُصَين قال:

بعث رَسُول الله ﷺ سرية، واستعمل عليهم عَلي بن أبي طالب، قال: فمضى علي ـ وقال ابن المقرىء: في السرية ـ قال عِمْرَان: وكان المسلمون إذا قدموا من سفرٍ أو غزوٍ أتوا رَسُول الله ﷺ قبل أن يأتوا رحالهم، فأخبروه بمسيرهم، قال: وأصاب عليّ جارية، قال: فتعاقد أربعة من أصحاب رَسُول الله ﷺ إذا قدموا على رَسُول الله ﷺ ليخبرنّه قال: فقدمت السريّة، فأتوا رَسُول الله، فأخبروه بمسيرهم، فقام أحد الأربعة فقال: يا رَسُول الله قد أصاب عليٌّ جاريةً، فأعرض عنه، قال[١]: ثم قام الثاني، فقال: يا رَسُول الله، وصنع علي كذا، فأعرض عنه، ثم قام الثالث، فقال: يا رَسُول الله، صنع علي كذا وكذا، فأعرض عنه، ثم قام الرابع، فقال: يا رَسُول الله، وصنع كذا وكذا، قال: فأقبل رَسُول الله ﷺ مغضباً، الغضب يعرف في وجهه، فقال: «ما تريدون من عَليّ، عليّ مني وأنا منه، وهو وليّ كلّ مؤمنٍ بعدي»[٨٦٦٤].

وأخبرتنا به أم المجتبى العلوية، قالت: قُرىء على إِبْرَاهيم بن منصور، أنا أبو بكر بن المقرىء، أنا أبو يَعْلَى، أنا الحسَن بن عمر بن شقيق الجرمي، نا جعفر بن سُلَيْمَان، عن يزيد الرِّشْك، عَن مُطَرِّف بن عَبْد الله بن الشِّخّير، عَن عِمْرَان بن حُصَين قال:

بعث رَسُول الله ﷺ سرية، فاستعمل عليهم علياً، قال: فمضى عليّ في السريّة، فأصاب عليٌّ جاريةً، فأنكر ذلك عليه أصحابُ رَسُول الله ﷺ، قالوا: إذا لقينا رَسُول الله ﷺ أخبرناه بما صنع عليّ، قال عِمْرَان: وكان المسلمون إذا قدموا من سفرٍ بدأوا برَسُول الله ﷺ، فسلّموا عليه، ونظروا إليه، ثم ينصرفون إلى رحالهم، قال: فلما قدمت السريّة سلّموا على رَسُول الله ﷺ قال: فقام أحد الأربعة فقال: يا رَسُول الله ألم ترَ أنّ علياً صنع كذا وكذا، فأعرض عنه، ثم قام آخر منهم فقال: يا رَسُول الله أَلَمْ تَرَ أنّ علياً[٢]، صنع

---

(١) استدركت اللفظة على هامش م، وبعدها صح. (٢) «ألم تر أن علياً» مكرر بالأصل.

رسائل جامعية (١٣)

كتاب فضائل الصحابة

للإمام

أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج أحاديثه

وصي الله بن محمد عباس

الأستاذ المشارك بجامعة أم القرى بمكة المكرمة

طبعة جديدة منقحة

الجزء الثاني

دار ابن الجوزي

رجلٍ منهم، فقال: أيكم يواليني في الدنيا والآخرة، فأبوا، قال: فقال: أنت وليي في الدنيا (١٢٥/ب) والآخرة، قال: وكان أول من آمن من الناس بعد خديجة، وأخذ رسول الله ﷺ ثوبه فوضعه على[1] علي وفاطمة وحسن وحسين فقال: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾[2]، قال: وشرى عليٌّ بنفسه[3] لَبِس ثوب النبي ﷺ[4] ثم نام مكانه، قال[5]: وكان المشركون يرمون رسول الله ﷺ، فجاء أبو بكر وعلي نائم، قال: وأبو بكر يَحْسَبُ أنه نبي الله، قال: فقال: يا نبي الله، قال: فقال علي: إن نبي الله قد انطلق نحو بئر مَيمون فأدرِكْه، قال: فانطلق أبو بكر، فدخل معه الغار، قال: وجعل عليٌّ يُرمى بالحجارة، كما كان يُرمى نبي[6] الله، وهو يتضوَّر قد لف رأسه في الثوب لا يخرجه حتى أصبَحَ، ثم كشف عن رأسه، فقالوا[7]: إنك للئيم، كان صاحبك نرميه فلا يتضوّر وأنت تَضوَّر، وقد استنكرنا[8] ذلك، قال: وخرج بالناس في غزوة تبوك، قال: فقال له علي: أخرج معك؟ قال: له نبي الله ﷺ: لا، فبكى علي، فقال له: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا إنك[9] ليس نبي؟ إنه لا ينبغي أن أذهب إلا وأنت خليفتي، قال: وقال له رسول الله ﷺ: أنت ولي كل مؤمن بعدي ومؤمنة، قال: وسد أبواب المسجد غير باب علي، قال: فيدخل المسجد جُنُباً وهو طريقه

---

(١) (ي): سقط منه علي.
(٢) الأحزاب: ٣٣.
(٣) (ي): نفسه.
(٤) (ي): رسول الله.
(٥) (ي): مكانه وكان.
(٦) (ي): رسول الله.
(٧) (ي): إنك لئيم.
(٨) (ي): استكثرنا.
(٩) (ي): إلا أنه ليس نبي بعد.

خصائص امیر المومنین

علی ابن ابی طالب

تالیف: فضیلۃ الشیخ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب

امام نسائی

تحقیق: علامہ محمد ہادی الامینی

ترجمہ: علامہ الطاف حسین گلاچی

تصحیح: حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

ناشر: ادارہ منہاج الصالحین جناح ٹاؤن
ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔ فون: 5425372

علی علیہ السلام میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں

حدیث

ہم نے احمد بن شعیب سے، اُس نے قتیبہ بن سعید سے، اُس نے جعفر یعنی ابن سلیمان سے، اُس نے یزید سے، اُس نے مطرف بن عبداللہ سے، اُس نے عمران بن حصین سے، اُس نے کہا کہ ایک دفعہ رسول خداؐ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس کا امیر حضرت علی علیہ السلام کو بنایا، اسلامی لشکر کو فتح حاصل ہوئی تو مال غنیمت میں سے ایک کنیز حضرت علیؑ نے لے لی، جسے بعض لوگوں نے اچھا نہ سمجھا، ان میں سے چار آدمیوں نے عہد کیا کہ اس امر کی خبر رسول اللہؐ کو دیں گے۔ جب یہ لشکر واپس لوٹا تو حسب معمول رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری دی اور یہ مسلمانوں کا دستور تھا جب کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دیتے، وہ چار آدمی جنہوں نے معاہدہ کیا تھا کہ حضرت علیؑ کے خلاف شکایت کریں گے، وہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے، ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپؐ نے علیؑ کو دیکھا، اُس نے ایسے ایسے کیا۔

یہ بات سننے کے بعد رسولؐ اللہ نے اُس سے اپنا رُخ انور پھیر لیا، پھر دوسرا اُٹھا، اُس نے بھی وہی بات کی، پھر تیسرا اُٹھا، اُس نے بھی وہی مقالہ دہرایا، پھر چوتھا اُٹھا، تو اُس نے اپنے ساتھیوں والی بات کی تو آپؐ کے چہرے پر جلال برسنے لگا اور فرمایا! میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنوں کا ولی حاکم ہے۔

دلیل نمبر ۱۰

(نبی پاکؐ کی وصیت اور ولایت علیؑ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

عَن شقيق، عَن عَبْد اللَّه، قال:

رأيت النبي ﷺ آخذ بيد علي وهو يقول: **«الله وليّي، وأنا وليّك، ومعادٍ من عاداك، ومسالمٌ مَنْ سالمك»**[٨٧٤٥](*).

قال ابن عدي: وعلي بن القاسم هذا كوفي يحدّث عنه زكريا الكسائي وغيره، ومُعَلّى بن عرفان[١] رجل عزيز الحديث، لعله لم يسند إلاّ أقل من عشرة أحاديث، وهذا الحديث عن مُعَلّى منكر.

أنْبَانا[٢] أَبُو عَلي الحداد، أنا أَبُو بكر مُحَمَّد بن عَبْد اللَّه بن أَحْمَد بن رِيْذَة[٣]، نا سُلَيْمَان بن أَحْمَد الطبراني، نا مُحَمَّد بن عُثْمَان بن أَبي شيبة، نا أَحْمَد بن طارق الوابشي، نا عمرو بن ثابت، عَن مُحَمَّد بن أَبي عبيدة بن مُحَمَّد بن عمّار بن ياسر عن أَبيه أَبي عبيدة، عَن مُحَمَّد بن عمّار بن ياسر، عَن أَبيه قال: قال رَسُول الله ﷺ: **«مَنْ آمن بي وصدّقني فليتولّ**[٤] **علي بن أبي طالب، فإنّ ولايته ولايتي، وولايتي ولاية الله»**[٨٧٤٦].

أخْبَرَنا أَبُو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا أَبُو القاسم بن مَسْعَدة، أنا حمزة بن يوسف، أنا أَبُو أَحْمَد بن عَدِي[٥]، أنا مُحَمَّد بن عُبَيْد اللَّه بن فُضَيل، نا عَبْد الوهاب بن الضَّحَّاك، نا ابن عيّاش، عَن مُحَمَّد بن عُبَيْد اللَّه بن أَبي رافع، عَن أَبي عبيدة بن مُحَمَّد بن عمّار بن ياسر، عَن أَبيه[٦]، عَن جده قال: قال رَسُول الله ﷺ: **«أوصي مَنْ آمن بي وصدّقني بولاية عليّ فمن تولاّه تولاّني، وَمَنْ تَوَلاّني تولّى الله»**[٨٧٤٧](**).

قال: وأنا أَبُو أَحْمَد[٧]، أنا جعفر بن أَحْمَد بن عَلي بن بيان، نا يَحْيَىٰ بن عَبْد اللَّه بن بُكير، حدّثني ابن لَهيعة، حدّثني مُحَمَّد بن عُبَيْد اللَّه، عَن أَبي عبيدة بن مُحَمَّد بن عمار بن ياسر، عَن أَبيه، عَن جده قال: قال رَسُول الله ﷺ: **«مَنْ تَوَلّى علي بن أبي طالب»**، فذكر نحوه[٨٧٤٨].

(*) الحديث في إسناده «معلى بن عرفان» قال البخاري منكر الحديث وقال يحيى بن معين: ليس بشيء. لسان الميزان (٦/ ٦٤) وميزان الاعتدال (٤/ ١٤٩) (ز).

(١) ترجمته في الكامل في ضعفاء الرجال ٦/ ٣٦٩ ولسان الميزان ٦/ ٦٤.

(٢) كذا بالأصل وم و« ز »، وفي المطبوعة: أخبرنا أبو علي الحداد.

(٣) الأصل وم: زيده، تصحيف، والصواب ما أثبت. ومرّ التعريف به.

(٤) الأصل وم: «فليتولا» والصواب ما أثبت.

(٥) رواه ابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال ٦/ ١١٣ ضمن ترجمة محمد بن عبيد الله بن أبي رافع.

(٦) «عن أبيه» ليس في الكامل لابن عدي.

(٧) الكامل في ضعفاء الرجال ٦/ ١١٣ ـ ١١٤.

(**) الحديث في إسناده: «محمد بن عبيد الله بن أبي رافع» قال الدارقطني: متروك ميزان الاعتدال ٣/ ٣٦٥ (ز).

أَخْبَرَنا أبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا أبو مُحَمّد، وأبو الغنائم ابنا أبي عُثْمان وأبو القَاسم بن البُسْري، وأبو طاهر الخُوارزمي، وعَلي بن مُحَمّد الأنباري، قالوا: أنا أبو عمر بن مهدي، أنا مُحَمّد بن أحْمَد بن يعقوب بن شيبة، نا جدي، نا عَبْد العزيز بن الخطاب[1] ـ ثقة صدوق كوفي، سكن البصرة ـ نا عَلي بن هاشم، عَن ابن أبي رافع، عَن أبي عبيدة بن مُحَمّد بن عمّار بن ياسر، عَن أبيه، عَن عمّار بن ياسر قال:

قال رَسُول الله ﷺ: «**أُوصي مَنْ آمن بي وصدّقني بولاية عَلي بن أبي طالب، مَنْ تَوَلاّه فقد تَوَلاّني، وَمَنْ تَوَلاّني فقد تولّى الله، وَمَنْ أحبّه فقد أحبّني، ومن أحبّني فقد أحبّ الله**»[٨٧٤٩].

أَخْبَرَنا أبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا عاصم بن الحسَن، أنا أبو عمر بن مهدي، أنا أبو العباس بن عقدة، نا الحسَن بن عُتْبة الكِنْدي، نا بَكّار بن بُسْر، نا عَلي بن القاسم أبو الحسَن الكِنْدي، عَن مُحَمّد بن عُبَيْد الله، عَن أبي عبيدة بن مُحَمّد بن عمّار بن ياسر، عَن أبيه، عَن عمّار بن ياسر قال:

سمعت رَسُول الله ﷺ يقول: «**أُوصي مَنْ آمن بي وصدّقني بالولاية لعَلي، فإنّه مَنْ تَوَلاّه تَوَلاّني، وَمَنْ تَوَلاّني تولّى الله، وَمَنْ أحبّه أحبّني، وَمَنْ أحبّني أحبّ الله، وَمَنْ أبغضه أبغضني، وَمَنْ أبغضني فقد أبغض الله**»[٨٧٥٠].

أَخْبَرَنا[2] أبو عَلي الحسَن بن أحْمَد، أنا أبو نُعَيم أحْمَد بن عَبْد الله[3]، نا مُحَمّد بن المظفر، نا مُحَمّد بن جعفر بن عَبْد الرحيم، نا أحْمَد بن مُحَمّد بن يزيد بن سُلَيْمان[4]، نا عَبْد الرّحمن بن عِمْرَان بن أبي ليلى، أنا[5] مُحَمّد بن عمران، نا يعقوب بن موسى الهاشمي، عَن ابن أبي رَوّاد، عَن إسْمَاعيل بن أمية، عَن عِكْرِمة، عَن ابن عباس قال:

قال رَسُول الله ﷺ: «**مَنْ سرّه أن يحيا حياتي، ويموت مماتي، ويسكن جنة عدن غرسها ربي، فليوالِ علياً من بعدي، وليوالِ وليّه، وليقتدِ بالأئمة من بعدي، فإنّهم عترتي، خُلقوا من طينتي، رزقوا فهماً وعلماً، ويل للمكذّبين بمفصلهم من أمتي، القاطعين فيهم صلتي لا أنالهم الله شفاعتي**»[٨٧٥١].

---

(١) ترجمته في سير أعلام النبلاء ١٠/ ٤٢٥.

(٢) كذا بالأصل، وفي « ز »، وم: أنبأنا.

(٣) رواه أبو نعيم في حلية الأولياء ١/ ٨٦.

(٤) كذا بالأصل وم و« ز »، والمطبوعة، وفي الحلية: سليم.

(٥) كذا بالأصل وم و« ز »، وفي المطبوعة والحلية: «أخو».

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الحادي عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

من الصحابة ؛ حم، طب، ص ـ عن أبي أيوب وجمع من الصحابة ؛ ك ـ عن علي وطلحة ؛ حم، طب، ص عن علي وزيد بن أرقم وثلاثين رجلاً من الصحابة ؛ أبو نعيم في فضائل الصحابة ـ عن سعد ؛ الخطيب ـ عن أنس).

٣٢٩٥١ ـ من كنتُ مولاهُ فعليٌّ مولاه، اللهم ! والِ من والاهُ، وعادِ من عاداه، وانصر من نصرهُ، وأخذُلْ من خذله، وأعن من أعانه.
(طب عن عمرو بن مرة وزيد بن أرقم معاً).

٣٢٩٥٢ ـ إن وصيي وموضعَ سري وخيرَ من أتركُ بعدي ويُنجِزُ عدتي ويقضي ديني علي بن أبي طالب. (طب ـ عن أبي سعيد وسلمان)[1].

٣٢٩٥٣ ـ أوصِي من آمنَ بي وصدقني بولاية علي بن أبي طالبٍ، فمن تولاهُ فقد تولاني، ومن تولاني فقد تولَّى الله، ومَن أحبه فقد أحبني ومن أحبني فقد أحبَّ الله، ومن أبغضهُ فقد أبغضني، ومن أبغضني فقد أبغضَ الله عز وجل. (طب وابن عساكر ـ عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار ابن ياسر عن أبيه عن جده).

٣٢٩٥٤ ـ اللهم أعنهُ وأعن به، وارحم به وانصره وانصرْ به، اللهم والِ مَن والاهُ وعادِ من عاداهُ ـ يعني علياً. (طب ـ عن ابن عباس).

٣٢٩٥٥ ـ ألا أرضيكَ يا علي ؟ أنتَ أخي ووزيري تقضي ديني وتُنجزُ

---

(١) أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (٩/١١٤) وقال : رواه الطبراني وفيه ناصح بن عبد الله وهو متروك ص.

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

الإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الگنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

الباب الخامس

ان من تولى علياً عليه السلام فقد تولى الله ورسوله صلى الله عليه وآله

اخبرنا ابوالحسن علي بن عبدالله بن ابي الحسن البغدادي بدمشق (١٠٥) اخبرنا المبارك بن الحسن الشهرزوري إجازة (١٠٦) اخبرنا ابو القاسم بن البسري اخبرنا ابو عبد الله العكبري (١٠٧) حدثني محمد بن احمد الرقام حدثنا محمد بن احمد بن يعقوب حدثني جدي حدثنا عبد العزيز بن الخطاب حدثنا علي بن هاشم عن ابي رافع عن ابي عبيدة (١٠٨) بن محمد بن عمار بن ياسر عن ابيه عن عمار ابن ياسر قال قال رسول الله « ص » : أوصي من آمن بي وصدقني بولاية علي بن ابي طالب فمن تولاه فقد تولاني ومن تولاني فقد تولى الله عز وجل ، حديث عال حسن مشهور أسند عند اهل النقل .

---

(١٠٥) الشاذلي المغربي المتوفى ٦٥٦ تذكرة الحفاظ ٤ ، ١٤٣٨ ، العبر ٥ ، ٢٣٢ .

(١٠٦) ابو الكرم المبارك ، مقرىء العراق ، المتوفى ٥٥٠ تذكرة الحفاظ ٤ ، ١٢٩٢ ، العبر ٤ ، ١٤١ ، طبقات القراء ٢ ، ٣٨ ، هدية العارفين ٢ ، ٢ .

(١٠٧) عبيد الله بن محمد بن حمدان العكبري المعروف بإبن بطة المتوفى ٣٨٧ ، اللباب ١ ، ١٣٠ ، وج ٢ ، ١٤٦ ، تاريخ علماء المستنصرية ٢٢٣ العبر ٣ ، ٣٥ .

(١٠٨) تهذيب التهذيب ١٢ ، ١٦٠ .

(١٠٩) محدثة سمعت من أبيها ، وسمع منها اخوها عصام الدين ابو حفص عمر بن احمد الصفار احد الائمة بنيسابور ، وزينب بنت الشعرية

دلیل نمبر۱۱

(علیؑ وصی رسول)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

مناقب أمير المؤمنين

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

للحافظ أبي الحسن علي بن محمد الواسطي
المعروف بابن المغازلي
المتوفى سنة ٤٨٣هـ

تحقيق وتعليق
أبي عبد الرحمن تركي بن عبد الله الوادعي



حدَّثنا عبدالحميد بن موسى، حدَّثنا محمد بن أحمد بن سعيد، حدَّثنا محمد بن حميد الرازي، حدَّثنا سلمة بن الفضل عن ابن إسحاق عن شريك بن عبدالله عن أبي ربيعة الأيادي عن عبدالله بن بريدة قال: قال رسول الله ﷺ: «لكل نبيٍّ وصيٌّ ووارث، وإن وصيي ووارثي علي بن أبي طالب».

وشيخه ابن إسحاق: مدلس لم يصرح بالتحديث.

وشريك بن عبدالله هو القاضي: ضعيف وإن كان شديدًا على أهل الأهواء والبدع، راجع «تهذيب التهذيب».

وأبوربيعة الأيادي قال الحافظ: مقبول، وقال الذهبي: عمر بن ربيعة أبوربيعة الأيادي، قال أبوحاتم: منكر الحديث، «الميزان» (ج٣ ص١٩٦) وفي (ج٤ ص٥٢٤) قد ذكر مضعفًا، لقيه شريك.

وفي «الفوائد المجموعة» للشوكاني ص(٣٦٩): رواه الحاكم عن بريدة مرفوعًا وفي إسناده وضاع.

وأخرجه ابن الجوزي في «الموضوعات» (ج١ ص٣٧٦) وابن عساكر (ج٣ ص٥) من طريق: محمد بن حميد عن علي بن مجاهد عن ابن إسحاق عن شريك به.

قلت: وفي «اللآلئ» للسيوطي (ج١ ص٣٥٩): قلت: قال الجورقاني: هذا حديث باطل وفي إسناده ظلمات علي بن مجاهد كان يضع الحديث. ومحمد بن حميد كذبه صالح وغيره والله أعلم.اهـ

قلت: علي بن مجاهد مترجم في «الميزان» و«تهذيب التهذيب» وهو متروك.

قال الحافظ ابن حجر: وليس من شيوخ أحمد مَنْ هو أضعف منه، وقال الذهبي في «الميزان» (ج٣ ص١٥٢)، وقال ابن معين: كان يضع الحديث، وقال في «المغني» (ج٢ ص٢٣): كذاب، وص(٢٥) كذبه يحيى بن الضريس ومشاه غيره.

تراجم آل بيت رسول الله

صلى الله عليه وسلم

ذخائر العقبى

في مناقب ذوي القربى

تأليف

الإمام الحافظ المحدث المؤرخ محب الدين أبي العباس أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري المكي

٦١٥ - ٦٩٤ هـ

قرأه وقدم له

محمود الأرناؤوط

حققه وعلق عليه

أكرم البوشي

الطبعة الأولى المحققة

بالاعتماد على نسختين خطيتين

فَطُبِخَتْ ، فأكلا من لَحْمِها ، وشَرِبا من مَرَقِها» . أخرجه مسلم[1] .

ذكر اختصاصه ـ رضي الله عنه ـ بأنه لا يجوز أحد الصِّراط إلا مَن كتب له علي الجواز

عن قيس بن أبي حازم[2] قال : التقى أبو بكر وعليُّ بن أبي طالب رضي الله عنهما ، فتبسَّم أبو بكر في وجه عليّ ، فقال له : ما لك تبسَّمت ؟ قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : «**لا يجوزُ أحدٌ الصِّراطَ إلاَّ مَنْ كتبَ له علي الجواز**»[3] أخرجه ابن السمَّان في كتاب «الموافقة» .

ذكر اختصاصه ـ رضي الله عنه ـ بالوصاية والإرث

عن بُريدة ـ رضي الله عنه ـ قال : قال رسول الله ﷺ : «**لكلِّ نبيٍّ وصيٌّ ووارثٌ ، وإنَّ عليًّا وَصِيِّي ووارثي**» . أخرجه الحافظ أبو القاسم البغوي في «معجم الصحابة»[4] .

وإنْ صحَّ هذا الحديث فالتوريثُ محمول على ما رواه معاذ بن جبل ـ رضي الله عنه ـ قال : قال علي : يا رسول الله ما أرِثُ منك ؟ قال : «**ما يرِثُ النبيُّون بعضُهم من بعض : كتابَ الله وسنّةَ نبيِّه**»[5] .

والوصيَّة محمولة على ما رواه أنس رضي الله عنه : أن النبي ﷺ قال : «**وصيِّي**

---

(1) (١٢١٨) في الحج ، باب حجة النبي ﷺ .
(2) تحرف في المطبوع إلى «خازم» .
(3) لم أقف عليه ، وأراه موضوعاً .
(4) وساقه ابن عساكر في تاريخه (مختصره : ١٨/ ٢٠) والذهبي في «ميزان الاعتدال» ٢/ ٢٧٣ ، وابن الجوزي في «الموضوعات» ١/ ٣٧٦ .
(5) لم أقف عليه .

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن
ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

عاصم الرازي، نا مُحَمَّد بن حُمَيد، نا عَلي بن مجاهد، عَن مُحَمَّد بن إسْحَاق، عَن شريك بن عَبْد اللّه النخعي، عَن أبي ربيعة الأيادي، عَن ابن بُرَيدة، عَن أبيه أن النبي ﷺ قال: «**إنّ لكل نبي وصياً ووارثاً، وإنّ علياً وصيي ووارثي**»[٩٠٠٥].

أخْبَرَنَاه أبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا أبو الحسَين بن النقور، أنا أبو القاسم عيسى بن عَلي، أنا أبو القاسم البغوي، نا مُحَمَّد بن حُمَيد الرازي، نا عَلي بن مجاهد، نا مُحَمَّد بن إسْحَاق، عَن شريك بن عَبْد اللّه، عَن أبي ربيعة الإيادي، عَن ابن بُرَيْدة، عَن أبيه قال: قال النبي ﷺ: «**لكلّ نبي وصيّ ووارث، وإنّ علياً وَصيي ووارثي**»[٩٠٠٦].

أخْبَرَنا أبو غالب بن البنّا، أنا أبو مُحَمَّد الجوهري، أنا أبو عمر مُحَمَّد بن العبّاس، أنا أبو عَبْد اللّه الحسَين بن عَلي بن الحسَين بن الحكم الأسدي الدهان المعروف بأخي حمّاد، نا عَلي بن مُحَمَّد بن الخليل بن هارون البصري، نا مُحَمَّد بن الخليل الجُهَني، نا هُشَيم، عَن أبي بشر، عَن سعيد بن جُبَير، عَن ابن عباس قال:

كنت جالساً مع فتية من بني هاشم عند النبي ﷺ إذ انقضّ كوكبٌ، فقال النبي[١] ﷺ: «**من انقضّ هذا النجم في منزله فهو الوصيّ من بعدي**»، فقام فتية من بني هاشم، فنظروا، فإذا الكوكب قد انقضّ في منزل عَلي، قالوا: يا رَسُول الله قد غويت في حب عَلي؟ فأنزل الله تعالى: ﴿**والنجم إذا هوى، ما ضلّ صاحبكم وما غوى، وما ينطق عن الهوى، إنْ هو إلاّ وحيٌ يوحى**﴾[٢] إلى قوله: ﴿**وهو بالأفق الأعلى**﴾[٢][٩٠٠٧].

هذا حديث منكر، ومن بين أبي عمر، وبين هُشَيم مجهولون لا يعرفون.

أخْبَرَنا أبو الفتح يوسف بن عَبْد الواحد الماهاني، أنا شجاع بن عَلي المصقلي[٣]، أنا أبو عَبْد اللّه مُحَمَّد بن إسْحَاق بن مندة، أنا خَيْثمة بن سُلَيْمان، نا الفضل بن يوسف القصبي، نا إبْرَاهيم بن الحكم، عَن عمرو بن ثابت، عَن أبي إسْحَاق، عَن إسْمَاعيل بن أبي خالد قال: قلت لقثم: ما شأن عليّ كان له من رَسُول الله ﷺ منزلة لم تكن للعبّاس؟ قال: لأنه كان أسرعنا به لحوقاً، وأشدنا به لصوقاً.

قال ابن مندة: هذا حديث غريب، ورواه غيره عن أبي إسْحَاق[٤]، ولم يذكر إسْمَاعيل في الإسناد.

---

(١) في م، و« ز »: فقال رسول الله ﷺ. (٢) سورة النجم الآيات من ١ إلى ٧.

(٣) بالأصول: مصقى، تصحيف، والصواب ما أثبت، وقد مرّ التعريف به.

(٤) بالأصل: علي بن إسحاق، تصحيف، والتصويب عن م، و« ز ».

دلیل نمبر ۱۲

(علیؑ خلیفہ بلافصل)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الثاني والأربعون

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

سفيان بن بشر الأسدي الكوفي، نا عَلي بن هاشم بن البريد، عَن مُحَمَّد بن عُبَيْد اللّه بن أبي رافع، عَن أبيه، عَن عَلي بن أبي رافع، عَن أبي ذرّ.

أنه سمع رَسُول الله ﷺ يقول لعَلي بن أبي طالب: **«أنتَ أوّل من آمن بي، وأنتَ أوّل من يصَافحني يوم القيامة، وأنت الصِّدّيق الأكبر، وَأنت الفاروق الذي يفرّق بين الحقّ وَالباطل، وأنت يعسوب المؤمنين، والمال يعسوب الكفار»**[٨٣٧٠].

أخْبَرَنا أبو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أنا أبو القَاسم بن مَسْعَدة، أنا عَبْد الرّحمن بن عمرو الفارسي، أنا أبو أحْمَد بن عدي[١]، نا عَلي بن سعيد بن بشير، نا عَبْد اللّه بن داهر[٢] الرازي، نا أبي، عَن الأعمش، عَن عباية، عَن ابن عباس قال:

ستكون فتنة، فمن أدركها منكم فعليه بخصلتين[٣]: كتاب الله، وعَلي بن أبي طالب، فإني سمعت رَسُول الله ﷺ يقول وهو آخذ بيد عَلي: **«هذا أوّل من آمن بي، وأوّل من يصَافحني، وهو فاروق هذه الأمّة، يفرّق بين الحقّ والباطل، وهو يعسوب المؤمنين، والمال يعسوب الظّلَمة، وهو الصّدّيق الأكبر، وهو بابي[٤] الذي أوتى منه، وهو خليفتي من بعدي»**[٨٣٧١].

قال ابن عَدِي: عامة ما يرويه ابن داهر في فضائل علي هو فيه متهم.

أخْبَرَنا أبو البركات عَبْد الوهاب بن المبارك الأنماطي، أنا أبو بكر مُحَمّد بن المُظفّر بن بَكْرَان الشامي، نا أبو الحسَن أحْمَد بن مُحَمّد العتيقي، أنا أبو يعقوب مُحَمّد بن يوسف بن أحْمَد بن الدجيل، نا أبو جعفر مُحَمّد بن عمرو العُقَيلي[٥]، حدّثني عَلي بن سعيد، نا عَبْد اللّه بن داهر بن يَحْيَىٰ الرازي، حدّثني أبي، عَن الأعمش، عَن عباية الأسدي، عَن ابن عباس.

عن النبي ﷺ قال لأمّ سلمة: **«يا أمّ سلمة، إنّ علياً لحمه من لحمي، ودمه من دمي، وهو مني بمنزلة هارون من موسى غير أنّه[٦] لا نبيّ بَعدي»**[٨٣٧٢].

---

(١) رواه ابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال ٤/ ٢٢٩ ضمن ترجمة عبد الله بن داهر بن يحيى بن داهر الرازي.

(٢) الأصل: زاهر، تصحيف، والتصويب عن م وابن عدي، ترجمته أيضاً في لسان الميزان ٢/ ٤٦٦ والضعفاء الكبير ٢/ ٢٥٠.

(٣) الأصل: «بخصلة من» والتصويب عن ابن عدي.

(٤) سقطت من الأصل واستدرك على هامشه: «بأتي» تصحيف، والمثبت عن ابن عدي، وفي المطبوعة: بأبي.

(٥) رواه العقيلي في الضعفاء الكبير ٢/ ٤٧ ضمن ترجمة داهر بن يحيى الرازي.

(٦) الأصل: «إني» والمثبت عن م، والضعفاء الكبير، والمطبوعة.

وبإسناده عن ابن عبّاس قال[١]:

ستكون فتنة فإنْ أدركها أحد منكم فعليه بخصلتين: كتاب الله، وعَلي بن أبي طالب، فإنّي سمعت رَسُول الله ﷺ يقول وهو آخذ بيد عَلي:

«هذا أوّل من آمن بي، وأوّل من يصافحني يوم القيامة، وهوَ فاروق هذه الأمة، يفرّق بين الحقّ والباطل، وهو يعسوب المؤمنين، والمال يعسوب الظالمين، وهو الصّدّيق الأكبر، وهو بابي الذي أوتَى منه، وهو خليفتي من بعدي»[٨٣٧٣].

قال أبو جعفر: داهر بن يَحْيَىٰ الرازي كان يغلو في الرفض، ولا يتابع على حديثه.

قال: ونا أبو جعفر[٢]، حدّثني جدي، نا عَبْد العزيز بن الخطاب الكوفي، نا عَلي بن هاشم، عَن مطير[٣] بن أبي خالد، عَن أنس، عَن سلمان قال: قال رَسُول الله ﷺ: **«إنّ أخي وخليفتي في أهلي عَلي بن أبي طالب»**.

أَخْبَرَنا أبو سعد المُطَرِّز، وأبو عَلي الحَدّاد في كتابيهما قالا: أنا أبو نعيم الحافظ، نا إبْرَاهيم بن أحْمَد بن أبي حصين، نا جدي أبو حصين، نا حسين بن عَبْد الرّحمن بن أبي ليلى [٤] المكفوف، نا عمرو بن جميع البصري، عَن مُحَمَّد بن أبي ليلى، عَن عيسى بن عَبْد الرّحمن بن أبي ليلى [٤]، عَن أبيه، عَن أبي ليلى قال: قال رَسُول الله ﷺ:

«الصّديقون ثلاثة: حبيب النجّار، مؤمن آل ياسين الذي قال ﴿يا قوم اتبعوا المرسلين﴾ [٥]، **وحزقيل مؤمن آل فرعون الذي قال: ﴿أتقتلون رجلاً يقول ربي الله﴾** [٦] **وعَلي بن أبي طالب وهو أفضلهم»**[٨٣٧٤].

أَخْبَرَنا أبو البركات الأنماطي، أنا مُحَمَّد بن المُظَفّر بن بَكْرَان، أنا أبو الحسَن العَتيقي، أنا يوسف بن أحْمَد، أنا أبو جعفر العُقَيلي [٧]، أنا مُحَمَّد بن عبدوس، نا إسْمَاعيل بن موسى، نا الحسَن بن عَلي الهَمْدَاني، عَن حُمَيد بن القاسم بن حُمَيد بن عَبْد الرّحمن بن عوف، عَن أبيه، عَن عَبْد الرّحمن بن عوف.

---

(١) الضعفاء الكبير ٢/ ٤٧.

(٢) رواه العقيلي في الضعفاء الكبير ٤/ ٢٥٢ ضمن ترجمة مطير بن أبي خالد.

(٣) الأصل: مظفر، تصحيف، والمثبت عن م والعقيلي.

(٤) ما بين الرقمين ليس في م.

(٥) سورة يس، الآية: ٢٠.

(٦) سورة المؤمن، الآية: ٢٨.

(٧) رواه العقيلي في الضعفاء الكبير ١/ ٢٣٥ ضمن ترجمة الحسن بن علي الهمداني.

ورسوله؟ قال: «**لا، ولكن لا يذهب بها إلاّ رجل هو مني وأنا منه**»[٨٤٤٥].

وقال لبني عمه: «**أيكم يواليني في الدنيا والآخرة؟**» قال: وعلي معهم، فأبوا، فقال علي: أنا أواليك في الدنيا والآخرة، ثم أقبل على رجلٍ رجلٍ فقال: «**أيكم يواليني في الدنيا والآخرة؟**» فقال علي: أنا أواليك في الدنيا والآخرة، فقال: «**أنت**»[٨٤٤٦].

وكان أول من أسلم من الناس بعد خديجة.

وأخذ رَسُول الله ﷺ ثوبه فوضعه على عَلي وفاطمة، وحسن، وحسين فقال: «﴿**إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيراً**﴾(١)»[٨٤٤٧].

قال: وشرا عليّ نفسه، لبس ثوب رَسُول الله ﷺ ثم قام مكانه وكان المشركون يرمون رَسُول الله ﷺ، قال: فجاء أبُو بكر وعَلي نائم، قال أبُو بكر - يحسب أنه نبي الله - فقال: يا نبي الله، قال: فقال له عَلي: إنّ نبي الله ﷺ قد انطلق نحو بئر ميمون فأدركه، قال: فانطلق أبُو بكر، فدخل معه الغار، قال: وجعل علي يرمي بالحجارة كما كان يرمي رَسُول الله ﷺ وهو يَتضوّر، ولف رأسه بثوبٍ لا يجرحه حتى أصبح كشف عن رأسه فقالوا: إنك للئيم كان صاحبك نرميه فلا يَتضوّر وأنت تَتضوّر قد أنكرنا ذلك.

قال: وخرج رَسُول الله ﷺ في غزوة تبوك فقال له عَلي: أخرج معك؟ قال: فقال له نبي الله ﷺ: «**لا**»، قال: فبكى عَلي، قال: فقال: «**أما ترضى أنْ تكونَ مني بمنزلة هارون من موسى إلاّ أنك لست بنبي، إنّه لا ينبغي أنْ أذهب إلاّ وأنت خليفة من بعدي**»[٨٤٤٨].

قال: وقال رَسُول الله ﷺ: «**أنتَ ولي كل مؤمن من بعدي**»[٨٤٤٩].

وسدّ أبواب المسجد غير باب عَلي، فيدخل المسجد جنباً وهو طريقه ليس له طريق غيره.

قال: وقال: «**مَنْ كنتُ مولاه فعليّ مولاه**»[٨٤٥٠].

قال: وقال ابن عباس: وقد أخبرنا الله عزّ وجلّ في القرآن: أنه رضي عن أصحاب الشجرة، فعلم ما في قلوبهم، فهل حدَّثنا أنه سخط عليهم بعد؟

قال: وقال نبي الله ﷺ لعمر حين قال: ائذن(٢) لي فأضرب عنقه، - قال زهير: يعني

---

(١) سورة الأحزاب، الآية: ٣٣.

(٢) كذا بالأصل و« ز »، وفي م: اتدري.

قال: «وإنك خليفتي في كل مؤمن»[٨٤٤١].

قال: وسدّ أبواب المسجد غير باب علي، وكان يدخل المسجد وهو جُنُب وهو طريقه، ليس له طريق غيره.

قال: وقال: «مَنْ كنتُ وليه فإنّ علياً وليه»[٨٤٤٢].

قال: وقال ابن عباس: وأخبرنا الله في القرآن أنه قد رضي عن أصحاب الشجرة[١] فهل حدّثنا بعد أنه سخط عليهم؟

قال: وقال رَسُول الله ﷺ لعمر حين قال: ائذن لي فلأضرب عنقه، قال أبو موسى: يعني حاطب: «**وما يدريك لعل الله قد اطّلع على أهل بدر**»، فقال: «**اعملوا ماشئتم فقد غفرت لكم**»[٨٤٤٣].

وأخبرتنا أم البهاء فاطمة بنت مُحَمّد قالت: أنا إبْرَاهيم بن منصور، أنا أبو بكر بن المقرىء، أنا أبو يَعْلَى، نا زهير، نا يَحْيَىٰ بن حمّاد، نا أبو عوَانة، نا أبو بَلْج، عَن عمرو بن ميمون قال:

إني لجالس عند ابن عباس إذ أتاه سبعة[٢] رهط، فقالوا: يا أبا عباس إمّا أن تقوم معنا، وإمّا أن تخلونا بهؤلاء[٣] قال: فقال ابن عباس: بل أقوم معكم، قال: وهو يومئذ صحيح قبل أن يعمى، فابتدأوا[٤] فتحدثوا فلا يدري ما قالوا، فجاء فنفض ثوبه وهو يقول: إنّ أولئك وقعوا في رجل له عشر:

قال له النبي ﷺ: «**لأبعثنّ رجلاً لا يخزيه الله أبداً، يحبّ الله ورسوله**»، قال: فاستشرفَ لها من استشرف، فقال: «**أين عَلي؟**» قال: هو في الرحا يطحن، قال: وما كان يغني[٥] أحدكم ليطحن؟ قال: فجاء وهو أرمد لا يكاد أن يبصر، قال: فنفث في عينيه ثلاثاً، ثم هزّ الراية فأعطاها إياه، فجاء بصفية بنت حُيَي[٨٤٤٤].

ثم بعث أبا بكر بسورة التوبة، وبعث[٦] علياً خلفه فأخذها منه، فقال أبو بكر: لعل الله

---

(١) يشير إلى قوله تعالى: لقد رضي الله عن المؤمنين إذ يبايعونك تحت الشجرة فعلم ما في قلوبهم فأنزل السكينة عليهم وأثابهم فتحاً قريباً (سورة الفتح، الآية: ١٨).

(٢) كذا بالأصل وم هنا، وفي المطبوعة: تسعة.

(٣) الذي في م: «يحلو ىا ىا هؤلاء» وغير مقروءة في «ز»، وفي المطبوعة: وإما أن تخلو بنا من بين هؤلاء.

(٤) إعجامها مضطرب بالأصل وم، والمثبت عن المطبوعة.

(٥) كذا بالأصل، وفي «ز» وم: يعني.

(٦) «وبعث» مكانها بياض في م.

دلیل نمبر ۱۳

(جنت کے دروازے پر کلمہ اور نامِ علیؑ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

الجزء الاول

من

الرياض النضرة في مناقب العشرة

تأليف

الامام شيخ مشايخ الفقه والحديث حافظ
عصره وزمانه أبي جعفر أحمد الشهير
بالمحب الطبري تغمده الله
برحمته
آمين

عنى بتصحيحه

السيد محمد بدر الدين النعسانى الحلبى

الطبعة الاولى

على نفقة السيد محمد كامل أفندى النعسانى و محمد عبد العزيز

يطلب من محل السادات محمد أمين الخانجى وشركاه بالاستانه ومصر

اغتسل فقلت لخالد أما ترى الى هذا فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال يابريدة أتبغض عليا قلت نعم قال لاتبغضه فان له في الخمس أكثر من ذلك انفرد به البخارى *وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم من كنت وليه فعلى وليه أخرجه أبو حاتم * وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جمع الله الاولين والآخرين يوم القيامة ونصب الصراط على جسر جهنم ماجازها أحد حتى كانت معه براءة بولاية على بن أبى طالب خرجه الحاكمى في الاربعين والمراد بالولاية والله أعلم الموالاة والنصرة والمحبة * وعن ابن مسعود قال أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بيد على وقال هذا ولي وأنا وليه واليت من والاه وعاديت من عاداه خرجه الحاكمى

﴿ ذكر حق على على المسلمين ﴾

عن عمار بن ياسر وابى أيوب قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على على المسلمين حق الوالد على الولد خرجه الحاكمى * وعن أبى مقدم صالح قال لما حضرت عبد الله بن عباس الوفاة قال اللهم انى أتقرب اليك بولاية على بن أبى طالب خرجه أحمد في المناقب ـ الكلام على هذا الحديث وبيان متعلق الرافضة منه الجواب عنه والجمع بينه وبين ماتقدم في خلافة أبى بكر تقدم في فصل خلافة أبى بكر

﴿ ذكر اختصاصه بأن جبريل منه ﴾

عن أبى رافع قال لما قتل على أصحاب الالوية يوم أحد قال جبريل يارسول الله ان هذه لهى المواساة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم انه منى وأنا منه فقال جبريل وأنا منكما يارسول الله خرجه أحمد في المناقب

﴿ ذكر اختصاصه بتأييد الله نبيه صلى الله عليه وسلم به وكتبه ذلك على ساق العرش وعلى بعض الحيوان ﴾

عن أبى الحمراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسرى بى الى السماء نظرت الى ساق العرش الايمن فرأيت كتابا فهمته محمد رسول الله أيدته بعلى ونصرته به خرجه الملاء في سيرته * وعن ابن عباس قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاذا بطائر في فيه لوزة خضراء فألقاها في حجر النبى صلى الله عليه وسلم فأخذها النبى صلى الله عليه وسلم فقبلها ثم كسرها فاذا في جوفها دودة خضراء مكتوب فيها بالاصفر لااله الا الله محمد رسول الله نصرته بعلى خرجه أبو الخير

تذكرة الخواص



العرش نعم الأب أبوك إبراهيم ونعم الأخ أخوك علي أبشر يا علي فإنك ستكسى إذا كسيت وتدعى إذا دعيت وتحيي إذا حييت وتقف على عقر حوضي تسقي من عرفت».

فكان علي عليه السلام يقول: «والذي نفسي بيده لأذودن عن حوض رسول الله صلى الله عليه وآله» أقواماً من المنافقين كما تذاد غريبة الإبل عن الحوض ترده»[1] فإن قيل قد أخرج طرف من هذا الحديث في الموضوعات قلنا الذي أخرج في الموضوعات من طريق الدارقطني عن ميسرة بن حبيب الهندي والحكم بن ظهير ولفظه عن علي عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: «أول خلق الله يوم القيامة يكسى إبراهيم عليه السلام يكسى ثوبين أبيضين ثم يقام عن يمين العرش ثم يدعى بي فأكسى ثوبين أخضرين، ثم أقام عن يمين العرش ثم تدعى أنت فتكسى ثوبين أخضرين ثم تقام عن يميني فما ترضى يا علي أنك تدعى إذا دعيت وتكسى إذا كسيت وتشفع إذا شفعت» ثم ضعف الدارقطني ميسرة بن حبيب والحكم.

ونحن نقول: الحديث الذي رواه أحمد في الفضائل، ليس فيه ميسرة ولا الحكم وأحمد مقلد في الباب متى روى حديثاً، وجب المصير إلى روايته لأنه إمام زمانه وعالم أوانه والمبرز في علم النقل على أقرانه، والفارس الذي لا يجاري في ميدانه وهذا هو الجواب عن جميع ما يرد في الباب وفي أحاديث الكتاب.

وقد أخرج أحمد في الفضائل عن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: «يا علي والذي نفسي بيده إن على باب الجنة مكتوباً لا إله إلا الله محمد رسول الله علي بن أبي طالب أخو رسول الله ﷺ قبل أن يخلق الله السماوات والأرض بألفي سنة».

فإن قيل: هذا الحديث مخرج في الموضوعات قلنا: جملة ما ذكر في الموضوعات وقال المتهم به زكريا بن يحيى ضعفه ابن معين وغيره، وأحمد رواه من غير طريق زكريا، ولو كان حديثاً مطعوناً فيه لبينه.

وقال أحمد في الفضائل: أنبأنا هشام وفي رواية كتب إلينا يذكر أن عبادة بن يعقوب حدثهم عن علي بن عابس عن الحارث بن حصين عن القاسم، قال: سمعت رجلاً من خثعم يقول: سمعت أسماء بنت عميس تقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «اللهم إني أقول كما قال أخي موسى: ﴿وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾﴾ [طه: ٢٩ ـ ٣٤]» الآيات.

وقال أحمد: أنبأنا زيد بن الحباب، حدثني الحسين بن واقد، حدثني مظفر

---

(١) أخرجه البخاري في (الصحيح ٣/١٤٧)، وأحمد بن حنبل في (المسند ٢/٤٦٧)، والمتقي الهندي في (كنز العمال ٣٩١٣٩)، وابن حجر في (فتح الباري ٥/٤٣).

مناقب أمير المؤمنين

علي بن أبي طالب رضي الله عنه

للحافظ أبي الحسن علي بن محمد الواسطي
المعروف بابن المغازلي
المتوفى سنة ٤٨٣هـ

تحقيق وتعليق
أبي عبد الرحمن تركي بن عبد الله الوادعي



-بقراءتي عليه فأقرّه- قلت له: أخبركم أبومحمد عبدالله بن محمد بن عثمان المزني الملقب بابن السقَّاء الحافظ الواسطي رحمه الله، حدَّثنا أبويعلى أحمد بن علي بن المثنى الموصلي، حدَّثنا زكريا بن يحيي الكسائي، حدَّثنا يحيى بن سالم، حدَّثنا أشعث ابن عم الحسن بن صالح -وكان يفضل على الحسن بن صالح- قال: حدَّثني مسعر بن كدام عن عطية بن سعد عن جابر بن عبدالله قال: قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: «مكتوبٌ على بابِ الجنةِ قبل أن يخلقَ الله السماواتِ والأرض بألفي عام: محمدٌ رسولُ الله وعليٌ أخوه».

٤٥ قوله عليه السلام: «عليٌّ منِّي مثل رأسي من بدني»

١٣٥ - أخبرنا أبوالحسن أحمد بن المظفَّر بن أحمد الفقيه الشافعي

= وحلف بالله أنه لا أتاه، ولا كتب عنه، وقال يستأهل أن يحفر له بئر فليلقى فيها.اهـ

وفي الحديث يحيى بن سالم، وليس بالراوي عن ابن عمر، هذا أنزل ضعفه الدارقطني، وهو شيعي محترق.

وأشعث ابن عم الحسن بن صالح بن حي، قال الذهبي: شيعي جلدٌ تُكلم فيه، وقال العقيلي: ليس ممن يضبط الحديث وليس زكريا بن يحيى ويحيى بن سالم بدون أشعث في هذا المذهب. وانظر «اللسان» (ج١ ص٤٥٧).

وعطية بن سعد العوفي: شيعي ضعيف مدلس. والله المستعان.

١٣٥- إسناده ضعيف جدًا.

حسين الأشقر: ضعيف جدًا وكان يتشيع.

وقيس بن الربيع: صدوق تغير لما كبر وأدخل عليهم ولده ما ليس من حديثه، ولا يؤمن أن يأتي شيعي فيضع حديثًا في كتاب قيس فيحدث به خصوصًا وقد قال الإمام أحمد: يتشيع.

والحديث ذكره ابن الجوزي في «الواهيات» (ج١ ص٢٠٨). =

تراجم آل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

ذخائر العقبى

في مناقب ذوي القربى

تأليف

الإمام الحافظ المحدث المؤرخ محب الدين أبي العباس أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري المكي

٦١٥ - ٦٩٤ هـ

حققه وعلق عليه

أكرم البوشي

قرأه وقدم له

محمود الأرناؤوط

الطبعة الأولى المحققة

بالاعتماد على نسختين خطيتين

وفي رواية من حديث الإمام أحمد : أن النبي ﷺ قال له لمّا قال : آخيتَ بينَ أصحابك وتركتني قال : «ولِمَ تراني تركتُكَ ؟ إنّما تركتُكَ لنفسي ، أنتَ أخي وأنا أخوك»[1] .

وعن علي ـ رضي الله عنه ـ قال : طلَبني النبي ﷺ فوجدني في حائط نائماً ، فضَرَبني برجله وقال : «قُم فواللهِ لأُرضينَّك ، أنت أخي ، وأبو ولدي ، تقاتلُ على سنّتي ، مَنْ مات على عَهْدي فهو في كنز الجنّة ، ومَنْ مات على عَهْدِكَ فقد قضى نَحْبَه ، ومَنْ مات على محبّتك بعد موتك ختمَ اللهُ له بالأمن والإيمان ما طَلَعَتْ شمسٌ أو غَربتْ» . خرّجه أحمد[2] .

وعن جابر ـ رضي الله عنه ـ قال : على باب الجنّة مكتوب : لا إلّه إلّا الله ، محمدٌ رسولُ الله ، عليٌّ أخو رسولِ الله .

وفي رواية : مكتوبٌ على باب الجنّة : محمدٌ رسولُ الله ، عليٌّ أخو رسول الله قبل أن تُخلَق السماواتُ والأرضُ بألفي سَنَة . أخرجهما أحمد في «المناقب»[3] .

ذكر أن الله ـ عزّ وجلّ ـ جعل ذرية نبيه ﷺ في صُلْب علي رضي الله عنه

تقدم في الفصل قبلَه قوله ﷺ : «أنتَ أخي وأبو وَلَدي» .

وعن ابن عباس ـ رضي الله عنهما ـ قال : كنتُ أنا والعباس جالسَين عند

---

(١) أخرجه أحمد في «المناقب» كما نص على ذلك المؤلف في «الرياض النضرة» ٣/١٦٠ . وأورده ابن حبان في «المجروحين» ٢/٩٢ ، وابن الجوزي في «العلل المتناهية» ١/٢١٦ ـ ٢١٧ .

(٢) في «المناقب» كما قال المؤلف في «الرياض النضرة» ٣/١٥٩ . وانظر «مختصر المحاسن المجتمعة» ص ١٥٩ ـ ١٦٠ .

(٣) وأورده ابن حبان في «المجروحين» ٢/٢٢٩ ، والذهبي في «ميزان الاعتدال» ٢/٧٦ ، وابن الجوزي في «العلل المتناهية» ١/٢٢٠ وقال : «هذا حديث لا يصح» . وانظر أيضاً «مختصر المحاسن المجتمعة» ص ١٦٢ والتعليق عليه .

دلیل نمبر ۱۴

(جنت کے دروازے پر علی ولی اللہ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى والبتول والسبطين والأئمة
من ذريتهم عليهم السلام

تأليف شيخ الإسلام المحدث الكبير إبراهيم بن محمد
ابن المؤيد بن عبد الله بن علي بن محمد الجويني الخراساني
من أعلام القرن السابع والثامن.
المولود عام (٦٤٤) والمتوفى سنة (٧٣٠) الهجرية

حققه وعلق عليه وتصدى لنشره الشيخ محمد باقر المحمودي

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لمّا أسرى بي إلى السماء أمر (الله) بعرض الجنّة والنار عليّ فرأيتهما جميعاً ، رأيت الجنة وألوان نعيمها ، ورأيت النار وألوان عذابها ، فلما رجعت قال لي جبرئيل عليه السلام : هل قرأت يا رسول الله ما كان مكتوباً على أبواب الجنة ، وما كان مكتوباً على أبواب النار ؟ فقلت لا يا جبرئيل . قال : إنّ للجنّة ثمانية أبواب على كل باب منها أربع كلمات ، كلّ كلمة منها خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها واستعملها ، وإنّ للنار سبعة أبواب على كل باب منها ثلاث كلمات ، كل كلمة منها خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها واستعملها.

وإن للنار سبعة أبواب على كلّ باب منها ثلاث كلمات ، كل كلمة منها خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها وعرفها (١) .

فقلت : يا جبرئيل ارجع معي لأقرأها ، فرجع معي جبرئيل عليه السلام فبدأ بأبواب الجنة .

فإذاً على الباب الأول منها مكتوب : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله علي ولي الله ، لكل شيء حيلة وحيلة طيب العيش في الدنيا أربع خصال : القناعة ، ونبذ الحقد، وترك الحسد ، ومجالسة أهل الخير .

وعلى الباب الثاني مكتوب : لا إله إلا الله ، محمّد رسول الله عليّ وليّ الله ، لكل شيء حيلة وحيلة السرور في الآخـــرة أربع خصال : مسح رأس اليتامى والتعطف على الأرامل ، والسعي في حوائج المسلمين ، وتفقّد الفقراء والمساكين .

وعلى الباب الثالث منها مكتوب : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله ، علي وليّ الله ، لكل شيء حيلة وحيلة الصحة في الدنيا : أربع خصال : قلة الكلام ، وقلة المنام ، وقلة المشي وقلة الطعام .

وعلى الباب الرابع منها مكتوب : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله عليّ وليّ الله ، من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ، من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ، من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليبرّ والديه ، من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو يسكت .

وعلى الباب الخامس منها مكتوب :لا إله إلا الله،محمد رسول الله علي ولي الله ،

---

(١) كذا في الأصل والتكرار فيه ظاهر وجلي .

من أراد أن لا يُذَل فلا يَذِل ، ومن أراد أن لا يشتم فلا يشتم ، ومن أراد أن لا يظلم فلا يظلم ، ومن أراد أن يستمسك بالعروة الوثقى فليتمسك(١) بقول : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله علي ولي الله .

وعلى الباب السادس منها مكتوب : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله ، علي وليّ الله ، من أحبّ أن يكون قبره واسعاً فسيحاً فليبن المساجد ، من أحبّ أن لا يأكله الديدان تحت الأرض فليكنس المساجد ، من أحبّ أن لا يظلم لحده فلينوّر المساجد ومن أراد أن يبقى طرياً(٢) تحت الأرض فلا يبلى جسده فليشتر بسط المساجد .

وعلى الباب السابع منها مكتوب : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله ، عليّ وليّ الله ، بياض القلب في أربع خصال : في عيادة المريض واتباع الجنائز ، وشراء أكفان الموتى ودفع القرض .

وعلى الباب الثامن منها مكتوب : لا إله إلا الله، محمد رسول الله ، علي وليّ الله.

من أراد الدخول من هذه الأبواب الثمانية فليتمسك بأربع خصال : بالصدق(٣) والسخاء وحسن الأخلاق ، وكفّ الأذى عن عباد الله عزّ وجلّ .

ثم جئنا إلى أبواب جهنم فإذاً على الباب الأول منها مكتوب ثلاث كلمات : لعن الله الكذّابين ، لعن الله الباخلين ، لعن الله الظالمين .

وعلى الباب الثاني منها مكتوب ثلاث كلمات : من رجا الله سعد ، ومن خاف الله آمن ، والهالك المغرور من رجا سوى الله وخاف غيره .

وعلى الباب الثالث منها مكتوب : من أراد أن لا يكون عرياناً في القيامة فليكس الجلود العارية ، من أراد أن لا يكون عطشاناً في القيامة فليسق العطشان في الدنيا .

وعلى الباب الرابع منها مكتوب ثلاث كلمات : أذلّ الله من أهان الإسلام ،

---

(١) كذا في نسخة السيد علي نقي ، وفي مخطوطة طهران : « ومن أراد أن يتمسك ... فليتمسك بقول : لا إله إلا الله ... » .

(٢) كذا في مخطوطة طهران ، وفي نسخة السيد علي نقي : « من أحب أن يبقى طرياً ... » .

(٣) هذا هو الظاهر ، وفي الأصل : « بالصدقة » .

نظم درر السمطين

في فضائل المصطفى والمرتضى والبتول والسبطين

تأليف

جمال الدين محمد بن يوسف بن الحسن بن محمد
الزرندي الحنفي المدني

المتوفى ٧٥٠ هـ

تحقيق

[illegible]

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

أحُد[١].

ويروى أنّ بلقيس أهدت لسليمان عليه السلام سبعة أسياف كان ذو الفقار منها، وقد جاء من رواية عيسى بن عبدالله بن محمد بن عمر بن علي بن أبي طالب عن أبيه عن جدّه علي عليه السلام أنّ جبرئيل أتى النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم وقال له: إنّ صنماً باليمن معفر في الحديد فابعث إليه فأدققه وخذ الحديد قال: فدعاني وبعثني إليه فذهبت إليه فدققت الصنم وأخذت الحديد فجئت به إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاستصوب منه سيفين فسمّي أحدهما ذا الفقار، والآخر مخذماً[٢]، فتقلّد رسول الله ذا الفقار وأعطاني مخذماً ثمّ أعطاني بعد ذا الفقار قرآني وأنا أقاتل به دونه يوم أحد فقال: لا سيف إلّا ذو الفقار ولا فتى إلّا علي[٣].

قال الإمام أحمد البيهقي رحمه الله: كذا ورد في هذه الرواية أنّه أمر بصنعته، وروينا بإسناد صحيح عن ابن عباس رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تقلّد سيفه ذا الفقار يوم بدر، وهو الذي رأى فيه الرؤيا يوم أحد والله أعلم[٤].

ونقل الشيخ الإمام العالم صدر الدين إبراهيم بن محمد المؤيد الحموي رحمه الله في كتابه، فضل أهل البيت عليهم السلام: بسنده إلى عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: **ولمّا أسري بي إلى السماء أمر بعرض الجنّة والنار عليّ فرأيتها جميعاً، ورأيت الجنّة وألوان نعيمها ورأيت النار وأنواع عذابها فلمّا رجعت قال لي جبرئيل عليه السلام: قرأت يارسول الله ما كان مكتوباً على أبواب الجنّة وما كان مكتوباً على أبواب النار؟ فقلت: لا يا جبريل فقال: إنّ للجنّة ثمانية أبواب، على كلّ باب منها أربع كلمات، كلّ كلمة خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها واستعملها، وإنّ للنار سبعة أبواب، على كلّ باب منها ثلاث كلمات، كلّ كلمة خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها وعرفها.**

فقلت: يا جبريل ارجع معي لأقرأها، فرجع معي جبريل عليه السلام فبدأ بأبواب الجنّة، فإذا على الباب الأوّل مكتوب: لا إله إلّا الله محمّد رسول الله عليّ وليّ الله، لكلّ شيء حيلة،

---

١ ـ راجع الفائق للزمخشري: ٢/ ٤٣.

٢ ـ في المصدر: مجذما.

٣ ـ الغدير: ٢/ ٦٠، عن فرائد السمطين: الباب ٤٩.

٤ ـ مسند أحمد: ١/ ٢٧١، والسنن الكبرى: ٦/ ٣٠٤، و٧/ ٤١.

وحيلة طيب المعيش في الدنيا أربع خصال: القناعة، ونبذ الحقد، وترك الحسد، ومجالسة أهل الخير، وعلى الباب الثاني مكتوب: لا إله إلّا الله محمد رسول الله علي ولي الله، لكلّ شيء حيلة، وحيلة السرور في الآخرة أربع خصال: مسح رأس اليتامى، والتعطّف على الأرامل، والسعي في حوائج المسلمين، وتفقّد الفقراء والمساكين، وعلى الباب الثالث مكتوب: لا إله إلّا الله محمّد رسول الله عليّ ولي الله، لكلّ شيء حيلة، وحيلة الصحّة في الدنيا أربع خصال: قلّة الطعام، وقلّة الكلام، وقلّة المنام، وقلّة المشي، وعلى الباب الرابع مكتوب: لا إله إلّا الله محمّد رسول الله علي وليّ الله، من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليبر والديه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليسكت.

وعلى الباب الخامس مكتوب: لا إله إلّا الله محمّد رسول الله عليّ وليّ الله، من أراد أن لا يُذَل فلا يَذلِ، ومن أراد أن لا يُشتَم فلا يَشتِمْ ومن أراد أن لا يُظلَم فلا يَظلِم، ومن أراد أن يستمسك بالعروة الوثقى فليستمسك بقول: لا إله إلّا الله محمّد رسول الله.

وعلى الباب السادس منها مكتوب: لا إله إلّا الله محمد رسول الله علي ولي الله.

ومن أحبّ أن يكون قبره واسعاً فسيحاً فلينق المساجد، من أحبّ أن لا تأكله الديدان تحت الأرض فليكنس المساجد، ومن أحبّ أن لا يظلَمَّ لحده فليتور المساجد، ومن أحبّ أن يبقى طرياً تحت الأرض يبسط المساجد.

وعلى الباب السابع مكتوب: لا إله إلّا الله محمد رسول الله علي ولي الله بياض القلب أربع خصال، في عيادة المريض، واتباع الجنائز، وسدي أكفان الموتى، ودفع القرض.

وعلى الباب الثامن مكتوب: لا إله إلّا الله محمد رسول الله علي وليّ الله، من أراد الدخول من هذه الثمانية فليستمسك بأربع خصال: بالصدقة، والسخاء، وحسن الخلق، وكفّ الأذى عن عباد الله عزّوجلّ.

ثمّ جئنا إلى النار فإذا على الباب الأوّل ثلاث كليمات منها: لعن الله الكاذبين، لعن الله الباخلين، لعن الله الظالمين.

وعلى الباب الثاني منها مكتوب: من رجى الله سعد، ومن خاف الله أمن، والهالك المغرور من رجى سوى الله وخاف غيره.

دلیل نمبر ۱۵

(نبی پاکؐ کا صحابہ کو پڑھایا ہوا کلمہ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



سجلٌ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السَّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ إبراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه
علاء الدين الأعلمي

الجزء الأول

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب ٧١٢٠

ابن عباس قال : دعاني رسول الله ﷺ فقال لي أبشرك أنّ الله تعالىٰ أيدني بسيد الأولين والآخرين والوصيين علي فجعله كفؤ ابنتي فإن أردت ان تنتفع فاتبعه .

بريدة رفعه : لكل نبي وصي ووارث ، وإن علياً وصيي ووارثي .

حذيفة رفعه : لو علم الناس أن علياً متىٰ سمّي أمير المؤمنين ، ما أنكروا فضله . وسمي أمير المؤمنين وآدم بين الروح والجسد !.

أبو هريرة قال : قيل : يا رسول الله متى وجبت لك النبوة؟ قال : قبل أن يخلق الله آدم وينفخ الروح فيه! وقال : ﴿وإذ أخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم وأشهدهم على أنفسهم ألست بربكم﴾[1] قالت الأرواح بلىٰ! قال الله تعالىٰ : أنا ربكم ومحمد نبيكم وعلي أميركم !.

عتبة بن عامر الجهني قال : بايعنا رسول الله ﷺ، على قول أن لا إلّه إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمداً نبيه، وعلياً وصيه، فأيٌ من الثلاثة تركناه كفرنا. وقال لنا النبي ﷺ : أحبوا هذا ـ يعني علياً ـ فإن الله يحبه ، واستحيوا منه فإن الله يستحي منه !

علي عليه السلام رفعه : إن الله تعالىٰ جعل لكل نبي وصياً، جعل شيث وصي آدم، ويوشع وصي موسىٰ، وشمعون وصي عيسى. وعلياً وصيي. ووصيي خير الأوصياء في البداء، وأنا الداعي وهو المضيء .

علي عليه السلام رفعه : يا علي! أنت تبرىء ذمتي ، وأنت خليفتي على أمتي .

أنس رفعه : يا أنس! انطلق فادع لي سيد العرب ـ يعني علياً ـ فقالت عائشة : ألست سيد العرب؟! قال : أنا سيد ولد آدم ولا فخر، وعلي سيد العرب. فلما جاءه أرسلني النبي ﷺ إلى الأنصار، فأتوه فقال لهم : يا معشر الأنصار! ألا أدلكم على ما إن تمسكتم به لن تضلّوا بعدي؟ قالوا : بلىٰ يا رسول الله! قال : هذا علي! فأحبوه لحبي، وأكرموه لكرامتي. فإن جبرائيل أمرني بالذي قلت لكم عن الله تعالىٰ !.

المودة الخامسة في أنه كان مولى من كان رسول الله ﷺ مولاه

عن أبي عبد الله الشيباني رضي الله عنه قال : بينما أنا جالس عند زيد بن أرقم في مسجد، إذ جاء رجل فقال : أيكم زيد بن أرقم؟ فقال القوم : هذا زيد! فقال : أنشدك بالذي لا إلّه إلا

---

(١) سورة الأعراف، الآية : ١٧٢ .

دلیل نمبر ۱٦

(لواء الحمد پر لکھا ہوا کلمہ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات



سجلٌّ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السَّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأمجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ إبراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه

علاء الدين الأعلمي

الجزء الأول

منشورات

مؤسسة الأعلمي للمطبوعات

بيروت - لبنان

ص.ب ٧١٢٠

ابن عباس رضي الله عنه رفعه : حب علي براءة من النار !.

علي رضي الله عنه رفعه : من أحبك يا علي، كان مع النبيين في درجتهم يوم القيامة. ومن مات يبغضك، فلا يبالي مات يهودياً أو نصرانياً !.

جابر رفعه : إن الله جعل ذرية كل نبي في صلبه، وجعل ذريتي في صلب علي بن أبي طالب !.

علي عليه السلام رفعه : كفّ عليّ كفّي.

أبو بكر رضي الله عنه رفعه : يا أبا بكر ! كفّي وكف علي في العدد سواء !.

ويروى : في العدل سواء !.

معاذ رفعه : حب علي حسنة لا تضر معها سيئة، وبغضه سيئة لا تنفع معها حسنة !

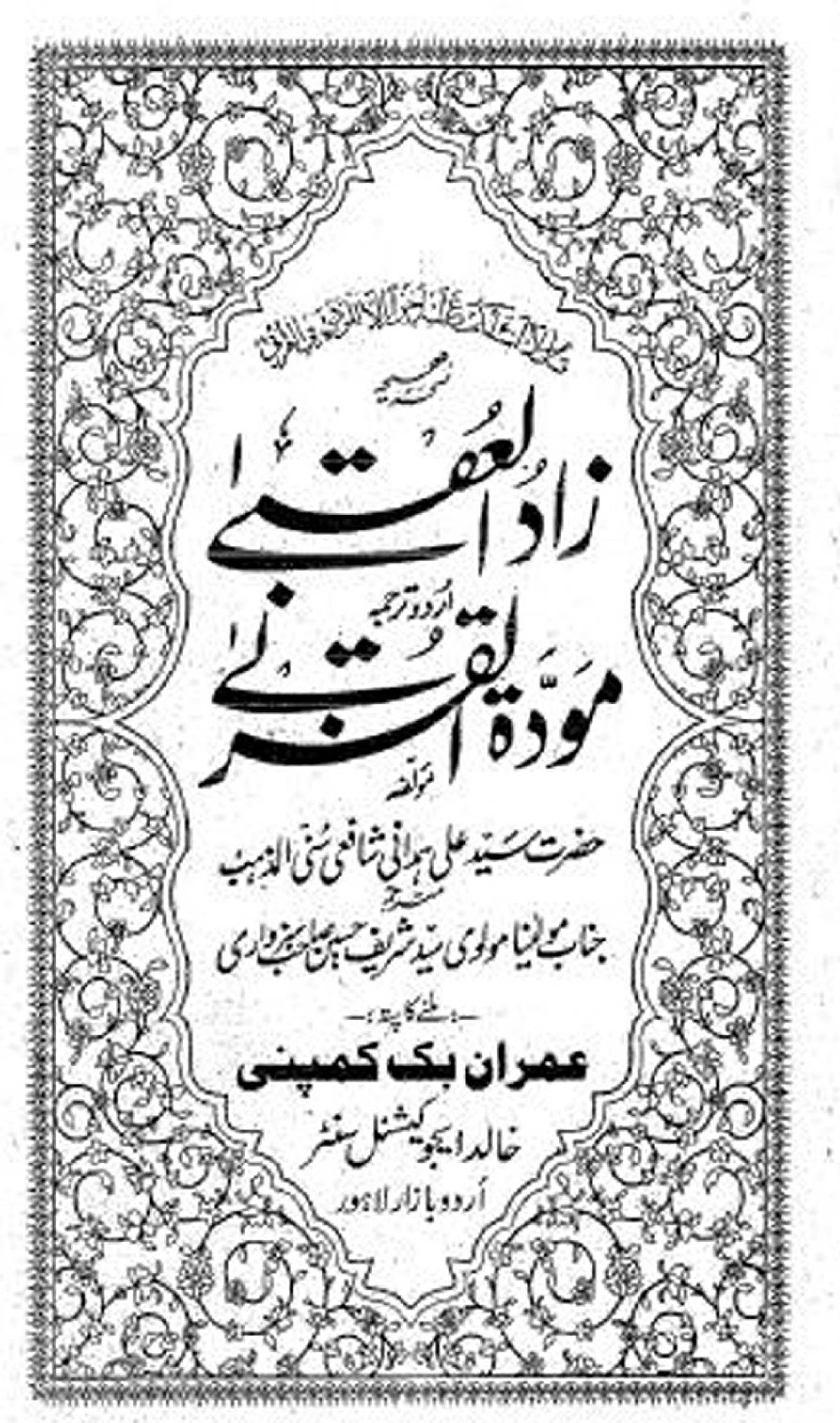
ابن عباس رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ وقد أرسلني إلى حاجة : إن أردت حاجتك فأحِبَّ علياً وذريته، فإن حبهم فرض من الله عز وجل للعباد !.

ابن عباس رفعه : لو اجتمع الناس على حب علي لما خلق الله النار !.

محمد بن الحنفية عن جابر رفعه : إن الله تعالى، جعل علياً قائد المسلمين إلى الجنة، به يدخلون الجنة، وبه يدخلون النار، وبه يعذبون يوم القيامة. قلنا : وكيف ذلك يا رسول الله؟ قال : بحبه يدخلون الجنة، وببغضه يدخلون النار ويعذبون !.

علي رضي الله عنه رفعه : لو أن عبداً عبد الله، مثل ما قام نوح في قومه، وكان له مثل أحد ذهباً، فأنفق في سبيل الله، ومد في عمره، حتى يحج ألف عام على قدميه، ثم بين الصفا والمروة قتل مظلوماً، ثم لم يُوالِك يا علي، لم يشم رائحة الجنة ولم يدخلها !.

عبد الله بن سلام قال : قلت : يا رسول الله ! أخبرني عن لواء الحمد، ما صفته؟ قال عليه السلام : طوله مسيرة ألف عام، سنامه ياقوتة حمراء، قبضته لؤلؤة بيضاء، وسطه زمردة خضراء، له ثلاث ذوائب : ذؤابة بالمشرق، وذؤابة بالمغرب، وثالثة في الوسط، مكتوب عليها ثلاثة أسطر السطر الأول بسم الله الرحمن الرحيم، والسطر الثاني الحمد لله رب العالمين، والسطر الثالث لا إله إلا الله محمد رسول الله علي ولي الله، طول كل سطر مسيرة ألف يوم. قال : صدقت يا رسول الله ! فمن يحمل ذلك؟ قال : يحملها الذي يحمل لوائي في الدنيا، علي بن أبي طالب، ومن كتب الله اسمه قبل أن يخلق السموات والأرض ! قال : صدقت يا رسول الله ! فمن يستظل تحت لوائك؟ قال : المؤمنون أولياء الله، وشيعة الحق وشيعتي ومحبيّ، وشيعة علي ومحبوه وأنصاره، فطوبى لهم وحسن مآب ! والويل لمن كذبني في علي، أو كذب علياً فيَّ، أو



قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

مسمّٰی بہ

زادُ العُقبیٰ

اردو ترجمہ

مَوَدَّةُ القُربیٰ

مؤلفہ

حضرت سیّد علی ہمدانی شافعی سُنّی المذہب

مترجم

جناب مولانا مولوی سیّد شریف حسین صاحب بجنوری

ملنے کا پتہ:

عمران بک کمپنی

خالد ایجوکیشنل سنٹر

اردو بازار لاہور

ما صفته قال علیه السلام طوله الف عام عموده یاقوتة حمراء قبضته من لولو و نشره زمرد خضراء له ثلث ذوائب ذائبه بالمشرق وذائبه بالمغرب وثالثة فی وسط الدنیا مکتوب علیها ثلثة اسطر السطر الاول بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ والسطر الثانی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ والسطر الثالث لا اله الا الله مُحَمَّدٌ رسول الله علیؑ ولی الله طول کل سطر الف یوم قال صدقت یا رسول الله فمن یحمل ذالک قال یحملها الذی یحمل لوائی فی الدنیا علیؑ ابن ابی طالب کتب الله اسمه قبل ان یخلق السموٰت والارض قال صدقت یا رسول الله فمن یستظل تحت لوائک قال المومنون اولیاء الله وشیعته الحق وشیعتی ومحبی و شیعة علیؑ ومحبوه وانصاره فطوبی لهم وحسن ماٰب والویل لمن کذبنی فی علیؑ اوکذب علیاً فی اونازعه فی مقامه الذی اقامه الله فیه۔ اور عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو علم حمد کی تعریف اور اس کی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ فرمایا اس کا طول ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگا اور اس کا ستون سُرخ یاقوت کا، اور اُس کا قبضہ سفید موتی کا، اور اس کا پھریرا سبز زمرد کا ہوگا۔ اور اس کے تین گیسو ہوں گے۔ ایک گیسو مشرق میں ہوگا اور دُوسرا مغرب میں اور تیسرا وسط دنیا میں۔ ان کے اُوپر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور دُوسری سطر الحمد للہ رب العالمین اور تیسری سطر لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ علی ولی اللہ ہوگی۔ ہر سطر کا طول ہزار دن کی راہ کے برابر ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمایئے اس علم کو کون اٹھائے گا۔ فرمایا اس کو وہ شخص اٹھائے گا جو دنیا میں میرا علم اٹھاتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب کہ جس کا نام اللہ تعالےٰ نے زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمایئے آپ کے اس علم کے سایہ میں کون لوگ ہوں گے۔ فرمایا مومنین، دوستانِ خدا۔ اور خدا کے شیعہ، اور میرے شیعہ اور میرے محب۔ اور علیؑ کے شیعہ اور اس کے محب اور انصار یعنی یار و یاور اس علم کے سایہ میں ہوں گے۔ پس ان کا حال بہت اچھا ہے اور ان کی بازگشت یعنی ان کا انجام بہت نیک ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کے لئے جو علیؑ کے باب میں مجھ کو

دلیل نمبر ۱۷

(مولا علیؑ کا راہب کو پڑھایا ہوا کلمہ)

کے

حوالہ جات

کے صفحات

شواہد النبوۃ

لتقویۃ یقین اہل الفتوۃ

حضرت العلام نور الدین عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی

ترجمہ

بشیر حسین ناظم ایم اے

مقدمہ

علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، ایم۔ اے

ناشر

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ۔ لاہور

میخ لگائی اور ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہاں سے زمین کھودو۔ ابھی تھوڑی سی زمین کھودی گئی تو نیچے سے ایک بڑا پتھر نکلا جسے ہٹانے کے لیے کوئی ہتھیار بھی کارگر نہ ہو سکا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: یہ پتھر پانی پر واقع ہے ذرا ہمت کر کے اسے اکھاڑ پھینکو۔ آپ کے ساتھیوں نے ہر چند کوشش کی لیکن اسے اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے۔ اس پر جناب امیرؑ اپنے خچر سے نیچے تشریف لائے اور اپنی آستین چڑھا کر اپنی انگلیاں اس پتھر کے نیچے رکھ کر زور لگایا۔ اس پتھر کو پانی سے ہٹایا تو نیچے سے نہایت ٹھنڈا، میٹھا اور صاف پانی نکل آیا۔ ایسا صاف کہ تمام سفر میں انہوں نے ایسا پانی نہ پیا تھا۔ سب نے پانی پیا اور جتنا چاہا بھر لیا۔ پھر حضرت امیرؑ نے اس پتھر کو اٹھا کر چشمہ پر رکھ دیا اور فرمایا: اس پر خاک ڈال دو۔ جب راہب دیر نے ان احوال کا مشاہدہ کیا تو کلیسا سے نیچے اتر کر حضرت امیرالمومنینؑ کے حضور میں آیا اور سامنے کھڑا ہو کر پوچھا: کیا آپ پیغمبر و مرسل ہیں؟

حضرت امیرؑ نے فرمایا: نہیں۔

اس نے پوچھا: کیا آپ کوئی ملک مقرب ہیں؟

حضرت امیرؑ نے فرمایا: نہیں۔

اس نے پوچھا: پھر آپ کون ہیں؟

حضرت امیرؑ نے فرمایا: میں وصی پیغمبر مرسل جناب محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

راہب کہنے لگا: ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔

حضرت امیرؑ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو راہب نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ و اشھد انک علیؑ وصی رسول اللہ۔

بعد ازاں حضرت امیرؑ نے اس سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ تم مدت سے اپنے دین پر کاربند تھے اور اب تم ایمان لے آتے ہو؟

اس نے کہا: اے امیرالمومنینؑ! اس کلیسا کی بنیاد اس پتھر ہٹانے والے کیلئے تھی مجھ سے پہلے کئی راہب یہاں رہتے رہے ہیں کیونکہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے اور اپنے

دلیل نمبر ۱۸
(جنابِ مسلم بن عقیل کا کلمہ)
کے
حوالہ جات
کے صفحات



سجلٌ عظيمٌ للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي
وأهل البيت عليهم السَّلام

للعلامة الفاضل الشيخ الأجد والسيد السند شيخ سليمان ابن شيخ إبراهيم
المعروف بخواجه كلان ابن شيخ محمد معروف المشتهر به بابا
خواجه الحسيني البلخي القندوزي الحنفي رحمه الله آمين

صححه وعلق عليه
علاء الدين الأعلمي

الجزء الأول

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
ص.ب ٧١٢٠

العشاء، يسأله عن مرضه وهو يشكو إليه ألمه، فقلع عمامته وتركها على الأرض ثلاث مرات. فلما رأى ابن زياد كثرة الإشارات خرج هارباً وانصرف، فلما خرج مسلم من المخدع قال له هاني : ما منعك من قتله؟ قال : منعني كلام سمعته من أمير المؤمنين، إنه قال : لا إيمان لمن قتل مسلماً. قال هاني : والله لو قتلته لقتلت كافراً.

ثم علم ابن زياد أن مسلم بن عقيل في دار هاني، فدخل ابن زياد مع رجال في داره، فقاتلهم هاني حتى قتل منهم رجالاً ويقول : والله لو كانت رجلي على طفل من أطفال آل محمد ﷺ ما رفعتها حتى تقطع. ثم قتله ابن زياد بعمود من حديد. وخرج مسلم من الدار هارباً حتى انتهى إلى الحيرة، ودخل دار العجوزة فأكرمته، فدخل ابنها ورأى أمه تكثر الدخول والخروج إلى موضع من الدار، فسألها فلم تخبره وبعد أخذ العهود والقسم أخبرته، ثم ولد العجوزة أخبر ابن زياد فأرسل ابن زياد محمد بن الأشعث الكندي، وضم إليه ألف فارس وخمسمائة راجل إلى قتال مسلم، فقاتلهم قتالاً شديداً حتى قتل منهم خلقاً كثيراً، فأرسل ابن الأشعث إلى ابن زياد يستمده بالخيل والرجال، فكتب إليه : إن رجلاً واحداً يقتل منكم خلقاً كثيراً، فكيف لو أرسلتك إلى من هو أشد منه قوة وبأساً؟! ـ يعني الحسين ـ فكتب في الجواب : إنما أرسلتني إلى سيف من أسياف آل محمد. فأمده بالعسكر الكثير ثم حمل مسلم عليهم أيضاً فقتل منهم خلقاً كثيراً، وصار جلده كالقنفذ من كثرة السهام فقال ابن الأشعث : لك الأمان يا مسلم. فقال لهم : لا أمان لكم يا أعداء الله وأعداء رسوله.

ثم إنهم حفروا له حفيرة في وسط الطريق وأخفوا رأسها بالدغل[1] والتراب، فوقع مسلم في تلك الحفيرة وأحاطوا به، فضربه ابن الأشعث على وجهه بالسيف فشقه، فأوثقوه وأتوه إلى ابن زياد فقيل له : سلّم على الأمير! فقال مسلم : والله ما لي أمير غير الحسين عليه السلام ثم أنشد :

إصبر لكــل مصيبــة وتجلــد	واعلــم بــأن المــرء غير مخلــد
وإذا ذكـرت مصيبـة تشجـي لهـا	فـاذكـر مصيبـة آل محمـد
واصبر كمـا صبر الكـرام فـإنهـا	نوب تنوب اليوم تكشف في غد

فقال ابن زياد : يا مسلم سواء عليك سلّمت أو لم تسلم، إنك مقتول لا محالة! قال مسلم : أريد رجلاً قريشياً أوصيه. فقام عمر بن سعد إليه وقال له : ما وصيتك؟ فقال له : أول وصيتي : فأنا أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله، وأن علياً ولي الله ووصيّ رسوله وخليفته في أمته. والثانية : تبيع درعي وتقضي عني سبعمائة درهم استقرضتها. والثالثة : أن

(١) الدغل : الشجر الكثير الملتف.

طالب دعا

قسور عباس حیدری